حمایۃ الاسلام

یعنی

ترجمہ کتاب گاڈفری ہیگنس صاحب

جو انہوں نے سنہ ۱۸۲۹ء میں مذہب اسلام کی حمایت اور عیسائیوں کے اعتراضات کے تردید میں لکھی تھی

حسب الارشاد جناب مولوی سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی کے

منشی عبد الودود نے انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

بریلی

مطبع صدیقی میں باہتمام مولوی محمد منیر مطبوع ہوئی

سنہ ۱۲۹۰ھ　　سنہ ۱۸۷۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

واضح ہو کہ اس کتاب کو ایک بہت بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگینس صاحب نے اُن اعتراضات کے جوابمین لکھا ہی جو عیسائی عموماً مذہب اسلام اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی نسبت کیا کرتے ہین مصنف اس کتاب کا ایک عیسائی شخص ہی مگر اُسکا دل تعصب سے پاک ہی شاید وہ یہہ خیال کرتا ہی کہ دوسرے مذہب پر بیجا اور تعصب سے الزام لگانا محض ناانصافی ہی اور چونکہ مصنف کے زمانہ مین عیسائی لوگون نے بہت سے غلط اعتراضات اور اتہام مسلمانون کے مذہب کی نسبت مشہور کئی تہے اس سبب سے اس شخص نے صرف بنظر انسانیت اور انصاف دوست ہونیکے یہہ کتاب لکھی ہی اس امر کے ظاہر کرنیکو کہ عیسائی لوگ جو اعتراضات مسلمانونکے مذہب پر کرتے ہین وہ محض ناانصافی سے اعتراض کرتے ہین حقیقت مین وہ اعتراض مسلمانونکے مذہب پر وارد نہین ہوتے *

جن اعتراضات کا جواب مصنف نے اس کتاب مین دیا ہی وہی بڑے اور مقدم اعتراض ہین جو مذہب اسلام پر عیسائی کیا کرتے ہین اور حق یہہ ہی کہ اس کتاب کے مصنف نے اکثر اعتراضون کا جواب نہایت عمدہ اور بہت خوب دیا ہی اور وہ جواب بالکل مسلمانونکے مذہب کے مطابق ہی شاذ و نادر ایک دو مقام پر ایسی بھی گفتگو کی ہی جو مسلمانونکے عقائد مسلمہ سے موافق نہین ہی چنانچہ قرآن مجید کی نسبت جو کچھہ لکھا ہی وہ سب عمدہ ہی مگر ہم مسلمانونکو اوسپر کچھہ خیال کرنا نہین چاہیئے اسوجہ سے کہ مصنف اس کتاب کا مسلمان نہین ہی بلکہ ایک آزاد رای کا آدمی ہی اور جو کچھہ اُسکے خیال مین آیا وہ اُسنے لکھا ہی ہم مسلمانونکو اُس مصنف کی اس

محنت اور فیاضی کا شکر کرنا چاہیئے کہ اوسنی مذہبی معاملات مین بھی بالتعصب نہایت انصاف کو تا بمقدور اپنے کام فرمایا ہو اور اُس انصاف دوست مصنف کی تحریر مین سے ہم مسلمانونکو خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل کرنا چاہیئے اُس مصنف نے جس دلی جوش سے اُن اعتراضون کا جواب لکھا ہو اُس سے اُسکے دوستونکو نہایت اندیشہ ہوگیا تھا کہ ایسا نہو کہ یہہ عالم ہمارا دوست مسلمان ہو جاوے اور اسلیئے اُسکے ایکدوست آر ایم بیورلی صاحب نے اُسکو ایک چٹھی لکھی تھی جسمین اپنی دانست مین انہون نے اُسکو مسلمان ہونے سے روکا تھا لیکن اسمین کچھہ شک نہین ہو کہ یہہ مصنف گو کسی مذہب کا قائل نہو مگر مذہب اسلام کو نسبت اور مذہبون کے ایک نہایت عمدہ اور صاف اور روشن مذہب سمجھتا تھا +

اس مصنف کی یہہ عمدہ کتاب لندن مین ۱۸۲۹ع مین چھپی تھی جسکو ۴۴ برس ہوئے لیکن بسبب گذرنے زمانہ کے بالکل نایاب ہوگئی تھی اور اکثر مسلمان اس کتاب کی خوبیون سے بالکل ناواقف تھے ۱۸۶۹ع مین جبکہ سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی لندن مین تشریف لیگئے اور وہان کتب عمدہ اور نایاب کی تلاش مین مصروف ہوئے تو انہون نے اس کتاب کو بھی بہت تلاش سے بہم پونہچایا اور خود اپنے ساتھہ ہندوستان مین لائے اور اب اُن ہی کی فرمایش سے یہہ کتاب انگریزی سے اُردو مین ترجمہ ہوکر واسطے فائدہ مسلمانان ہندوستان کے چھاپی گئی اور اس ترجمہ کا نام حمایۃ الاسلام رکھا گیا امید ہی کہ جو کچھہ سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی نے اس کتاب بہم پونہچانے اور اُردو مین چھپوانے سے مذہب اسلام کی تائید کی ہو اُسکا اجر عظیم خدا تعالی اُنکو دیگا +

یہہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ اس کتاب کا نام انگریزی مین اپالوجی ہی مصنفہ گاڈفری ہیگنس اور اسی نام کی ایک اور کتاب مصنفہ جان ڈیون پورٹ سید احمد خانصاحب بہادر لندن سے

ہندوستان میں بھیجی تھی اور اسکا ایک ترجمہ مؤید الاسلام نام ۱۸۶۸ء میں دہلی میں چھپا تھا اور اسکا
دوسرا ترجمہ لکھنؤ میں اسی زمانہ میں چھپا تھا اور مظاہر الحق اسکا نام رکھا گیا تھا جو لوگ کہ ہر
کتاب کو پڑھیں وہ اس شبہہ میں نہ پڑیں کہ یہہ کتاب اور وہ کتاب دونو ایک ہیں بلکہ خوب سمجھ
لیں کہ یہہ کتاب گاڈفری ہیگنس صاحب کی تصنیف ہی اور وہ جان ڈیون پورٹ صاحب کی تصنیف تھی
جان ڈیون پورٹ صاحب تک زندہ ہیں اور سید احمد خان صاحب بہادر کی انسی بہت ملاقات ہی ہر چند وہ
بہت قابل اور لائق آدمی ہیں مگر عالمون میں شمار نہیں کئے جا سکتے اور گاڈفری ہیگنس صاحب بہت مشہور
اور نامی عالم ہیں جو اپنے عصر کے بہت بڑے بڑے مشہور عالمون کے ہمسر تھے جیسا کہ ان دونو مصنفون
کے علم و کمال میں تفاوت ہی ویسا ہی ان دونو کی تصنیفون میں بھی فرق ہی گاڈفری ہیگنس صاحب
کی کتاب ایسی مستحکم اور عمدہ ہی جیسی کہ ایک فاضل اجل کی کتاب کا ہونا چاہئے مگر جان ڈیون پورٹ صاحب
کی کتاب اس رتبہ کی نہیں ہی چنانچہ ان دونون کتابون کے پڑھنے والے ان دونو کتابون میں
تمیز کر سکیں گے اور نیز مخفی نرہی کہ مترجم نے ترجمہ کرنے میں حتی الوسع کمی بیشی نہیں کی جتنے کہ
الفاظ تعظیمی جو معمول اہل اسلام ہیں ان کو بھی قلم انداز کیا تاکہ کوئی یہہ نہ سمجھے کہ مترجم نے اپنے
مذہب کی طرفداری کی ہوگی دوسرے یہہ کہ مؤلف نے اس کتاب میں اکثر جگہہ حاشیے بھی لکھے تھے
انکا بھی ترجمہ کرکے حاشیہ پر لکھہ دیا گیا ہی اور جسجا اپنی طرف سے کوئی حاشیہ لکھا ہی اسکے آخر
میں لفظ مترجم بڑہا دیا ہی تاکہ مؤلف کے قول سے مترجم کا مقولہ علٰحدہ ہو جاوے اور اپنی دانست
میں مترجم نے بہت کوشش سے ترجمہ صحیح کیا ہی اگر اب بھی کہیں اصل کتاب کے موافق مطلب
ادا نہوا ہو تو ناظرین معاف فرمائیں واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ + + +

التماس

ازطرف مصنف بخدمت روسا و شرفا ریشٹیک سوسائٹی گریت بریٹن و آئرلینڈ

ای صاحبو مین اِس چھوتّے رسالہ کو آپ کی نذر کرتا ہون اِس غرض سے کہ جو راے آپ کی سوسائٹی کے بعض اشخاص اور میرے ہموطنون کی دربارہ مذہب لکھو کھا باشندون ممالک شرقی کے ہی جنکی بہتری آپکو اپنی خوش نیتی سے مدنظر ہے وہ رای مجکو غلط معلوم ہوتی ہے مجکو تمنا ہے کہ اُسکی تصیحم کرون اور دوسری وجہ یہ کہ آپکو اُن لوگونکی بہتری کے لئے اُنکا مذہب صحت کی ساتھہ سمجہہ لینا نہایت ضرور ہوا اور مین اِس رسالہ کو بدون اسکے کہ سوسائٹی یا اُسکا کوئی ممبر واقف ہو یا پسند کرے پیش کرتا ہون باین لحاظ کہ کوئی ممبر میری راے کے اُلٹے دَم مین نہ آجاے

آپکا تابع اور ترقیخواہ سوسائٹی کا
گوڈفری ہگنس ممبر ایشٹیک سوسائٹی

مقام اسکیلوگرینج متصل ڈانکیسٹر
مورخہ جولائی سنہ ١٨٢٩ع

دیباچہ مصنف

مضمون ذیل سے غرض یہ ہے کہ جو نزاع ابتک درمیان عیسائیون اور محمدیون کے واقع ہے اُسکو تعصبات کے ثابت کرنے سے کم کر دیا جاے کہ ہر چند بد قسمتی سے بوجہ مرور زمان دونونکے مذہبونمین تغیر ہو گیا ہے مگر بنا اور اصول دونو کی متحد ہین ؛

اگر مؤلف محبت برادرانہ کے بڑہانے مین عمائد اہل اسلام کے ساتھ جنہین سے کہ لکھوکہا رعایا انگلشیہ ہونے مین ہمارے شریک ہین ادنے درجہ کی بھی کامیابی حاصل کریگا تو اُسکو بہت کچھہ صلہ ملجائیگا ؛

سیمے (؟) لس نے اپنے گھوڑے سے اوترکر ایک سانپ کو مار ڈالا جو راہ کاٹتا ہوا جاتا تھا اور اوسکو اُس ایلچی کے پاس جو اپنی عرابہ مین بیٹہا تھا لیگیا اوسنے اوسکو ایک ملائم اور پرتاثیر ملامت اوس بیباکی سے ایک جانور کے ناحق مار ڈالنی پر کی اور کہا اوسپاہی نادان اس بیچارہ سانپ نے کیا تمکو کچہہ ضرر پونہچایا تہا اب تم اوسکی مارنے سے کیا بہت خوش ہو گئے پس اپنی بیرحمی کا ثبوت اپنے ساتھہ لئے مت پہرو کہین تمہاری شامت نہ آئے جس اللہ نے تمکو بنایا ہے اُسی نے اس سانپ کو بھی پیدا کیا ہے اور یقین ہے کہ اس جنگل مین تم دونونکو رہنے کو جگہہ کافی تھی + نقل از اسفار کلارک جلد ۴ صفحہ ۵۴۴

مترجم یہ تمثیل مؤلف نے شاید اسلئے لکہی ہے کہ فریقین آپسمین کشت و خون نکرین +

معذرت وغیرہ

۱ شاید سلطنت فارس یعنے حصہ شرقی سلطنت روم کبھی پیشتر ایسی تباہ و خراب
حالت مین نہوئی ہوگی جیسی ساتوین صدی کے آغاز مین ہوئی بوجہ ضعف حاکمان
روم کے انکی سلطنت کا کل ڈہانچہ نہایت لچر تھا اور پادریون کی درشتی اور خرابی کے
باعث عیسائی مذہب کو اسدرجہ کا تنزل ہوگیا تہا کہ اب بمشکل قیاس مین آسکتا ہی
حتے کہ اگر اسکا ثبوت کما ینبغی نہوتا تو اسکا مطلق اعتبار بھی نکیا جاتا بیشمار فرقون
کی نزاع اور عداوتین درجہ غایت کو پونہچ گئین اتفاق باہمی کا کل ڈہانچہ ہلگیا قصبون
اور شہرون مین خون بہنے لگا۔ حضرت عیسی مسیح نے خوب پیشین گوئی فرمائی کہ مین
اپنے ساتھ صلح نہین لایا بلکہ تلوار لایا ہون ۔ بیوی کو خلاف شاوند سے اور والدین
کو فرزندسے ہوگیا ہر خاندان مین تفرقہ برپا ہوا صلہ رحم جاتا رہا اور منشا ان سب جھگڑا
نزاعون کا ایسے امور مذہبی تھے جو سفلانہ اور خفیف مگر دقیق اور غیر مفہوم تھے
اسوقت ایک دور دراز اور غیر معروف گوشہ عرب مین جو ان ملکی تنازعون سے
فاصلہ پر تھا جنسے سلطنت روم تہ و بالا ہوئی جاتی تھی دین محمدی پیدا ہوا جس کی
قسمت مین تھا کہ جیسی طوفان ہوا روی زمین کو صاف کردیتا ہی اوسیطرح وہ بھی
سلطنتون اور ریاستون اور رسوم کو اپنے آگے دہرلے اور انکو ایسا متفرق کردی
جیسی خاک بادصرصر کے آگے سے پھٹجاتی ہے ٭

۲ جسقدر عرب کے نامی پیغمبر یعنی محمد کی نسبت رای دینی مشکل ہی اسقدر میری دانست
مین اور کسی شخص کی نسبت نہین ۔ کیونکہ تعصب اور کینہ نے اس نرالے شخص کی تاریخ
کو ایسا مبہم کردیا ہی کہ آپکے بہت سی حالات کی اصل حقیقت دریافت کرنی بہت

مشکل ہے خوب غور کرنے سے ظاہر ہے کہ جو امور عیسائیون نے آپ کے خلاف پر
لکھے ہین وہ بطور شہادت کچھ اُن سے زیادہ قابل تسلیم نہین ہوسکتی جو یہودیون نے
حضرت عیسیٰ کے خلاف مین کہی ہین بشرطیکہ دونو صور تونمین کسی اور ذریعہ سے
اُنکی صداقت نہو – اِسی بنا پر جو باتین کہ محمد کے موافق قرآن مین لکھی ہین اگر انہین کو
تنہا لیا جاے تو اُنپر بھی اعتبار نہین ہوسکتا لیکن اگر قرآن مین کوئی ایسی بات آپکے
خلاف پائی جائے جو آپکے ابتدائی پیروان کی رای کے بموجب ہو جنہون نے
قرآن جمع کیا ہی تو وہ میری دانست مین شہادت ہوگی کیونکہ وہ ایسی شاہدون سے
صادر ہوئی جنکو شہادت منظور نہین – اسیطرح میری دانست مین ایسی بیانات جنپر
کہ یہودی اور عیسائی اور اہل اسلام یکسان متفق ہین قابل تسلیم ہوسکتی ہین +

۴۴ لیکن اگر شاید کوئی یہہ کہے کہ آپکی نسبت اگر تواریخی بیانات اسیطرح سی چھانٹ
ڈالے جائین تو کچھہ بھی باقی نرہیگا پس غلط احوال کے معلوم ہونے کی نسبت یہی بہتر ہے کہ کچھہ
حال معلوم نہو تو ہم کہین گے کہ ہمارا قیاس یہہ ہی کہ یہانتک نوبت نہ پہنچیگی بلکہ بہت
باتین ایسی باقی رہینگی جو خاصکر اچھی نہین تو بری بھی نہین مگر اونکی صداقت کا غلبہ قوی ہی
علے الخصوص جبکہ محمد کے دشمن اُن باتونپر اعتراض نکرین اور خاموشی سی تسلیم کرلین اور نیز وہ
باتین خود ممکن ہون اور محمد اور آپکے ملک کے باشندون کی عام رویہ اور اُن زمانون
کے حالات سی ملتی جلتی ہون اور علاوہ برین کل بنی آدم کے چال و ڈھال کے موافق ہون
جنکو ہم تجربہ سی دریافت کرسکتے ہین مگر تاہم یہہ باتین اُن امور کیطرح پایۂ ثبوت کو نہین
پہنچ سکتی جنمین کہ دوست اور دشمن دونو متفق ہون اور اس فرق کو بخوبی یاد رکھنا چاہیے
– ماورای انکے محمد کی نسبت کچھہ ایسی باتون کا بیان ھی جسکو بوجہ آپکے حال کے تسلیم

کرنے مین بڑی احتیاط چاہیئے گو آپکے دوست و دشمن دونوان باتونکو مانتے ہین
مثلاً جب کہین کہ آپکو الہام غیبی کا دعوی تھا تو ظاہر ہے کہ گو یہہ دعوی حکماء زمانہ
حال کے عندیہ مین آپکو نہایت مضر ہے تاہم آپکے پیرو بعد آپکے مذہب قائم ہوجانیکے
اس دعوی کو بدون آپکے کسی نقص کے آپ کیطرف منسوب کرتے ہین غیر مہذب
لوگ تو اسلئے کہ نئے دین اور سلطنت کو تقویت ہو اور حمقاء متعصب اسوجہ سے کہ محمد
کی نیکنامی بڑھے مگر جبکہ محمدؐ کی خوش اطواری کی ترقی اونکی نظرونمین سمائی تو اوسکے
ساتھہ اونکی اعتقاد کی درستی ہوگئی اور یہی بات اونکی نابینائی اور عقل کے دور کرنے
کی ممد ہوئی کیونکہ متعصبون کو کبھی دلیل عقلی سے سروکار نہین ہوتا عیسائیون اور یہودیون
کے مختلف فرقون نے اس امر مین متعصب مسلمانونکو شہ دی کیونکہ اسکی وجہ سے اونکو اوس شخص پر
عیاری کی تہمت لگانیکا موقع ملا جس سے اونکو یہی عداوت تھی کہ وہ شخص اوس مذہب پر نہین
چلتا تھا جسکو اونھون نے اپنی راست بازی سے صحیح سمجھہ رکھا تھا افسوس کہ اوس زمانہ مین اگر کوئی
حکیم بھی تھا تو اوسنے نہ اسباب مین کچھہ فکر کیا اور نہ اوسکو حیطہ تحریر مین لایا +

ہم ہمکو تجربہ سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ محمدؐ کو یہودیون اور عیسائیون نے ایسی بڑی بڑے
خطابون سے جنکو عوام کا تعصب ایجاد کرسکتا ہی متہم کیا ہے چنانچہ خطاب عیاری ہمیشہ
دیتے ہین مگر اپنی دانست مین مین ثابت کردونگا کہ آپ اس خطاب کے مستحق نہین یا کم از کم
تو اسیقدر کہ آپ اس معنی کے مصداق نہین — کہتے ہین کہ آپکا دعوی یہہ تھا کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھکو بطور رسالت بھیجا ہی یہہ دعوے میری دانست مین آپ بدون عیاری بھی کرسکتے
ہین اسلئے کہ کوئی بات ایسی عام نہین جیسی یہہ ہی کہ ہر شخص خیال کرلے کہ مین اسلئے دنیا
مین آیا ہون یا مجھہ سے یہہ مطلوب ہے کہ اپنی ہم جنسون کے اخلاق معاملہ ملکی یا مذہب کو

پند و نصائح سے درست کرا ن اور آسمین مکر و فریب کی امیزش نہو جسکے بغیر آدمی
عیار نہین ہو سکتا تا اور اسکو انکار رسالت کا اسپر دال نہین کہ بشر کی طاقت سے
فوقیت رکھے کیونکہ ہر شخص اسلئے بہیجا گیا ہی کہ اپنے وسع رتبہ کے موافق کہ اللہ تعالے
نے اسکو دیا ہے فرائض ادا کرے اور اپنے قیاس کی روسے مین اسبات کو ثابت کرونگا
کہ کوئی شہادت اس امر کی نہین ہی کہ دعوی محمد کا کچھہ اس سے زیادہ تھا +

۵ لیکن اگر یہہ کہین کہ آپکو زعم پیشین گوئی کا تہا تو مین خیال کرتا ہون کہ مین ثابت
کرونگا کہ اسکا کوئی ثبوت نہین ناظرین سے التماس ہی کہ اسبات کو یاد رکہین کہ محمد
کے عہد مین اور اُن سے پیشتر لفظ (پرافیٹ) یعنی پیشین گو سے یہہ معنی نہین لئے جاتے
تھے کہ حیطہ انسانی سے زیادہ قدرت رکہتا ہو چنانچہ گیارہوین باب مین مکتوب سینٹ
پولوس کے جو بنام اہل قرنطس ہے لفظ پروفیسائی سے بجز وعظ کے اور کچھہ مراد نہین
اور میری دانست مین محمد کو بھی ابتدا رسالت مین اس سے زیادہ کچھہ اور دعوے
نہتا کہ مجکو خدا تعالی نے مبعوث کیا ہے اور الہام و وحی فرمائی کہ اپنے ہموطنون کی
بت پرستی کو وعظ سے درست کرون +

چونکہ جب کوئی کار نیک کیا چاہتا ہی تو کہتے ہین کہ اوسکو مدد غیبی ہوئی اور اگر افعال
بد کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکو اغواء شیطانی کہتے ہین اسلئے محمد کے پروفیٹ ہونیکے
معنی تائید غیبی کے ہوئے اور اونکی تصدیق اسطرح ہی کہ آپکے پیرو دن نے نہین کہا کہ آپ
نے کبہی پیشین گوئی کی یا پیشین گوئی کا دعوی کیا +

٦ دربارہ لفظ پروفیٹ اور دین اسلام کے یہہ کہا گیا ہی۔ پہلے تو یہہ دریافت
کرنا چاہیئے کہ یہہ دین کیا چیز ہے اسکا پہلا رکن یہہ ہی کہ کوئی معبود نہین سوای خدا

کے آگے دوسرا رکن یہہ ہی کہ محمدؐ ایک رسول ہین اللہ کے یہہ نہین کہ پیشین گو ہین
جیساکہ بعض اوقات مراد لیتے ہین اور نہ یہہ کہ رسول معہود ہین بنا اسلئے کہ لفظ رسول کے معنی
پیشین گو کے نہین اور حسب تعبیر رسول بر خود محمدؐ کے بیانمین افضل نہین جیساکہ قرآن
کی سورہ چہارم آیت ۱۶۳ مین ہی کہ رسول بہت ہین اور انکی تعداد معلوم نہین
بموجب ریسٹ منسٹرریویو نمبر ۹ صفحہ ۲۲۶
۷ یہہ تقریر کل بحث آیکی تمام غیب کی جیساکہ عموماً مانی جاتی ہی بکلی بنت دور کردیتی ہی +
۸ عیسائی پادریون نے جو محمدؐ کے رویہ کی نسبت واہیات لکھی ہین اُسکی بیان کرنے
یا نقل کرنے سے احتراز کرونگا بعض اُن لکھنے والون مین سے عالم اور معزز لوگ ہین کہ اونکو در
حقیقت لغو گوئی زیبا نہین مثلاً پریدو کس مگر بوجہ جوش مذہبی کے اسمعاملہ مین انکو سیچ اور
غلط کی تمیز نرہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُنکی عقل پر پردہ پڑگیا — مین اگر اُس سنگدلی
جاہلانہ کی تفصیل کرون تو ارباب فہم اور آزادطبعون کو محمد کے رویہ کا کچھہ حال معلوم ہوگا
اور عیسائی مذہب کو اوسکے محققون کے اس کمینہ عادت سے ضرر پہنچیگا — اس حرکت بیجا
پادری ڈاکٹر ویٹ نے بمقام ہمپٹن کے مشہور وعظ مین تصدیق و تسلیم کیا ہی +
اور گو کہ ڈاکٹر مذکور خالی از تعصب نہین کیونکہ عیسائی پادری تہا اور اکسفورڈ کی یونیورسٹی
کے سنجیدہ متدین لوگونکے سامنے وعظ کہتا تہا تو ایسے موقع پر ایسے شخص سے احتمال تعصب
تو ہی ہے تاہم محمد کے پیرو دن کے بہت سے بیانونکو اوسنے تسلیم کرلیا ہی جس کو کوئی
صاحب طبع سلیم اور فہیم منکر نہین ہوسکتا اور یہہ پادری صاحب کی بڑی خوبی اور
نیکنامی ہے اور چونکہ یہہ شخص اول عیسائی شاہد ہی اس لحاظ سے مین اکثر اوسی کے اقوال
نقل کرونگا +

۹ یہہ صاف ظاہر ہے کہ اس شخص کی گواہی اُس قسم کی تصور کیجائیگی جو بدون مرضی شاہد کے سرزد ہوتی ہے اسکا قول ہے کہ محمدؐ کا رویہ بہت سی پیرووں کے مختلف بیانات تحریری مین نہایت عمدہ اور دلربا رنگون سے رنگین ہے یعنی آپکو حالات جسمانی اور روحانی مین بنظر قرار دیا ہے اور ہر ایک وصف اور خوبی کو جو انکی زینت اور فخر ہے آپکی ذات سے منسوب کیا ہے تاہم ایسا رویہ محمدؐ کا ڈاکٹر ویٹ کے قول کے بموجب آپکے پیرووں سے ہمکو معلوم ہوا ہے جس مین شاید بوجہ تعصب کسیقدر مبالغہ ہو مگر پھر بھی بہت بعید ہے کہ پیرایہ راستی سے بالکل معرا ہو جیسا کہ ڈاکٹر مذکور کی جو تھی ہیمپٹن لکچر کے مقولہ مندرجہ ذیل سے قطعاً ثابت ہے +

۱۰ وہ کہتا ہے کہ محمدؐ کی اوائل عمر کے کوائف یقیناً ایسی تھے جنسے اچھی امید جاہ و جلال اور اولو العزمی آیندہ نہین پائی جاتی تھی — گو عرب کے ایک نہایت معزز قوم اور نہایت عمدہ خاندان مین تھے مگر مصیبت اور افلاس کے سوای آپکو کچھہ ترکہ نملا اور یہہ بھی نہوا کہ والدین کی ناز برداری اور نگرانی سے یہہ مصیبت کچھہ کم ہوجاتی — تعلیم جو آپ نے مثل اپنے ہم وطنوں کے پائی غیر مرتب اور ناملائم تھی یعنے نہ تو خوبی علم ادب سے معتدل اور نہ بدیہیات اولیہ کی واقفیت سے کامل بلکہ صرف اسقدر کہ قوای جسمانی کو مستحکم کری نہ یہہ کہ ذہن کو روشنی اور ترقی بخشی — لیکن عمدہ عطایا اور انعامات جنسے کہ آپکو فیض منعم حقیقی نے آراستہ کیا تھا اس بد قسمتی کے بدل بخوبی ہوگئی یعنی صورت مین شکیل اور اطوار مین رسیلے اور بے تکلف تھے اور بلند حوصلگی وہ عنایت ہوئی تھی جو طوفان مصیبت کو فرو کرکے اور غیر معقول تعلیم کی قبائح کے مقابلہ مین فروغ پاوی غرضکہ آپ جامع اُن اوصاف کے تھے جو فی حد ذاتہا زیادہ عمدہ تھے اور جنسے زیادہ عمدہ نتائج حاصل ہونیکی نیت کیا تھی بنسبت اسکے کہ دولت کی کثرت یا وراثت سے حاصل ہوسکین انتہےٰ +

١١ ایسا کچھہ رویہ اس بڑی پیغمبر فتحیاب ور تہذیب کنندہ یا چالاک صلعم کا اکسفورڈ کی یونیورسٹی کے محقق زبان مشرقی نے بیان کیا ہے۔ مین اب ایک عام خاکہ محمدؐ کی تاریخ کا ڈالتا ہون +

١٢ سنہ ۵۷۰ء مین بحر قلزم کے مشرقی کنارہ پر شہر مکہ مین ایک مفلس بیوہ کے (جسکے خاوند کو وفات پائے ہوئے قریب دو مہینے کے ہوتے تھے) ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کے چچا ابوطالب ایک متمول آدمی نے اسپر ترس کہا کر پانچ یا چہہ میل کے فاصلہ پر بیرونجات مین پرورش کے لئی بہیجدیا یہہ بچہ دیکھنے مین تندرست اور خوبصورت تہا اور جسقدر عمر مین ترقی پاتا گیا اوسیقدر مزاج کی حلاوت حسن جسمانی کی ہمسری کرتی گئی اوصاف جبلی سب اسمین موجود تہی مگر تقدیر یاور نہی یعنی مفلس تہا اور گو اوسکی چچا نے صغیر سن مین اوسکو مرنے سی بچا لیا مگر اوسکی تعلیم کرنے یا ادنے درجہ کی زندگی سے نکالنے مین کچہہ بھی صرف کرنا نچاہا جب وہ لڑکا سن شعور کو پہنچا تو بطور شتر سوار کے قوت بسری کرنے لگا اسی حیثیت مین بہت سال تک مختلف ملکون مین مسافت کی جسکی وجہہ سی انسانون اور اشیا سی وہ واقفیت حاصل ہوئی کہ غالبا ان حروف سی بیش قیمت تہی جو ایک ملا کسی مکتب مین روک کر سکہاتا یہی لڑکا محمدؐ تہا اپنے چچا کی ملازمت مین بطور شتر سوار کے ۲۵ برس تک رہی بعدہ آپ نے ایک عورت خدیجہ کی نوکری کرلی جسکا خاوند ایک تاجر تہا اور اوسکو مری ہوئی تہوڑا ہی عرصہ ہوا تہا اور بہت کچہہ دولت اور تجارت کے پیچیدہ معاملات اپنی بی بی کے لئی چہوڑ گیا تہا کہتے ہین کہ دمشق مین بہی اسکا کارخانہ بہت پہیلا ہوا تہا اور اسکا خاوند اپنے وطن مکہ کے اول درجہ کے تاجرون مین سی تہا ۲۵ برس کی عمر سی قریب تین برس تک آپ بطور کارپرداز کے اس کارخانہ کے

منتظم رہے اور اُس بیبی کی طرف سے دمشق اور بہت سی اور جگہون تک تجارت کرتی رہی
اب خدیجہ نے آپکے ساتھہ نکاح کرلیا جس سے آپ دفعۃً حالت ملازمی سی نکلکر اپنی ملک کے
رئیسونمین شامل ہوئے اور تنگدستی سی بہت کچھہ دولت پائی – اُن ہمنت گوئیون مین جو آپکے
نسبت ہین کیوجہ سی حد سے زیادہ کی گئی ہین یہہ عجیبات ہی کہ اس بیبی کیوجہ آپکی شان کے خلاف کوئی امر نہین
کہا گیا[ملہ] ۲۲ برس تک صرف یہی بیبی آپکی منکوحہ رہی اور اس بیبی کے مرنے تک آپنے بہت بیبیان بموجب
رسم اپنے ملک کے نکین مگر اُسکی وفات کے تہوڑے ہی عرصہ بعد آپ نے عائشہ بنت ابوبکر
اور سودہ بنت زمعہ اور کچھہ دنون کے بعد حفصہ بنت عمر سے نکاح کرلیا ان نکاحون سے
آپ اُن تین شخصون کے داماد ہوگئے جو آپکے بڑے معاون تھے +

۱۳ ڈاکٹر ویٹ اپنے وعظ نمبر ۲ مین کہتے ہین کہ وقت نکاح خدیجہ سی لیکر اُس زمانہ تک
آپ نے اپنے آپکو پیامبر اللہ تعالی کا ظاہر کیا تواریخ مین کچھہ حال آپکے افعال اور مجاہدونکا
نہین ہے آپکی زندگی کے ۱۵ برس نہایت گہری تاریکی مین ہین جسمین گذرے محال ہی صرف
ایک مورخ بیان کرتا ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے پیامبر کے دلمین شوق خلوت اور عزلت
ڈالا تہا لہذا غار خالی از اغیار لینے جبل حرا کی کہوہ مین انسانون کی صحبت سی محترز ہوکر
جا بیٹھے پس اسی اکیلے بیابان مین ایک ایسا پرتو ہے کہ اس تاریک زمانہ کی ظلمت کے صاف
کرنیکو کافی ہے انتہے" +

۱۴ پہر ڈاکٹر مذکور کہتے ہین کہ بموجب قول مشرقی مورخون کے مقتدکا رو یہ اس زمانہ تک
بیداغ رہا آپکی خوش خلقیون اور دوسرے کمالات نے آپکو اہل شہر کی نظرونمین بڑہا دیا اور
بالتخصیص آپکی دیانتداری کی تعریف شہریون نے نہایت ادب اور زمانہ سازی سی کی آپنے
اپنے وقت سی بہت کچھہ چلہ کشی اور پاک خیالات کے اندر لوگونکی دکہانیکو بسر کیا اور اپنی روپیہ

[ملہ] [illegible] عرب [illegible] تعجب کی بات نہین کیا ۱۲ مترجم

مین تجید ہ تر اوسکی اوقات مین آمدنی اور عبادتین زیادہ جفاکش ہو گئی دو غرضون کے لئے اول یہہ کہ جن تمام غلطیون مین آپ خود بھی مبتلا تھے اونکی ترمیم جھٹ پٹ کی تغیر و تبدیل سے نہو جائے اور نیز وہ آپ دفعۃً اُس بت پرستی کے خلاف وعظ گوئی شروع نکرین جسکو لبشرکت اپنے ہم وطنون کے خود کرتے تھے دوسرے یہہ کہ آپکو وہ جاہ تہ بیسا لوگونمین حاصل ہو جو کسیقدر اُس معزز اور رفیع مرتبہ کے مناسب ہو جسکو آپ اختیار کرنیکو تھے انتہے" ⁂

۱۵ باوجودیکہ اکسفورڈ کی پادری نے صرف اپنے ہی گمان پر بغیر کسی شہادت کے ان پیغمبر جدید کی شان مین عبارت صدر مین بُرائی کا ارادہ کیا مگر اوسکے بیان سے یہہ ظاہر ہے کہ ۵۰ برس کی عمر تک جس زمانہ مین کہ آپ نے اپنے ہموطنونکی تہذیب اول ہی اول اختیار کی اب کار دیہ قابل طنز نتہا بلکہ درحقیقت ایسا تھا کہ سبکو ویسا ہی اختیار کرنا چاہئیے چونکہ اکسفورڈ کا عالم آپکے اُن سوانح سے جو اور ونکے لئے نظیر تھی منکر نہوسکا اور آپکی خوبی کو بوجہ عیسائی پادری ہونیکے نہ لے خدشہ تسلیم بھی نکرسکتا تہا تو اب بجز اسکے اور کچھہ نہ تہا کہ صحیح سکے رویہ کو ریاکاری اور نہایت فطرت اور گہری تکلف سی منسوب کیجیے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۱۵ برس اپنی تعلیم آپ ہی کی پیشتر اسکے کہ اپنی نبی یا یار غار وں پر مقصد اپنی گوشہ گیری یا ارادہ کا ظاہر کیا ہو اور اپنی جلیل القدر رسالت کا حال جو آپکے سپرد ہوئی تھی بتایا ہو ⁂

اسطرحسے جو خوبیان آپکی کہ ڈاکٹر مذکور نے تسلیم کر لی ہین اُنمین کم سے کم ایک خوبی بُردباری تحمل کی بھی اضافہ کر دینی چاہیئے ⁂

۱۶ ناظرین سے التماس ہے کہ یہان ذرا توقف کر کے خوض کر لین کہ اگر ان سندرہ

برسکے زہد کا بیان پیمبر کے پیروکرین اور آپکے اور دوستون اسعرصہ درازسکے خیال کئے جائین جو غالباً صحیح بھی ہین تو وہ بیان کسقدر مختلف ہوگا +
ہین با آسانی مسلمان مصنفون کے اقوال سے اسکو نقل کرونگا مگر بموجب اپنے قاعدہ کے اسکو بطور گواہی قابل تسلیم نہین سمجھتا +

۱۷ یہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ جب آپ اپنے اعتقاد مین مخلص تھے تو آپکی بی بی خدیجہ سب سے پہلے آپکی مرید ہوئین لیکن اگر آپ عیار ہوتے تو اسکے خلاف ظہور مین آتا کیونکہ آپکو اپنی بیبی کو پندرہ سال تک دہوکہے دہری مین رکہنے کیلئے بڑی دانائی کام مین لانی پڑتی اسلئے کہ یہہ مان لیاگیا ہے کہ وہ بیبی معتقد تھی اور سازش مین شریک اور منافق نہتی — خدیجہ کے بعد آپکا غلام زید دوسرا مرید ہوا اور اوسکے بعد آپکے چچا زاد علی بن ابے طالب — ڈین پریڈوکس نے تذکرہ محمد کے صفحہ بارہ مین جو آٹھ ورقے تقطیع خورد پر طبع ہوا ہو کہا ہو کہ وہ آپکے چوتھی مرید ابوبکر تھے جو مکہ کے ایک نہایت متمول آدمی تھے مضمون نے غایت درجہ کی زیرکی اور تجربہ کی وجہ سے اس معاملہ مین بڑی مدد اور شہرت دی تھوڑی عرصہ بعد ابوبکر کے مثل پانچ اور شخص عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ بن الجراح مرید ہوئے جو کہ بعد کو آپکی فوج کے اعلے سردار اور خاص کارکن آپکے ماتحت ہوئے ان لوگون کی مدد سے آپ نے اپنی سلطنت اور عیاری ممالک عرب مین قائم کی انتہے +

۱۸ باوجودیکہ محمدؐ اور عیسیٰؑ کے ابتدائی تاریخون مین ایسی حالات ہین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسی ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰؑ کے اول بارہ مرید دنکہ ناتربیت یافتہ اور کمرتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمدؐ کے اول مریدون کے

کہ بجز آپکے غلام کے سب لوگ بڑے ذیعزت تھے اور جب یہ لوگ خلیفہ اور نیز افواج اسلام ہوئے تو اس عہد مین جو کچھہ اُنھون نے اعمال کئے اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ انمین اول درجہ کی لیاقتیں تہین اور غالبًا ایسی تھی کہ آسانی دہوکا کہا جاتے - عیسے کے اول مریدون کے کم تبگی مین موشم صاحب بے عیسائی کی خوبی سمجھتے ہین اور اگر ہم پوچھو تو مین مجبوری مقر ہون کہ اگر اٹھنی اور لاک اور نیوٹن سے اشخاص مذہب عیسوی کے اول محققین مین سے ہوتے تو مجھکو بھی اطمینان کامل ایسا ہی ہوتا لیکن اس سے ثابت ہے کہ ایک ہی شئے مختلف شخصونکو کیسی مختلف معلوم ہوتی ہے +

۱۹ اپنی رسالت کے کئی برس بعد تک معلوم ہوتا ہے کہ محمد نے کچھہ بہت ترقی نکی مگر انکے دشمنونکی طنز اور تضحیک اور دہمکی سے خوف نہ کہا کر چوتھی سال کے اخیر تک جبکہ عیسائیون کے قول کے بموجب آپکے صرف انتالیس مرید معہ اشخاص مذکورہ بالا ہوئے تھے وعظ کہتے رہے نتیجہ انکی ایک عمر بن الخطاب تھے جنکا لحاظا آپکے دشمن بہت کچھہ کرتے تھے اور جو کہ اپنی لیاقتون کی رو سے خلافت کے رتبہ کو بلکہ گویا کل ایشیا کی سلطنت کو پہونچ گئے +

آپکے دشمن یعنی حکام سلطنت اور حامیان رسوم قدیم اور احبار اور کشیشون نے یہ دیکھکر کہ تمسخر (جو کہ اکثر بڑے کام کے مقابلہ مین ایک سلاح زبردست گنا جاتا تھا) اور استعمال القاب ساحر اور کاذب اور عیار وغیرہ سے آپکی پیروون کی ترقی مسدود نہوئی اور نیز اپنی زرق مین کچھہ دال مین کالا پاکر کسی تدبیر زیادہ موثر سے چارہ جوئی کرنی چاہی اور دیکھہ بھی کہ آپکے قتل پر متفق ہوئے +

اس سازش کو اگر آپکے چچا ابو طالب دریافت کرکے رفع نکر دیتے تو اگر مذہب کا خاتمہ نہوتا تب بھی آپ کا کام غالبًا تمام ہو جاتا +

ابو طالب نے جو ایک کُن سلطنت تھی گو آپکی رسالت کے معتقد نہ تھے مگر آپ کو دشمنون سے بچانے
مین نسبت اپنے بت پرست بھائی ابولہب کے ایسے موقعہ پر زیادہ کامیابی اور شاید زیادہ
گرمجوشی ظاہر کی +

۲۰ ڈین آف نارچ کی کرنا تسلیم سے ظاہر ہے کہ پیغمبر نے اپنے ہموطنون کی طعن و تشنیع کو
حلم اور نہایت دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا اونے اور اعلی سے یا ادنی سے با مروت اور خوش
خلق اور غریبون پر مہربان اور سخی (منقول از تذکرہ محمد تالیف پریڈوکس صفحہ ۱۹)
کہتے ہین کہ وعظ کیوقت آپ حاضر طبع تھے اور میری دانست مین اسمین شک نہین کہ
شیرین کلامی آپ مین بہت کچھہ تھی اور انہین اوصاف کیوجہ سے میری راے مین آپ کو
ابوطالب سے وہ پناہ ملی جو آپکے حق مین ایسی مفید ہوئی اور اُس منصف اور فیاض شخص
کے حق مین اوسکی عزت کا باعث ہوئی +

۲۱ ان عقائد کو جنکا یہان ذکر ہے گو پریڈوکس نے تسلیم کیا ہی مگر اسکے لئے یہہ حالات
تلخ اور زہر ہین اسلئے کہ اوسکو ان حالات مین بجز کمینگی اور رسوائی کی بات کے اور کچھہ
نہین سوجھتا مجکو یقین ہے کہ پریڈوکس ایک نہایت نیک آدمی تھا لیکن تعصب سب
عمدہ سے عمدہ آدمیونکو بھی اندھا کر دیتا ہے - پروفیسر وہیٹ نے خوب لکھا ہے
کہ عیسائیون نے محمد کیصورت حال لکھنے مین جنھون نے اپنے آپکو ایک ادنی مرتبہ سے بڑی
سلطنت پر پہونچایا بارہا آپکو کامل بدی مجسم اور قواے خلقی اور طبعی سے بے بہرہ لکھا ہی
اور یہہ کہ جیسا آپ بوجہ سخت بیوقوفی کے قابل حقارت تھے ویسا ہی بوجہ بڑی برائیون
کے لائق نفرت تھے پس اگر ان لوگونکی بات کو ہم یقین کیا جائے تو بجز اسکے کہ آپکی کامیابی کو نتیجہ
طلسم اسرار دیجائے ہم اور کچھہ کہہ سکینگے - اور اونہون نے اس کامیابی کو ایسا کردیا

ہے جسکا حاصل ہونا طاقت بشری سے اگر غیر ممکن نہین تو مشکل ضرور بھی ہے"۔ مگر اس مشکل کو
دینداد عیسائی کو تردد کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ وہ محض بے اصل ہے چنانچہ پادری پیٹ
نے اِس بے اصل دروغ اور عیسائیان سلف کی بہتان بندی کو تسلیم کرلیا ہے حقیقت
مین یہہ باتین اعتبار سے بمراحل دور ہین ✣

۲۲ جب اِس سازش سے محمدؐ کی جان بچی تو آپنے لہنا بخوف و خطر جاری رکھا اور وعظ
ہمیشہ نئے مرید پیدا کرتے رہے یہانتک کہ وعظ گوئی کے آٹھوین سال مین حکام مکہ نے
ایک قانون جاری کردیا جسکی رو سے ممانعت ہوئی کہ اب زیادہ اشخاص آپکے شریک نہون
مگر آپ نے اِسطرف التفات نکیا اور نہ آپکو ابوطالب کی حین حیات کچھہ ضرر پہنچا
لیکن ابوطالب نے بعد دو برس کے وفات پائی پھر حکومت شہر کی صرف ابوسفیان کے متعلق
ہوئی جو خاندان امیہ سے اور آپکا سخت دشمن تھا۔ وفات ابوطالب کے بعد دو برس جسطرح
آپنے بمقابلہ اپنے دشمنون کے بسر کئے عیسائی مصنفون سے صاف معلوم نہین ہوتا کیونکہ
انکی پوچ روایتین بطور شہادت نہین لیجا سکتین مگر میری دانست مین ہیڈوس کا
قول معتبر ہوسکتا ہے کہ وہ بیان کرتا ہے کہ اُن دو برس مین آپ کچھہ عرصہ تک ایک مقام طائف
نام کو چلے گئے جو حجاز کا ایک شہر مکہ سے مشرق کیطرف قریب ساٹھہ میل کے واقع ہے اور
جہان آپکے چچا عباس اکثر سکونت پذیر رہتے تھے۔ آپ وہان بارادہ مرید کرنے اور شہر
پر قابض ہونیکے گئے تھے مگر مقصد اول مین بالکل ناکامیاب ہوکر مکہ کو واپس آئے غالباً
آپ اپنے دشمنون کے غضب سے بچنے کے لئے چلے گئے تھے اور جب انکا جوش کسیقدر فرو ہوگیا
خواہ آپکی جماعت کو کچھہ فروغ ہوا تو واپس آئے انتہے"۔ ممکن ہے کہ جب آپ طائف
مین تھے تو آپ نے مرید کرنے مین کوشش کی ہوگی اور ناکامیاب ہوئے ہونگے۔ اور نیز

پریڈیوکس کا قول ہی کہ آپکی رسالت کے بارہوین سال مین بعض آپکے پیرو تعداد مین قریب
ایک سو کے سرکار کے خلاف ایسی حرکات کے مرتکب ہوئے جنسے سرکار کو بہت کچھ ضرر
پونہچا اسلئے اونکو مکہ سے نجاشی بادشاہ حبش کے پاس بھاگ جانا پڑا اور بذریعہ آپکے
خطوط کے جو اپنے ساتھ لیگئے تھے بادشاہ کے پاس پناہ گیر ہوئے گو کہ باشندگان مکہ نے اپنے
اعلے رئیسون مین سے دو کو بطور ایلچی کے اُنکے پیچھے پیچھے شاہ موصوف کے پاس بھیجا کہ وہ اونکو حوالہ
کر دے مگر یہہ تدبیر سود مند نہوئی — اب محمد کو معہ باقیماندہ پیروان کے مکہ مین زیادہ ٹھہرنا مشکل
معلوم ہوا کہ اتنے بہت سے رفقا رکامل الوفا کی جلا وطنی کے بعد تعداد مریدون کی کم
ہوگئی اور اسوجہ سے آپ اُن طعن و تشنیعون کے متحمل نہوسکے جو آپکے دشمن ہر موقع پر کیا کرتے
تھے مگر جسقدر نقصان آپکا مکہ مین ہوا اوسیقدر فائدہ مدینہ مین ہوا جو اوسوقت یثرب کہلاتا
تھا یہہ شہر حجاز کے شمالی کنارہ پر مکہ سے ۲۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہی اور اوسکے
ایک حصہ مین یہودی اور دوسرے مین گمراہ عیسائی آباد تھے جنمین باہم نفاق ہونے سے
جھگڑے اور قضیا برپا ہوئے اور ایک جماعت محمد کے ساتھ آملی اور آپکی رسالت
مزعوم کے تیرہوین سال مین وہان سے تہتر مرد اور دو عورتون نے آپکے پاس آکر
آپکی تزویر اختیار کی اور فرمانبرداری پر بیعت کی اسپر آپنے اونمین سے بارہ کو چنکر
مکہ مین تھوڑے عرصہ تک اپنے پاس رکھا تا کہ اونکو مذہب جدید کی تعلیم کرین اور بعد تعلیم
کے جانب یثرب اپنا خلیفہ کر کے اونہیں بھیجا کہ اُس شہر مین مذہب کو پھیلاوین اُن
اصحاب نے مدینہ مین ایسی کامیابی سے محنت کی کہ عرصہ قلیل مین بہت سے باشندون نے
اس مذہب کو اختیار کیا جسکی خبر محمد نے پاکر وہان جانیکا ارادہ کیا کیونکہ مکہ مین آپکو
تکلیف تھی اسلئے اکثر رؤسا شہر نے یہہ دیکھکر کہ محمد کی سخت محنت اور فطرت سے آپ کی

جماعت اسپر بھی قائم رہی تب اہل مکہ نے اس جماعت کے دفع کرنیکی کوشش کی
اور قصد کیا کہ بلا توقف اوسکی بیخکنی کرین اور اس مذہب کے زیادہ پھیلنے کا انسداد اسکے
اصل موجد کی قتل کرنے سے کردین ۔ اس تدبیر کی خبر آپکو اوسیوقت ملگئی اور اس سے
بچنے کی سبیل سوای ہجرت کے نہ دیکھکر اپنی جماعت مین سے جنکو فہمایش کارگر ہوئی
انسے کہدیا کہ ہجرت مین ہمارا ساتھہ دو اور شام کیوقت خفیہ شہر سے نکلکر یثرب کو
چلے جاؤ اور جب آپ نے دیکھا کہ وہ سب چلے گئے تو آپ اور ابوبکر بھی پیچھے چلدیے
صرف علی چند معاملات کو طے کرنیکی وجہ سے پیچھے رہ گئے تیسرے دن اون سے فراغت پاکر آپ
سے آملے جب آپکے چلدینے کا حال دشمنوں پر ظاہر ہوا گروہ کے گروہ آپکے تعاقب
مین روانہ کیے گئے جن سے آپ دقت سے بچے اور جبتک کہ گرمی تعاقب کی سرد نہولی کچھہ
عرصہ تک غار مین چھپے رہے" (منقول از تذکرۂ محمد مولفہ پریڈوکس صفحہ ۵۵)

۲۳ پادری ڈین کے اس بیانمین ہم وہ باتکلف اور ظاہری دینداری کا طور پاتے
ہین جو ایسے مواقع پر پادری اور حکام اکثر ایسے شخصون کے خلاف مین کیا کرتے ہین جو
برائیون کی ترمیم کے لئے وعظ کہتے ہون اس نمایش کے وسیلہ سے اور بمدد محنت اپنے
ہم مذہبون کے یہہ لوگ آرام اور عشرت سے بسر کرتے ہین ایسے ہی لوگونمین پادری صاحب بھی داخل
ہین کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب حکام مکہ کے اور محمد اور آپکے پیروون کے
حالات خانگی سے بخوبی واقف تھے کہ کچھہ بھی شک تھا مگر حکام نے جو ایسے واعظ
صلح کل کے قتل کا قصد کیا تو پادری صاحب کو اس قصد سے اونکے صدمہ بھی نہین معلوم
ہوتا خیر اسکو صحیح سمجھنا چاہیے کہ بہت سے آپکے پیرو نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس
چلے گئے اور کچھہ عرصہ بعد جب یثرب یعنی مدینہ سے آپ کا بلاوا ہوا تو آپ معہ سب یا اکثر

اپنے پیرؤون کے وہانکو ہجرت کر گئے یہہ سبب حب امکان اور تجربہ معاملات بنی آدم کے مقتضای طبع انسانی ہے ایسا ہی کچھہ ایسی حالات مین سقراطا اور فیثاغورث اور موسی اور لوتھر اور بہت سے اورونکو اور خود عیسی مسیح کو بھی واقع ہوا۔ اسبات کا انکار نہین ہوسکتا کہ مدینہ کے بہت سے آدمیون نے آپکا مذہب اختیار کرلیا تھا مگر یادرہی صاحب امور واقعے کے چھپانیکے لئے بیان کرتے ہین کہ یہودیون اور عیسائیون کے مابین کے نزاع کا یہہ نتیجہ تھا جس سے ایک فرقہ کو آپکی پناہ لینی پڑی حالانکہ معلوم نہین ہوتا کہ مدینہ مین آپکے پہونچنے کسیطرحکی ابتری یا خونریزی ہوئی ہو آپکی جماعت یہودیون یا عیسائیون کے فرقہ سے اسقدر زیادہ تھی کہ آپ کا مقابلہ کسی نے نکیا اور فوراً جاکر سلطنت پر قابض ہوگئی +

۲۴ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرنیکا حال جو اوسوقت مین بوجہ ترقی علم کے مدینۃ الکتب کہلاتا تھا گبن صاحب کی تاریخ کے غیر محرف ترجمہ کے پچاسوین باب مین درج ہے +

۲۵ محمدؐ کی اس ہجرت کو خفیف جاننا نچاہیئے کیونکہ اوسکی نتائج نے بہت سے آدمیون کی قسمت مین فوائد بیشمار کردئی مثلاً اس ہجرت کے دن یعنی ۱۶ جولائی سنہ ۶۲۲ ع سے سنہ ہجری لیا جاتا ہے اس تاریخ سے سب قومین محمد کے پیرؤون کی جہان کہین منتشر ہوکر آباد ہوئی ہین وقت کا حساب بالاتفاق اسی سے کرتے ہین یہہ ایک عجیب اور مفید بات ہے مگر بعضی اور باتین جو بعد کو ہوئین اور اسکی نتیجے ہین اُن سے اسکو مفید ہونے مین کچھہ بھی نسبت نہین اسمین شک نہین کہ اِس ہجرت تک محمدؐ نے اپنی مسائل پھیلانیکے لئی وسائل صلح آمیز یعنی شیرین کلامی اور ترغیب کو استعمال کیا اور مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ امر موجب قاعدہ مذہبی تھا یا دانائی کی اور اس بحث مین یہہ ضروری بھی نہین لیکن وطن چھوڑنے کے ظلم سے آپکو جبراً اپنی حفاظت کے لئی تلوار پکڑنی پڑی اور اسطرح واعظ سے آپ ایک سپاہی بہادر

دیکھو انجیل متی باب بارھوان درس پندرہ اور مرقس کی انجیل باب تیسرا درس ساتوان

فتحیاب ہوگئی اسی سنہ سے صرف سال ہجری ہی نہین شروع ہوا بلکہ اُن انقلابات کی ابتدا ہوئی جنسے لکھو کھا بنی آدم کی جانین گئین بہت سی ریاستین اور سلطنتین تاخت و تاراج ہوگئین اور بعضی ایسی عظیم الشان سلطنتونکی بنا پڑی جو چشم فلک نے نہ دیکہی ہون القصہ اسمعاملہ سے جو بظاہر خفیف تھا کل روی زمین متغیر و مستبدل ہوگئی +

۲۶ باوجودیکہ پریڈوکس اور دوسرے عیسائی مصنفون نے طرفداری اور خلاف بیانی کو کام فرمایا پہر بھی صاف ظاہر ہے کہ ہجرت تک محمدؐ کا رویہ بدرجہ غایت صحیح رہا جس ارادہ سے کہ آپکے افعال ظہور مین آئے خواہ نیک ہون یا نہون اُسکی سوا اور کوئی الزام آپ پر عائد نہین ہوسکتا۔ ہجرت کے بعد مین اسبابین اسقدر قطعی نہین کہہ سکتا۔ اگر مکہ کے بیوقوف اور متعصب لوگ محمد کی مانند قانع ہوتے اور اپنی بت پرستی کے دفعیہ کیواسطے صرف سلاح عقل اور بحث کو کام مین لاتے تو آجکل دنیا کی حالت کیسی مختلف ہوتی ایک حقیر مذہب کے چند پریشان یا دریون کی بیوقوفی سے کیا عجیب نتیجہ نکلا اس مضر فرقہ کی وجہ سے دنیا مین کسقدر خرابی چہا گئی۔ سب بانون اور سب قومون مین اس فرقہ کے لوگ انسانون کی خوشی کے دشمن ہوتے ہین اونہین کی وجہ سے دنیا مین اکثر بڑے انقلاب ہوئے ہین وہ لوگ بحیثیت مجموعی جہانتک اونکا بس چلتا ہے ویسے ہی ہین جیسے تھے اور جیسے سابق مین تھے ویسے ہی آیندہ کو رہینگے اپنی طبیعت اور بناوٹ سے وہ کچھ اور نہین ہوسکتے بادشاہون کے دلونپر اختیار حاصل کرنے سے اُنکی رعیت کی فریادرسی اور مصلحت وقت کی ترمیم کرنے سے مانع ہوئے جنکی وجہ سے دنیا مین اکثر انقلابات واقع ہوئے اور سب اُنہین کے نامہ اعمال مین مندرج ہونے چاہئین فرانس اور ہسپانیہ کے انقلابات گذشتہ حکما اور کارلائل کی رائے کیوجہ سے نہین ہوئے بلکہ کلاشین کے خاندان کے قاتلون

۴۷ [illegible] ۱۲ مترجم

اور بیوہ کے سر منون کے باعث ہے - اور نہ ہسپانیہ اور پورتگال کی خرابیان فرڈینینڈ بادشاہ
ہسپانیہ اور رانی گوئل شاہ پورتگال کے ذمہ ہو سکتی ہین کیونکہ وہ دونو پادریون کی تابع
تھے اور اتنے ہی تھی جتنا پادریون نے اونکو بنا رکھا تہا اونکے ہر فعل کی بہلائی اور برائی
سب پادریون کی بدولت ہی - - جو امامت معین ہوتی ہے اوسمین اوصاف خطرناک اوسی
جیسے مجمع کے ہوا کرتے ہین سب امامتین ابتدا مین پادریون کی نیک اطواری سی برتری
کو پونہچی ہین یہہ لوگ مساکین صلحا کی دانائی سی دولت و قدرت حاصل کرتے ہین جب
دولت و قدرت ایکبار حاصل ہوئی تو شریر آدمی اختیار پاکر کل فرقہ کو دنیا کے حق مین مصیبت
کر دیتے ہین +

۲۷ ڈاکٹر پریڈوکس کا بیان ہی کہ وہ مدینہ مین محمد کے انصار خاصکر نصاری تھے اور آپکا
استقبال اونہون نے بڑی خوشیون سی کیا اور جو وجہ اسکی اونسی بیان کی ہے وہی غالباً
معلوم ہوتی ہے آپکے پونہچنے پر جسقدر جلد کہ اوس وقت بنوا سکے آپ نے ایکمکان بنوایا
جسمین کہ آپ وقت مرگ تک سکونت پذیر رہے اور اوسکے ملحق ایک مسجد ادای رسوم
مذہبی کے لئی تعمیر کرائی - یہہ رسمین کیا تہین ہمکو اطلاع نہین اگر ہم اونکو دریافت کرینگی
تو بےشک عجیب ہونگی اس سی ثابت ہی کہ فرمانروایان مدینہ خواہ یہودی ہون یا
عیسائی آپکے مسائل کے حامی تھی اور بموجب پریڈوکس کے قول کے فرمانروا انہین دو
فرقون مین سی کوئی تہا یہی پہلا شہر تہا جسکے کل باشندون نے آپکا مذہب اختیار کیا پس
خواہی نخواہی یہہ سوال ہوتا ہی کہ اس مذہب مین کیا بات تھی جسکا اثر ایسا ہوا بجز بخشش
اور شیرین کلامی کے اور کوئی سلاح مستعمل نہین ہوا پس عیسائی پادری اس تبدیل مذہب
کو بخوف شمشیر نہین کہہ سکتی - یہہ بھی یاد رکہنا چاہیے کہ اگر پریڈوکس کے قول پر اعتبار

کرین تو یہ شہر مثل مکہ کی بت پرستو نکا نہ تہا بلکہ یہودیون اور عیسائیو نکا تھا جو آپکے اول مرید ہوئی علاوہ اسکو آپ مدینہ کو مرید کرنے نگئے تھے بلکہ مدینہ والون نے خود آکر آپ سے التجا کی +

۲۸ اب جنگ و جدل حقیقت مین دو فرقونمین شروع ہوئی ایک فرقہ محمد اور اہل مدینہ اور دوسرا فرمانروایان مکہ اسپر محمد نے اوّل ہی اوّل اپنے پیرو ون کو مسلح ہونیکا حکم دیا اور اسوقت بھی بات متوقع تھی اور جہاد کے لئے اونکی بہرتی اور گنتی کر کے جیساکہ پریڈو کس نے لکھا ہی آپنے اپنا چچا حمزہ کو اس لشکر کا افسر کیا جس سے امیر حمزہ آپکے علمدار ہوئے کچھہ عرصے کے بعد خبر پاکر کہ اہل مکہ کا قافلہ راستہ مین ہی امیر حمزہ کو معہ تیس آدمیون کے (پریڈوکس کے قول کے بموجب) اوسپر حملہ کرنیکو روانہ کیا (کیا ہی بڑی بہرتی ہوئی ہوگی) مگر یہہ دریافت کر کے کہ قافلہ مذکور کے محافظ تین سو ہین اونہون نے حملہ نکیا دوسری سال ہجری مین کاروان مکہ کے پوہنچنے پر جسکی حفاظت کے لئے ایکہزار آدمی بسر کردگی ابوسفیان کے تھی خود محمد نے ۳۱۹ آدمیون کے افسر ہوکر کوچ کیا اور ہرچند کہ کاروان مذکور کے محافظون کی تعداد زیادہ تھی لیکن ایک سخت لڑائی کے بعد اسکو شکست دی اور فتح کلی حاصل کی اور گو کاروان مذکور مین سے بہت کچھہ ابوسفیان کی حسن تدبیر سے بچکر مکہ کو واپس پونہچگیا تاہم محمد کو بہت بڑی غنیمت ملی +

۲۹ درحقیقت اتنی بڑی تعداد پر ایسی فتح سے آپ کے اصحاب کا حوصلہ بہت کچھہ بڑھ گیا ہوگا +

۳۰ سنہ آیندہ یعنی تیسری سال ہجری مین آپکو بعض یہودی یا عرب کی اقوام یہود سے جسکا افسر ایک شخص کعب نامی تھا جنگ و جدال کرنا پڑا کہتے ہین کہ اس لڑائی کا باعث

چند اشعار ہجو کے تھی جو کعب نے محمدؐ کی شان مین لکہی تھی اسکا دریافت کرنا مشکل ہی کہ اسکی
اصل کسقدر ہی لیکن اسکا نتیجہ آپکو مفید ہوا کہ کعب نے بیعت صلح پر اکتفا کیا بلکہ آپکا مرید اور
نہایت معتقد مطیع ہوگیا اس سال کے اخیر پر ایک لڑائی ابوسفیان اور اہل مکہ سے ہوئی جسمین
آپکو شکست ہوئی اور زخمی بھی ہوئے آپکے علمدار حمزہ کام آئے کہتے ہین کہ اگر ابوبکر آپکی مدد کو
نہ آجاتے تو آپ بھی مارے جاتے مگر معلوم ہوتا ہی کہ اس لڑائی کا کچھہ برا نتیجہ نہوا کیونکہ دوسرے
سال یعنے سنہ چہارم ہجری مین آپکے سپاہ نے یہودیون کی ایک قوم بنی نضیر سے
لڑائی مین فتح حاصل کرکے ان سبکو تہ تیغ کر دیا۔ ہجرت کا پانچوان سال غزوہ خندق
کی وجہ سے مشہور ہی ابوسفیان اور اہل مکہ نے بعض اور قومون سے متفق ہوکر دس ہزار آدمی
سے مدینہ پر چڑہائی کی اس سے محمدؐ کو میدان جنگ مین آنا پڑا مگر بوقت مقابلہ کے اپنے
آپکو کمزور پاکر خیمہ زن ہوا اور سامنے کو ایک خندق کہود کر قلعہ بندی سے کرلی آپکے
دشمن بہت دنون تک آپکا محاصرہ کئے رہے مگر کامیاب نہوئے اور آخر انکو مجبور ہوکر
پس پا ہونا پڑا کہتے ہین کہ وجہ مجبوری یہہ تہی کہ بعض لوگ جو محمدؐ کی فوج مین مکہ کی تہی
انہون نے اپنے ہموطنونکو بہکا دیا پس اس باعث سے افواج مکہ مین نزاع ہوا اور گھر کو
لوٹ گئی اسطرح اس سال کی لڑائی بھی حسب مراد تمام ہوئی۔ چھٹی سال مین محمدؐ نے کئی
ایک عرب کی قومونکو زیر کرکے اپنے آپکو بہت کچھہ طاقتور پاکر تدبیر جنگ تبدیل کر دیا یعنے
خود حملہ آور ہوکر شہر مکہ پر چڑہائی کی دونو فوجین شہر کے قریب مقابل ہوئین اور ایک
لڑائی واقع ہوئی جسمین فریقین سے کسیکو فتح حاصل نہونے سے دس برس کے لئے صلحنامہ
ہوگیا اس صلح سے آپکو بہت بڑا فائدہ ہوا کیونکہ آپکے رفقا کو جب کبھی مناسب سمجھین مکہ
مین آنے جانیکی اجازت ملگئی اس شرط سے کہ غیر مسلح جائین اور فساد نکرین۔ کہتے ہین کہ

اسی سال مین آپکی فوج کے افسرون نے مکہ کے متصل ایکدرخت کے نیچے آپ سے بیعت کی اور آپکو بادشاہ کروانا اور آپنے علامتین سلطانی اختیار کین اور آپکے ساتھہ اپنے آپکو مذہب کا امام بیان کیا یہہ غالباً صحیح بھی ہوگا کیونکہ خلافت مین آپکے خلیفون نے بھی ایسا ہی کچھہ کیا ہے یعنے امیر لشکر اور امام مذہب ایک ہی شخص ہوا جیسا کہ انگلستان کے بادشاہ ہونگا اس زمانہ تک دستور ہے کہتے ہین کہ اس سنہ یعنی ساتوین سال ہجری مین آپکو عرب کے شہر خیبر کے ایک یہودی نے زہر دیا تہا اس شہر کو آپ نے فتح کرلیا اور اس زہر کے اثر سے آپکو شفا رکلی کبھی حاصل نہوئی +

۱۳ ہجرت کی آٹھوین سال مین محمدؐ نے طاقت مین زیادہ ہوکر اس اظہار سے کہ حالان مکہ نے صلح توڑ دی اور اب اونپر چڑہائی بجا ہے مکہ پر حملہ کیا مگر مین نہین کہہ سکتا کہ اس اظہار مین کتنا سچ ہے اور تہوڑے ہی عرصہ مین باشندگان شہر مذکور کو اس بات پر مجبور کردیا کہ جسطرح آپکی مرضی ہو اسطرح اطاعت کرین ۔ اول ہی اول آپکا سب سے بڑا دشمن ابوسفیان معہ آپکے چچا عباس کے آپکے پاس آیا اور آپ شہر پر قابض ہوکر فوراً پرستش بت کی دفع کرنے اور اوسکے بجاے ایک معبود کی پرستش قائم کرنے مین مصروف ہوئے جو آجتک باقی ہے مکہ کی فتح کے تہوڑے ہی عرصہ بعد عرب کے گرد نواح کی چند قومین آپکی طاقت روز افزون سے خائف ہوکر اس بات پر متفق ہوگئین کہ پہلے اس سے کہ آپ سے ہمکو مجال مقاومت نرہے ہم سب آپ پر حملہ کرکے آپکو زیر کرین ابتدا مین اونکو چند فتحین حاصل ہوئین مگر آخر کار شکست فاش پائی اور اس سے تہوڑے ہی عرصہ بعد عرب کے کل باقی مختلف قومون نے آپکی اطاعت اختیار کی اور اس طرح سے ہجرت کی گیارہوین سال مین آپ عرب کی وسیع اور طاقتور سلطنت کے جسکو حجاز کہتے ہین اکیلے سلطان ہوگئے ۔ اس اعلے رتبہ کا آپ نے بہت دنون حظ اوٹہایا بلکہ ہجرت کی بارہوین سال مین آپ بتدریج ضعیف ہوتے گئے اور قریب ۶۳ سال کے ہوکر وفات پائی +

۴۲ کہتے ہین کہ اپنی موت کا حال آپکو معلوم تھا اور اوس حسن تدبیر اور حکمت سے جو مرتے وقت اپنے معاملات طی کرنے مین آپ نے برتی کچھہ شک نہین رہتا کہ آپکا دل اوسوقت نازک مین بیچپادہ کی وحشت سے مضطرب نتہا اگر یہہ کہین کہ آپنے زندگی بہادرانہ بسر کی اور آپکی موت حکیمانہ ہوئی تو بجا ہے +

۴۳ وہ بیان جو مین اسمقام پر محمد کے وقت نزع کا لکھتا ہون اوسکو کوئی نکانیگا — عیسائی زاہدون کا اکثر دستور رہا ہی کہ وہ اپنے دشمنون کے حالات وقت نزع کے مشتہر کرتے ہین اور وہ وقت ایسا ہوتا ہی کہ اگر حالات مذکور صحیح بھی ہون تو بوجہ نادرستی عقل کے اُنسے کوئی عمدہ نتیجہ نہین نکل سکتا مگر محمد کا رویہ تا ثبات عقل بہادرانہ اور حکیمانہ رہا — بخار کے بعد جب غشی آپکو طاری ہوئی تو اُسوقت کا حال مجکو کچھہ معلوم نہین +

۴۴ محمد کے تذکرہ کے اس مختصر بیان کو ختم کرکے جسمین کہ مین نے صرف اُن امور کا بیان کیا ہے جو تسلیم کرلئے گئے ہین اور جنسے نہ آپکے دوست منکر ہو سکتے ہین نہ دشمن اور سخن چینی کے قاعدہ سے بھی قابل تسلیم ہین مین اُن مسائل کو بیان کرتا ہون جو آپنے تعلیم کئے اور یہہ حصہ میری تالیف کا بہ نسبت اور حصون کے زیادہ ضروری ہی جس کی بحث سے مین نے ابتک بڑی احتیاط سے احتراز کیا ہے +

۴۵ مضمون کے اس حصہ کو خیال کرکے یہہ دریافت کرنا بہت مشکل ہی کہ کونسی شہادت لائق تسلیم ہی اور کونسی سزاوار انکار — اُن خاص حالات کیوجہ سے جنمین محمدؐ تھے جیسا کہ مین پہلے لکہہ چکا ہون آپکے معاونون کی گواہی بھی ہمیشہ اُن امور مین قابل تسلیم نہین ہو سکتی جنکو ہم آپکے مضر سمجھتے ہین کیونکہ وہ اکثر اُن باتونکو آپکے لئے مفید سمجھتے ہین جنکو ہم برعکس سمجھتے ہین مثلاً آپکے مرنیکے بہت عرصہ بعد بعض آپکے پیرودن نے یہہ

یقین کرکے کہ آپ نے معجزے دکھلائے بیان کیا کہ آپ نے معجزہ دکھلا سکنے کا اقرار کیا حالانکہ آپکو یقیناً یہہ دعوی کبھی نہیں ہوا +

۲۶ بڑی شہادت جسپر اکثر مصنفونکا اعتماد ہی قرآن ہی جسکے ہر لفظ وحرف کو اب اہل اسلام وحی آسمانی سے لکھا ہوا سمجھتے ہین اور اسلئے غلطی سے مبرا جیسا کہ بہت سے عیسائی آجتک انجیل کو سمجھتے ہین مگر باوجود ان بڑے بڑے دعوون کے اس کتاب مین بہت سے اور بڑی بڑی مشکلات ہین +

۲۷ کہتے ہین کہ یہہ کتاب بذریعہ فرشتہ جبرئیل کے محمد پر جیسی ضرورت ہوتی گئی ۲۰ برس سے زیادہ مین سورہ سورہ نازل ہوئی ہی اور آپکا بیان بھی اسکے بابمین ایسا ہی ھے اب آیا یہہ امر صحیح ھے کہ نہین یا یہہ کہ آپکا بیان اسطرح تھا کہ نہین اگر ہم اسبات کو نغور خیال کرین تو یہہ غالب نہین معلوم ہوتا کہ جب آپ نے ایسا بیان کیا تو کسی نے اسکا یقین کیا ہوا اور اس مشکل کے رفع کرنیکے لئے آپکے عیسائی مورخون نے بیان کیا ہی کہ یہہ نزول وحی اکثر یقین نہین کیا جاتا تہا اور حقیر سمجھا جاتا تہا گو کہ مورخین مذکورین کو کرتا یہہ امر تسلیم کرنا پڑا کہ آخرکار اوسپر یقین کیا گیا مگر یہان ایک نیا سوال پیدا ہوتا ہی کہ اگر آپنے اوراق کتاب مذکور مشتہر کرائی تو کیا اصلی نوشتجات اسوقت ہماری پاس موجود ہین یا نہین — ہمنی سنا ہی کہ جب آپکو وحی ہوتی تہی تو آپ اسکو اپنے کاتب وحی سے کہدیتے تھے جو اوسکو قلمبند کرلیتا تہا کیونکہ آپ خود لکھنا پڑہنا نجانتے تھے اور بعد اسکے یہہ آیات آپ کے پیروون کو یہانتک سنائی جاتی تہین کہ وہ اونکو دوبارہ یاد پڑہ سکین اسکی بعد وہ ایک صندوق مین مقفل کرکے آپکی ایک بیبی کے پاس ہین جو اونکی حفاظت آپکی وفات تک کرتی رہین ان اوراق کے بابمین ڈین پریڈوکس کا یہہ قول ہی کہ محمد کی وفات کے تہوڑے ہی

عرصہ بعد ابوبکر نے انکا مشتہر کرنا ضروری سمجھکر اس مقصد کے لئے صندوق کھولا اور کچھ
اُن اوراق سے جو اوسمین پائے اور کچھ اُن لوگونکی یاد سے جنہون نے آیات کو حفظ کر لیا تھا
قرآن کو جمع کیا چونکہ ان اوراق مین سے کئی ایک گم ہو گئے تھے اور کئی ایسے بگڑ گئے تھے کہ
پڑھے نجاتے تھے اسلیئے اوسکی تکمیل کے لئے اُن اشخاص کی مدد لینی پڑی جنکو دعوے یہہ تھا
کہ ہمکو محمد کا سکھایا ہوا یاد ہے اور اس حیلہ سے اپنے لئے نہایت مفید مطلب سمجھکر کتاب جمع کرنے
مین انکی صلاح لی انتہے - یہہ عجیب بیان اس نے عیب کتاب کا ہے گو داخل امکان ہے اور اسی کتاب
سے محمد کے افعال اور رایون کا امتحان منظور ہے - اب مین کسی وکیل سے پوچھا چاہتا ہون کہ
محمد کے امتحان کے مقدمہ کو مصرف اس شہادت پر پنچایت مین جانے دیگا یا نہین میری دانست
مین وہ نہین جانے دیگا علاوہ ازین یہی نہین ہے کہ یہہ کتاب اول ہی کا مجموعہ ہے بلکہ محمد کی وفات
کو بیس برس سے زیادہ ہوئے تھے کہ عثمان نے یہہ دیکھکر کہ مجموعہ مذکور مین تحریفین اور غلطیان
ہین یا یون کہو کہ اُنکے لئے مفید مطلب تہا سب جلدین جمع کرکے جلوا دین اور نیا مصحف مشتہر
کیا جواب ہے اور جو کہ اونکی رای مین صحیح اور درست ہے پس اگر وکیل پہلے مصحف کی شہادت
قبول نکریگا تو دوسرے کو لیکر کیا کریگا - ان باتون مین جنکا یہان بیان ہوا کمتر شک
ہو سکتا ہے کیونکہ بظاہر انکو پریڈوکس نے عیسائیون اور مسلمانون دونونکی کتابون سے
لیا ہے مگر چونکہ ہم محمد کے بعض پیرون کی جہالت اور تعصب اور بعض کے فریب سے واقف
ہین اور اسپر نادانی اور تعصب عیسائیون کی اضافہ کی گئی اسلیئے یقیناً اس کتاب کا کوئی
حصہ آپکے خلاف مین بطور شہادت تسلیم نہین کیا جاسکتا بجز اسکی کہ نہایت احتیاط کیجاوے

۳۸ در باب اُن آیات قرانی کے جو صندوق مین تہین جو اشکالات ہین وہ اسلام
کے خیال کرنے سے زیادہ ہوتی ہین جسکو کہ عیسائی اور مسلمان دونو فریق تسلیم کرتے

ہین یعنی یہہ کہ آپ لکھہ پڑہ نہین سکتی تھی مختلف روایات ہین اور مختلف کاتب اونکی بیان کئی گئے
ہین وہ اشخاص جنکو آپنے اپنے غرض لکھنی کے لئی خفیہ بہم پہنچایا کبھی یہودی ہوتا اور کبھی
فارسی — یہہ تسلیم کر لیا گیا ھے کہ یہہ کتاب یکسان طرز اور نہایت فصیح زبان عرب مین لکھی گئی
ھے یہہ کسی شخصونکی تالیف معلوم نہین ہوتی گو خلفا تہوڑی عرصہ کے بعد بہت مہذب ہو گئے
تاہم وہ جو محمد کے ہمعصر تھے نہایت جاہل اور بیعلم تھے اگرچہ ظاہر مین بڑی لیاقت کے
شخص تھے — کہتے ہین کہ محمد کے وطن یعنی مکہ کے باشندی جہالت مین ضرب المثل تھے
— یہہ بات یقین کلی کے قابل نہین کہ وہ لوگ ایسی بیعلم ہون جنکے شہر پناہ کے اندر ایک
معبد ہو مثل یونانیون کے ڈیلفائی کی جہان مختلف قومین عرب کی ادائ قربانی کے لئی آمد
ورفت رکھتی ہون اور وہانکے علما کو یہہ طاقت ہو کہ اُن سبکے ہتھیار رکھوالین اور ہر سال
دو مہینے تک کسیطرحکی جنگ جدل نہونے دین کسیصورت مین قرآن کو دیکھو بڑی بڑی
مشکلات سی خالی نہین تاہم اسکا مجلد یقین ہی کہ گو کتاب مذکور سی بہت کچھہ محمد کی تحریر یا
املا سی ہو تاہم آپ ایک بھی فقرہ کے جو آپکے خلاف اسمین مندرج ھے ذمہ دار
نہین ہو سکتے +

۳۹ اگر قرآن بالکل جعل نہین ہے تاہم یہہ امر کہ اوسمین کسی شی کسی وجہ سی تغیر و تبدل
ہو گیا ہی اسبات سی ظاہر ہی کہ اُسکا نام قرآن ہی جسکے معنی مجموعہ ہین یعنی سورتین یا جدے
جدے اوراق جنسے وہ مرکب ہوا ہی +

۴۰ فرض کرو کہ ہم اس بحث قرآن سی بالکل قطع نظر کیجائی تو آپکی نسبت کونسی
شہادت باقی رہیگی درحقیقت بجز اسکی کہ عیسائی متعصب ایکطرف اور مسلمان متعصب دوسری
جانب اور کچھہ نہ رہیگا اور محکو بجز اسکے اور کوئی طریق نظر نہین آتا کہ ایکجماعت کے بیانات

کو دوسری جماعت کے خلاف توڑون اور پہر اونکو اُس امر سے نسبت کرون جو تجربہ انسانی سے تمالیہ معلوم ہوتا ہی اور اسطرح حتی الوسع نتیجہ پیدا کرون یہہ صریح بدیہی ہی کہ طرفین کے مورخ ایسے شخص تھے جو شہادت کی تول چہان نکر سکتی تھے - ہرایک بیہودہ روایت جو انکا پتہ منتشر ہوگئی اونہون نے غالبًا اپنی سریع الاعتقادی سے اوسکو قلم بند کرلیا - جو کچہہ کہ ہمارے مورخون نے دیکہلایا ہی اوسمین سے بہت کچہہ اُس کتاب سے لیاگیا ہی جسکو ایک شخص مسمی جانینز اینڈرز نے لکہا ہی جو فقیہ یعنی شریعت اسلامی کا فاضل تھا اور ۱۴۸۷ء یا اوسکی قریب مقام ظلیدو واقع ہسپانیہ مین عیسائی ہوگیا تھا - مین قبول کرتاہون کہ مین اس قماش کے آدمی کی تہادت کو بڑی حد اور اتہام کے ساتہہ ماتاہون ماورا اسکے اوسکی کتاب کے ہرایک صفحہ سی سخت عداوت ظاہر ہوتی ہے وہ اہل اسلام کے حق مین ٹہیک ایسا ہی تہا جیساکہ سینٹ آگسٹن[۱] منشیا والون کے لئی تھا اور غالبًا اوسنے اہل اسلام کی بدنامی کے لئی جہوٹ بولنے مین اوسیقدر پس پیش کم کیا ہوگا جتنا اُس دوسرے نے کیا اور جسکے نے سرو پا جہوٹ ایسی مشہور ہین جیسا اوسکا نفاق قابل نفرت ہی اور آپ بھی لارڈ نرصاحب نے اُسکو فخر افریقیہ گردانا ہی[۲]

۱۴ اسباب کے جان لینے کے بعد کہ گرٹشیس نے عیسائیون کی نظرون سے محمد کے گرانے کے لئی جہوٹ بولنے مین تامل نکیا جیساکہ مسٹر گبن کی ذیل کی عبارت سے ثابت ہی تو شاید یہہ امر عجیب متصور نہوگا کہ ایسی صورتو مین اینڈرز جیسی شخص بر مین کذب کا شبہہ کرون عیسائیون نے نے سوچے سمجھی یہہ بیان کیا ہی کہ ایک پلاؤ کبوتر آسمان سے اُترکر اسکے کان مین کچہہ کہہ جاتا تھا چنانچہ اِس معجزہ فرضی کا ذکر گرٹشیس نے اپنی کتاب یعنی رسالہ درباب راستی دین عیسوی مین کئی جگہہ کیا ہی اوسی کتاب کے مترجم عربی پادری پوکاک نے اصل مولف سے دریافت کیا کہ اِس معجزہ کو کسنی لکہا ہی تو گرٹشیس مقرہوا کہ اوسکی لکہنی والے

کا نام مسلمانونکو بھی معلوم نہین - مبادا کہین مسلمانون کے نزدیک شعلہ تضحیک تحقیر دونا
نہو ترجمہ عربی مین اُسکا ذکر مبہم اور مخفی کردیا ہی لیکن اصل لاطینی زبان کی بہت سی
کتابون مین بدستور مشرح موجود ہی - اگر کرشینس ایسی کیننگی کیطرف مائل ہوا تو اینڈرز
کی حیثیت پر احتمال کذب کیسی نہوگا *

۴۲ محمد کے رویہ کے جانچنے مین جیسا تم یہہ کہہ سکتے ہو کہ آپکے شریر اور مکار
اور جہوٹے اور محض ناشایستہ تھے ویسا ہی ہم یہہ کہتے ہین کہ آپ سقراط زمانہ تھے - جب
ہم آپکو قبایح محمد کے ساتھہ منصف سنتے ہین تو فوراً آپکے اُس عام رویہ کیطرف نظر کرتے
ہین جو کہ فریقین کے قول کے بموجب ابتدای عمر اور ایام شباب مین رہا ہی تو اوسکو
سزا اور ملامت نہین پاتے تو کیا دفعۃً یقین کرلیا جاوی کہ یہہ صرف مکر تہا - کہتے ہین
کہ برابر چودہ یا پندرہ برس تک یعنی ۲۵ برس کی عمر سی ۴۰ برس تک آپ یہی سانگ کرتے
رہے اور یہہ کہ ۲۵ برس کی عمر تک آپ نے محنت قابل تحسین کی اور آپکی دیانت مین کچھہ
شبہہ نہتا اور اوسوقت پر آپکی دیانت اور محنت کا ثمرہ یہہ ہوا کہ آپکی قسمت مین
بڑی دولت ہوئی اور یہہ کہ اِس خوش قسمتی نے اِس معزز اور دیانتدار آدمی کو مجسم
شریر کردیا ؟ - اب ہم یہہ پوچھتے ہین کہ اِس عجیب رویہ سی آپنے کیا مقصد سوچا تہا اسکا
جواب یہہ دیتے ہین کہ آپکا مقصد دو حظ نفسانی تھے اول نسوان سی عشرت کرنا دوم
استیعاب بلند حوصلگی جس سی یہہ غرض ہے کہ ایک شہر کے تاجر بنکر اپنے آپکو بادشاہ
دنیا بناوین نہ سپاہی بنکر اسی کی تیاری کے لئے آپ نے چودہ برس خلق سی کنارہ کیا اور
اپنا طور بے عیب رکہا اب یہہ یاد رکہنا چاہیے کہ اس نے عیب رویہ کو اس لحاظ سے
کہ بنا اوسکی نمود پرتہی اوباشی قرار دیا ہی اب ہم پوچہتے ہین کہ دنیا کی تواریخ مین

تھوڑی بات اسکی مثل اور بھی پائی جاتی ہی دوسرے مقصد سے بہرہ مند ہونے یعنی عشرت
نساں کے ساتھہ ایک عجیب غریب معاملہ متعلق ہے صرف آپ ۲۵ برس کی عمر کے تھی
جو وقت کہ خاص جوش جوانی کا خیال کیا جاتا ہی آپ نے خدیجہ سے نکاح کیا جو آپ سی
پندرہ برس بڑی تھی اور گو بموجب قواعد اپنی ملک کے آپ بہت سے نکاح کرسکتے تھی آپ اس
تا عہد بیسی متمتع نہوئی تا مدت ماعین حیات اُس بیبی کے اوسیکے ساتھہ ۲۲ برس مع عیال
کنبہ کے نباہ کیا - مجکو خوف ہی کہ آپکے دشمنونکو اس امر کے عذر مین بجز اسکی اور کچھہ
نسوجھیگا کہ یہہ نباہ معرفت شکرگذاری ایسی محبوب کی تھی جسکی وجہ سی آپ متمول ہوگئی تھی
بیت طیکہ اونکو یقین ہو کہ ایک جوان شخص جسمین سب خوبیان جسمانی ہون - ۴۰ برس کی عورت
سے رغبت رکھہ سکتا ہی - اگر یہہ بات مشہور نہوتی کہ آپ نے اپنی بیبی کے مرنیکے بعد
ہی فوراً تین یا چار نہایت حسین اور کمعمر عورتون سے نکاح کرلیا تو آپکے دشمن باوجود
آپکی اولاد کثیر ہونیکے بیشک یہی کہتی کہ آپ مین قوت باہ نتھی - آپکے دشمنونکا قول
ہے کہ اپنی جماعت کے بڑہانیکے لئے آپ نے ایسا کیا تھا مگر یہہ بات عجیب غریب ہے
کیونکہ ہم کہتے ہین کہ اپنی رسالت کی بارہوین سال سی پیشتر جب خدیجہ مرگئین اُسوقت
آپ نے اسکا خیال کیون نہین کیا +

۳۴ اگر محمد کا مقصد معرفت بلند حوصلگی ہی تہی تو بذریعہ سازش کے کوشش کرکی
اپنے آپکو محافظ کعبہ یعنی مشہور معبد مکہ کا کیون نہ کرالیا اوس عہدہ پر پہلے سی آپکے آبا
و اجداد مامور تھی اور جس شخص کے نام یہہ عہدہ ہوتا تہا وہ کل ریاست بلکہ واقع
مین تمام عرب کے اندر اول درجہ کا رئیس گنا جاتا تہا - یہہ معبد بہت بڑا مشہور عبادتگاہ
ہی اور معبد ڈیلفائی کے لگبہگ ہی اور خاصکر متبرک تصور کیا جاتا ہی - کل عربستان سے

غول کے غول حاجیون کے وہان آتے تھے اور جیسا کہ مین نے پہلے لکھا ہے سال مین دو دفعہ پہونچ
تک یعنی جب تک کہ حج ہو جاوے کل قومین ہر ایک قسم کی جنگ و جدل سے محترز رہتی تہین پس
ایسی ہی بڑی اور ناقص وہانکی بت پرستی کی رسمین ہون لیکن اونمین یہہ ایک بڑی بھاری خوبی
تھی اور سیل صاحب نے ثابت کیا ہے کہ رسوم مذکورہ واقع مین خراب ہی تھین - بعض مصنفون نے
کہا ہے کہ اس عبادت گاہ کو حضرت اسمعیل نے بنایا تہا اور کہ مین ۳۶۰ بت تھے اور حضرت ابراہیم
کی مورت اونمین سب سے زیادہ مشہور تھی اور وہان حضرت نوح اور حضرت موسی کی بھی مورتین موجود
تھین اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضا ان تصاویر کا مذہب یہود تہا اور یہہ بھی کہتے ہین کہ محمد
کے زمانہ سے پیشتر باوجود اہل عرب کے بت پرستیون کے خدا کی توحید یعنی آپکے مذہب کا
اول جز لا اله الا الله سب مین مروج تہا +

۴۴ اگر محمد کا مقصد صرف بلند حوصلگی ہوتا تو یہہ امر کہ اپنے آپکو یہودیون کا مسیح
بیان کرتے بہتر تہا بہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا یعنی اپنے آپکو ہر دو مسیح
کا ظاہر کیا اسمین شک نہین کہ اگر آپ اور آپکے جانشین اس رویہ کو اختیار کرتے اور
بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے تو کل کمبخت یہودی آپکے زمرہ مین داخل ہو جاتے اور
عیسائیون مین سے بھی کم سے کم اسقدر آملتے جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنے سے شامل
ہوئے کیونکہ مجکو معلوم ہوتا ہے کہ بہت وجوہات سے دریاء ہر دوم کے کنارے اُس بادشاہ
کی سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزون ہین جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا پر ہو
اسلئے کہ اسطرف رود نیل تک اوسکی دسترس ہے اور اُسطرف فرات تک +

۴۵ محمد کا اصل رویہ دریافت کرنے مین جو کوششین کیجائین تو میری راے مین
اسباب کا دریافت کرنا نہایت اہم ہے کہ وہ مسائل کس قسم کے ہین جنکو بلا اتفاق آپنے سکہلایا

بھی مان لیا گیا ہے کہ آپکا خلق نہایت عمدہ تہا عیسائی مذہب مین اخلاق کا کوئی ایسا مسلہ
نہین ہی کہ مسلمانون کی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو بلکہ بعض صورتون مین عرب کے شاعرونکی زبانت
سے اونکو خوب جلا ہوگئی ہی - گبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکہا ہی وہ یہہ ہی کہ حسن بن علی
کے غلام سے اتفاقیہ گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گرگئی اُس کمبخت غافل نے امام کے
قدمونپر گرکر عفو تقصیر کے لئی التجا کی اور قرآن کی آیت پڑھی وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ امام نے فرمایا
کہ مین خفا نہین ہون غلام نے کہا وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ امام نے کہا کہ مین نے تیرا قصور
معاف کیا اوسنے پہر پڑہا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ امام نے فرمایا کہ مین نے تجکو آزاد کیا اور
چارسو درم عطا کئی - اس سی چندان غرض نہین کہ یہہ قصہ صحیح ہی یا غلط مگر اصل مقصود
یہہ ہی کہ مسائل غصہ پینے اور برائی کی عوض بہلائی کرنے کی بخوبی تعلیم کی گئی +

۴۶ جب بہت سی طول طویل اور عسیر الفہم عیسائی مذہبون پر خیال کیا جاتا ہے
تو شاید ایسا حکیم دین اسلام کی خوبی اور سادگی اور سریع الفہم ہونے اور بے تکلفی پر آہ
کرکے پچہتاوے کہ میرا مذہب ایسا کیون نہوا کہ مین ایمان لایا ایک اللہ پر اور اوسکے رسول محمد
پر یا یون کہو کہ لا اله الا الله محمد رسول الله یا یہہ کہ مین اللہ پر ایمان لاتا ہون اور ان
مسائل پر جو خدا تعالی کے باب مین محمد نے تعلیم فرمائی لیکن گو اس قسم کا سادہ اجمال
زمانہ حال کے حکما یا دغا باز اور عیار اہل عرب کے پسند ہو اگر پادریون کے قول پر اعتبار
کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ قدرتی دانائی نے مذہب عیسوی کیواسطی ایک زیادہ پیچیدہ
سلسلہ متعین کیا ہی اس قدرتی دانائی کا منکر ہونا ظاہرا گستاخی ہی گو اوسکی اصل ہونے
مین شک ہو اور اوسکی بحث اس مضمون سے علاقہ نہین رکہتی +

۴۷ منجملہ فرائض اہم مذہبی کے جنکے لئی محمد نے تاکید فرمائی نماز اور روزہ اور

صدقہ ہی ہر ایک دیندار مسلمانکو ضرور ہی کہ رات دن مین پانچ مرتبہ شہر متبرک مکہ کیطرف منہ
کر کے نماز ادا کرے — اور زمانہ حال مین کہ جوش دینی زوال پر ہی ترکیون اور ایرانیون
کی نہایت انکسار اور توجہ سی انگریزی سیاح بہرہ مند ہوتے ہین پاکیزگی اور صفائی کلیہ
نماز سے ہاتھہ اور منہ اور جسم کے بار بار دہونے کی قرآن مین تاکید ہی جو اہل عرب مین
زمانہ سلف سی چلا آتا ہی نماز خواہ کہڑے ہوکر ادا کیجاوی یا بیٹھکر یا لیٹ کر اسکی الفاظ اور
اوضاع بموجب رسم یا حکم کے مقرر ہین مگر مختصر اور اخلاص کی دعاؤن کیسی ہی پڑہی جاوین اور
اگر طویل پڑہی جاوی تب بھی جوش طبیعت سی خالی نہین ہوتی اور ہر ایک مسلمان اپنے لیئے اطور
خود امام ہی خدا کی بندگی کیواسطی ہر ایک جگہہ یکسان پاک ہی مثلاً اہل اسلام گہر مین یا راستہ
مین بنے تا اہل نماز پڑہ لیتے ہین ہر ہفتہ مین جمعہ کا روز عبادت کے لئی مخصوص کیا گیا
ہے آدمی مسجد مین جمع ہوتے ہین اور امام یعنی کوئی معزز اور بزرگ شخص منبر پر کہڑا ہوکر
خطبہ پڑہتا ہی اور نماز شروع کرتا ہی مگر دین اسلام امامت موروثی اور بہیئت سی خالی
ہے اسوجہ سی کہ مسلمانونکو مذہب کی پابندی مین آزادی حاصل ہی اور پادریون کو اور
وہم کے بندونکو نظر حقارت سی دیکھتے ہین — فرنگستان کے لئی کیا ہی اچھا ہوتا اگر دین
عیسوی مین بھی اسیطور پر پادریون کے یا اونکے عہدہ کے دستور کی ممانعت ہوجاتی اس
دستور کے جاری رہنی کی کوئی عمدہ دلیل بجز اسکے نہین کہ وہ ضروری ہی مگر اہل فرقہ
اور جلسہ احباب یعنی کویکرس اور اہل اسلام ثابت کرتے ہین کہ اسکی کچہہ اصل نہین اور یہہ
کہ مذہب بدون پادریون کے بھی سرسبز ہوسکتا ہی کیونکہ یقیناً یہہ نہین کہہ سکتے کہ
محمد کا مذہب سرسبز نہین ہوا — دین محمدی کو یہہ الزام لگایا ہی کہ اخلاق کی نقل انجیل سے
کی ہی کوئی حلیم شاید یہہ گمان کرسکتا ہی کہ جب محمد عمدہ مسائل اخلاقیہ دین عیسوی سے

مستفید ہو رہی تھے تو آپ نے دانائی سے صرف اوسکی خوبی ہی کو اخذ نہین کیا بلکہ
برائی کو چہوڑکر اخلاق کو اختیار کیا اور اُس کرایہ کی امامت سے محترز رہے جسنے آپکے عہد
مین دنیا کو خونریزی اور خرابی سے پر کہا تہا اور اوسکا تنزل جلد نہایت ذلیل جہالت
مین کئے دیتی تھی +

۸۴ جسوجہسے کہ اہل عرب جنکا لقب جہوٹے اور دغاباز رکہا ہو اس عہدہ سے خالی
ہین اور سچے اور پختہ مذہب عیسوی کے پادری اس عہدہ کو اپنے مذہب کے بقا کی لئے نہین تو
اسکی بہتری کے لئے ضروری سمجہتے ہین اُسوجہ کو لوگ سوچ لین اور واقع مین اسباب مین مختلف
رائین ہونگی مگر اپنا تو یہہ حال ہی کہ مین محمد کے رویہ مین کوئی ایسی بات نہین دیکہتا جو اس
خیال کرنے مین مانع ہو کہ اُن امور کے تجربہ نے جو آپنے اپنے آس پاس ہوتی دیکہی اس امر
اہم مین آپکے رویہ کو مستحکم کردیا +

۹۴ محمد کے زمانہ مین اور آپ سے چند صدی پیشتر تجرد اور رہبانیت کل روی زمین
پر چہا رہی تہی ایک ایک وقت مین ہزارون راہبون کی جماعتون کا حال ہمنے پڑہا ہی
گو آپ نے خواہش نفسانی کے معتدل کرنے اور تصدیعہ جسمانی سے تزکیہ روحانی حاصل
کرنیکے لئے تیس روزے مقرر کئے مگر باوجود اسکے جو فرقہ ایسینک کے لوگ زہد کرتے ہین اور
اپنے جسمونکو تکلیفین دیتے ہین اور زندگی مین اپنی مدح کے خواہان ہین اُنکی یہہ سب باتین
آپکو ناپسند تہین کام ائداز فرض محمد کے نزدیک مکروہ تھے اور اسلئے اپنے اصحاب کو ایسے
عہد سے پہلو تہی کرنے سے کہ گوشت نکہائینگے اور صحبت نسوان اور خواب شب سے احتراز
کرینگے منع کرتے تہے اور موکد بیان کیا کہ دین اسلام مین راہب نہونگے - گبن صاحب
نے ثابت کیا ہی کہ فقیر اور درویش وغیرہ کے غول جو کہ آپکے مذہب کو اوسیقدر رسوا کرتے

ہین جیسا کہ دین عیسوی کو راہب کرتے ہین دین اسلام کے قریب تین سو برس بعد تک معلوم نہین ہوتے +

۵۰ رہبانیت جس سے زیادہ کامل آجتک کوئی انجمن نہین ہوئی اور جسکی نتیجون سے زیادہ مضر انسان کے لئے کوئی چیز دنیا مین کبھی نہین ہوئی سچا اور صاف مذہب کا موید اور زمرہ رہبان اسکی فوج تصور کی گئی ہے محمد کے قلب جری نے اس قسم کی مدد کو حقیر سمجھا اور دین اسلام بغیر ادسکی بلکہ خلاف اوسکی ہوکر سرسبز ہوا +

۵۱ انجیلون کے پڑہنے مین اکثر اسباب پر غور کرنے سے مجکو تعجب ہوا ہے کہ دین عیسوی مین تمام روی زمین پر سب مذہبون سے زیادہ پادری ہوئے ہین حالانکہ غالباً ہر ایک صفحہ انجیل مین پادریون اور ائمہ پادریون اور اونکے معاون فارسیون کو حضرت عیسیٰ نے بہت لعن طعن کیا ہے اور وہ ایسے کامل اور نیک تہے کہ کبھی ایسا شخص نہوا ہوگا بلکہ اگر زود اکا اعتبار کیا جاے تو اونکو فائقون کا فائق کہنا چاہیے جنکے رو برو خلاف دنیا مین ایک شمہ بھی معتبر گواہی کا موجود نہین مگر جہانتک مجکو علم ہے انجیل مین کوئی ایسا لفظ نہین پایا جاتا جس سے ہماری سلطنت دینی اور امامت ورولی جائز ہو ـ عمدہ اور لائق اور معزز پادری جیسی کہ اونمین سے بہت سے بحیثیت مجموعی ہین ہمیشہ خفیہ یا علانیہ انسان کی ترقی کے دشمن رہے ہین اور آئندہ کو رہین گے جس طریق سے کہ ابھی چندروز ہوئے پادری شیلر صاحب اور مسٹر پلیسیٹ کا رلائل جو زمانہ حال مین بمنزلہ ولٹیر اس کے تصور کئے جاتے ہین نیوگیٹ اور ڈارچسٹر کے جیلخانون مین محبوس ہوئے تھے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کمیٹی کی تجویزون کا رعب اونپر نہوتا تو نہ معلوم وہ لوگ کیا کرتے +

۵۲ چونکہ محمد نے یہ تتبع موسیٰ کے جوکہ سب سے پرانے اور بالکل مذہب واقع ملک عربی دریاسے فرات کے اور بموجب قول عیسائیون کے ممالک مغربی تمام دنیا کے شائع میں اپنے پیرؤون کو کثرت ازدواج کی اجازت دی اور کہتے ہین کہ یہہ پیرو نسل سے اسمعیل پسر موجد ملت حنیفی کے تھے اور غالبًا یہی صحیح ہے آپ کو عیسائیون نے ہمیشہ بُرا کہا ہے یعنی یہہ الفاظ کہتے ہین کہ اپنے پیرؤون کی شہوت رانی کے ذریعہ ہوئے ہین مین نہین جانتا کہ کثرت ازدواج کی اجازت پر ایسے سخت طعن کیون ہوتے ہین یہہ تو یقینًا نظیر حضرت سلیمان اور داؤد کی ہے جو خداتعالے کے خلیفہ تھے اسی نظیر کے تتبع سے محمد نے آئین کثرت ازدواج کو جاری کیا پس کسیقدر رحم کی موجب ہونی چاہئے خصوصًا اس صورت مین کہ عیسیٰ نے بیسون انجیل مین ظاہرا اسکی ممانعت نہین کی جنکو آپکے احکامات کی یادداشت کے لئے آپکے پیرؤون کے بعض فریق نے بہت سی قرنون مین پیچھے تحریر کیا تہا واقفان ترکیب اجسام اور حکما رحکمت طبیعی نے اور وجہین دریافت کی ہین جو اِس اجازت کی معذرت ہوسکتی ہین اور جو ہم سے سرد مزاج مینڈک کیطرح کے لوگون ساکنین ممالک شمالی کے مناسب نہین اگرچہ اسمعیل کی اولاد کے مناسب ہون جو ریگستان کے باشندے ہین یا اُس خطہ عرب کے کہ خدا کی عنایت سی شاداب ہے یعنی ملک جو اُس جوان رعنا کی قسمت مین لکھا تہا جو اپنے باپ کے گہر سے ایکعورت تیزمزاج کے تیر غضب کا ہدف ہوکر نکالا گیا اور معہ اپنی بیقصور والدہ کے ایکدرخت کے نیچے پھینکدیا گیا۔ اگر کلام برحق الٰہی مین مجھکو کچھہ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال کرتا کہ انصاف کے ساتھہ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین ہوئی جو اولاد حضرت اسمعیل کی ہین اور قسمت مین یہودیون سی مراتب اعلے ہین کیونکہ یقینا کوئی ترجیح ندیگا اُن لوگونکی تقدیر

دنیا دی کو جنپر ابتک خدا کی مہر رہی قسمت پر جنگلی اور خودمختار اور بلند حوصلہ اور بہادر
پسر پر قوموں ملک عرب کی جو کبھی مفتوح نہین ہوا اسمٰعیل کی اولادون کے نام سے کُل
دنیا کو لرزہ آتا تہا اور اونکے ہتھیار انکو سجدہ کرتے تھے مگر انہون نے نہ کبھی سجدہ
کیا نہ لرزے اور مجکو امید ہی کہ وہ کبھی نکرینگے - ان خارج کئی ہوئی اسمٰعیل کی تاریخ اور
معاملات تقدیری ہمیشہ بالتخصیص مجکو دلچسپ معلوم ہوتے ہین خدا برے کام کو معاف کرے
اگر وہ برا ہو مگر اب دونو کی تقدیر اور اونکے خاندان کا حال جانکر مین خارج کیا ہوا اسمٰعیل
ہوا چاہتا ہون نہ نازپروردہ اسحاق جو مورث اعلےٰ اُن لوگونکا ہین جنپر خدا کی مہر تھی *

۵۳ اگر مین بنی اسمٰعیل کو پہر اصلی حالت تہذیب و آرائش تمدن پر دنیا مین دیکھوں
جو اونکو اپنے نامی خلیفون کے عہد مین حاصل تہا تو اس سے بڑھکر مجکو اور کوئی
خوشی کا مقام نہین اور مجکو صدق دل سے امید ہی کہ فرنگیوں کی شمشیر کے زور سے
وہ ہرگز مہذب نہونگے *

۵۴ جبکہ محمد صلعم نے اپنے ہموطنونکے قوانین کو دیکھا تو آپ نے بہت سے ملکی یا
دینی محکمے موجود پائے جنکا باعث دریافت کرنا شاید مشکل ہو لیکن جنمین بشر پائی گئی یا
تندرستی کے لئے مفید متصور ہوئے آپ نے وہ تو جاری رکھے اور جو مضر تھے حتی الامکان
اونکو دور کر دیا اور جنکو دفع نکر سکے انکی اصلاح کر دی منجملہ امور مفیدہ کے ایک ختنہ
ہے جو بموجب قول حکیم مشہور جو فائلو کی تندرستی کی بنا ہی اور ضرر دہندہ امور کی مثال
یہہ ہے کہ سُؤر کے گوشت کی ممانعت آپ نے بدستور رکہی کہ اُن ملکون مین نقصان
سمجھا جاتا تہا چنانچہ ملک روم مین گرمی کے موسم مین ابتک یہی دستور جاری ہے اور
کثرت ازدواج اور حرمونکی ممانعت چونکہ نکر سکے تو آن کے باب مین نہایت سخت

احکام جاری کرکے انکی بندش کر دی اور اونکی نان و نفقہ اور آرام کے واسطے حق
حقوق مقرر کر دئے ؛

۵۵ سر ڈبلیو اکہلی صاحب کے مجموعہ شرقی کے ایکسو آٹھوین صفحہ مین لکھا ہی کہ وہ
ایشیا کے گرم ملک کے مرد و عورت مین وہ فرق ہوتا ہی کہ فرنگستان کے ملکو نمین محسوس
نہین ہوتا جہان کہ مرد و عورت کا گھٹنا و یکسان اور بتدریج ہوتا ہی برعکس اسکے ایشیا مین
صرف مرد ہی پیری کو پونہچتا ہی انتہی اگر یہہ صحیح ہی تو محمد کی کثرت ازواج کے اجازت
دینے مین عذر کی گنجایش بہت کچھہ ہی اور یہی وجہہ ہی کہ عیسے نے اسباب مین کبھی علانیہ کچھہ
نہین کہا بلکہ حکام ملک کی آئین پر چھوڑ دیا کیونکہ ظاہر ہی کہ جو بات ایشیا کے لئی مناسب
ہوتی وہ فرنگستان کے لئی نامناسب ہوتی ؛

۵۶ محمد کی بیبیونکی نسبت جو عبارت ہی اوسکو جامع قرآن نے اسلئے بنا لیا ہے
کہ بادشاہ کو بہت سی بیبیان رکہنی جائز ہون اس معاملہ مین خلیفہ عثمان پر ایسا ظاہر
ہی کہ اسمین کسیطرح کی غلطی کا گمان نہین ہوسکتا ؛

۵۷ یہہ غالب ہی کہ بیبیونکے تعداد کی قانون کی ضرورت محمد کو اپنی رسالت
کے اخیر حصہ مین معلوم ہوئی کیونکہ جسقدر کی اجازت آپکو قرآن سے تھی اوس سے تعداد مین
زیادتی کی — کہتے ہین کہ قرآن مین آپ نے اپنے تئین مستثنی کیا ہی کیونکہ آپ خدا کے
رسول ہین اور اس قسم کا استحقاق خاص کہتے ہین غالباً یہہ وجہہ عثمان نے بنائی ہی جو
جامع قرآن ہین مگر اس سے بھی زیادہ یہہ وجہہ ہوسکتی ہی کہ محمد نے جو چار ازواج کی حد
مقرر کی وہ صرف ایک ملکی آئین تہا نہ دینی اور نیز بادشاہ روم اور دوسرے بادشاہون
نے بہت سی بیبیان کی ہین جو کہ حرمون سے جدا تہین حالانکہ یہہ بادشاہ اور باتون مین حق

نہایت پابند مذہب کے تھی پس اونکی اس طریق سے معلوم ہوتا ہی کہ آئین مذکور ملکی ہی تھا
مذہبی نتھا ۔ علاوہ اسکی یہہ بیبیاں بشرع تصور کی گئی ہین کیونکہ اگر پہلا فرزند بادشاہ
کا پیدا بھی یا پانچوین یا دسوین بیبی سے ہو تو وہی وارث تخت کا بموجب شرع کے ہوگا
اور اوسکی مان کی وہی عزت ہوتی ہی جو کہ بادشاہ آئندہ کی والدہ کی ہونی چاہیے +

۵۹ عرب کا واضع قانون یہودی اور عیسائی عورتون کے ساتھہ مسلمانون
کا نکاح جائز رکھتا ہی مگر اونکے حرم بنانیسے نہی کرتا ہی ۔ اب ہم پوچھتے ہین کہ کبھی
یہودیون یا عیسائیون نے بھی ایسا امر جائز رکھنے کا خیال کیا + [۱]

۶۰ اگر کثرت ازدواج کی اجازت کے سبب سے جو آپکے پیروونکو حاصل ہی
اور اوسکی نسبت بہت سے سخت آئین بھی ہین عیسائی پادریونکو کسیقدر فتح حاصل ہو
تب بھی آپکے بعض اور مسائل ایسے ہین جو طالبان صدق کو اس امر پر باعث ہونگے کہ
الزام ذریعہ بننے شہوت رانی مین شک کرین یا بالکل انکار کرین مثلا رمضان کے روزے جو
دوران سال قمری کیوجہ سے ممالک ایشیا مین اکثر سخت گرمی مین آپڑتے ہین اور دیندار
مسلمانونکو صبح سے شام تک تیس روز برابر ایک ذرہ کہانے یا نہایت شدید پیاس کہانے کے
ایک قطرہ پانی پینے کی ممانعت ہوتی ہے ایسے ہین جو ذریعہ بننے شہوت رانی کے مخالف
ہین مکہ کے حج کی نسبت عیاش اور کاہل لوگ کیا کہینگے یقینا محمد پر اس سخت سفر کے حکم
دینے سے اگر آپ نے واقع مین حکم دیا ہی جسمین مجکو شک ہی تہمت ذریعہ بننے کی نہین ہوسکتی

۶۱ محمد کے قانون کی رو سے کل قماربازی کی صاف ممانعت ہی اس قانون کی
فائدہ مندی سے یقیناً کوئی منکر نہوگا ۔ آپکے اخلاق کی خوبی سے انکار ہی کیونکہ کہتے ہین کہ آپ
نے صرف اوسکو انجیل سے نقل کیا ہی مین نے اس برائی کی ممانعت کو نہ احکامات عشر

ہین دیکہا نہ انجیلون مین مگر چونکہ موسیٰ اور عیسیٰ دونو کی رسالت کو آپنے تسلیم کیا تھا
اور اقرار کیا تھا کہ اوسی بناپر اپنا مذہب قائم کرون گا تو اگر آپنے ان دونو مذہبون سے
وہ عضو اختیار کئی جو آپکو صاف اور غیر منغشوش مسائل معلوم ہوئی تو آپنے کچھہ بیجا اور بیقاعدہ
نہین کیا اور درحقیقت جبکہ آپ عیسیٰ کے قائل تھے تو مجکو نہین معلوم کہ پہر آپ اور کیا کرتی

۶۱ مورخون نے بیان کیا ہی کہ محمد کے زمانہ کے پیشتر اہل عرب میخواری اور
قمار بازی کے نہایت عادی تھے مگر آپکے دو حکمونکی وجہ سے شراب اور قمار بازی کا
رواج قطعی موقوف ہوگیا گو آپکو ذریعہ شہوت رانی اپنی رفقا کا الزام لگایا گیا ہی
چنانچہ اوپر مذکور ہوا تقوی اور پرہیزگاری برای نام ہی نہین معلوم ہوتی بلکہ می نوشی اور
قمار ایسی کبائر جرم قرار دئیے گئی ہین جو معافی کے لائق نہین اور جنکی بیخکنی ایکدم سی کردی
گئی۔ آپکے پیرو ان کی کل شہوات نفسانی اور تعصب اور عادات کی بندش کردی گئی
ہے ضرور ہی کہ سب کو ترک کرین ورنہ آپکے تابع نہین ہوسکتی درماندہ حاجی کے لئی کوئی
مقام آرام کا مقرر نہین ہی کہ آدہی دور جاکر ٹہر رہی بلکہ کل سفر طے کرنا چاہیی ورنہ کوچ
کرنے کی ضرورت نہین گبن صاحب درست کہی ہین کہ جس عیش وعشرت سی دل للچاوے
اوسکی قیدون تکلیف دہندہ کو بلاشبہہ رندون اور منافقون نے اوٹہا دیا ہی مگر اوس
واضع قانون پر جسنی کہ اونکو بنایا یقینا انصاف کی روسی اسبات کی تہمت نہین ہوسکتی
کہ اوسنی اپنی مریدون کو اونکی شہوات نفسانی کی اجازت دینی سی فریب دیا۔
فی الحقیقت میری قیاس مین انگلستان کی کیا خوش قسمتی ہوتی اگر بموجب حکم الہی
دین عیسوی مین بھی اونکی ممانعت ہوجاتی +

۶۲ عیسائی ہمیشہ کہتی ہین کہ گو شراب کی ممانعت ہی مگر افیون کی نہین

حالانکہ افیون کی برائی بھی مثل اور مسکرات کی برائی کے ہی خواہ تقسیم ہون یا بھیجے گئے ہین کبھی ہوئی یہہ سب صحیح ہے لیکن شاید عرب کے پیغمبر کی نسبت جب اس امر پر لحاظ کیا جاے تو عذر کی گنجایش ہی کہ آپکے عہد مین افیون غالباً معروف نتھی اور اوسکی برائیان قطعاً معلوم نتھین اور آپکو کبھی دعوی علم غیب یا پیش گوئی کا نہین ہوا سے دین عیسوی مین جو ویسی ہی نجیتہ ہی ترمیم کرنے سی مجکو عذر کرنا چاہیئے کیونکہ یہہ امر داخل بے ادبی ہی یا اونے مرتبہ یہہ کہا اونسی لوگ بدظن ہوکر مجکو گستاخ اور بے ادب ٹھہراوین ورنہ مین یہہ کہتا کہ میری راے ناقص اور خیالات محدود کی بموجب اگر شراب قماربازی و غیرہ کی ممانعت انجیلون مین پائی جاتی تو انسان کی خوشی کچھ کم نہو جاتی اور اگر حضرت عیسی علیہ السلام اپنے علم غیب مین بزعم لوگون کے انکو شامل تہا اور جسکا محمد کو دعوی نتہا منشی چیزونکی ممانعت کردیتے بجز اُن صورتون کے جنمین وہ دوا کے طور پر ضرور ہی ہون تو اوس سی کچھ برائی پیدا نہو جاتی +

۴۴ جو لوگ محمد کی خلاف ہین شاید آپ بوجہ بہشت حسی کے طنز کرین مگر درحقیقت کوئی بہشت خیال مین نہین آسکتی جس سی حواس متمتع نہون کیونکہ (جیسا لاک صاحب نے ثابت کیا ہی) انسان کے ذہن مین کوئی خیال بلا وساطت حواس کے نہین آسکتا پس ضرور ہوا کہ اگر آدمی کو خیال بہشت کا آوے تو وہ حسی ہی ہو +

۴۶ لیکن اگر ہم تسلیم بھی کرلین کہ محمد نے تعلیم کیا ہی کہ آخرت کی خوشی حظ حسی پر مشتمل ہی تو جب یہہ لحاظ کیا جاے کہ آپ سینٹ پولس کے اُس بیان سی جس کی پیکر جسمانی اور پیکر روحانی مین تمیز ہوسکتی ہی مستفید نہوئی تہی اسوجہ سی کہ سینٹ موصوف کی راستی آپ نے تسلیم نکی تہی اگر آپ نے یہہ یقین کیا جو ضروری ہی کہ اگر جسم مادی اصلی آخرت کی خوشی

سکے لئے مخصوص ہوگا تو اوسکی لذت وہی خوشیان ہونگی جو انسان کے تجربے سے ہمکو
حاصل ہوئی ہین یعنی صرف جسم ہی اُس سے حظ اوٹھا سکتا ہی تو یہہ یقین کرنا کچھہ گناہ کبیرہ
نتھا اور اِس سے کیا اور حظ حاصل ہو سکتی ہین ہم نہین جانتے۔ بذریعہ اپنی خواہش اور تجربہ
کے جنکے وسیلہ سے خیالات آسکتے ہین ہمکو کچھہ اطلاع نہین ملسکتی سینٹ پولوس کا قول ہے
ہمارا پیکر جسمانی مرجاتا ہی اور پیکر روحانی پہر اُٹھتا ہی یہہ سب سینٹ پولوس کے مُنہ ہی مین
اچھا معلوم ہوتا ہی جسکو کہتے ہین کہ اوس کے سمجھنے مین غیبی روشنضمیری حاصل تھی اُن لوگون
کو اچھا ہی جنہون نے سینٹ پولوس کے الہام سے فائدہ اوٹھایا مگر چونکہ محمد کو یہہ مدد حاصل
نتھی تو کچھہ تعجب کی بات نہین کہ آپ اوس بات کو نہ سمجھے جسکو روزمرہ عوام مین اجتماع
ضدین کہتے ہین روزمرہ عام مین بلا مدد روشنضمیری قدرتی کے جیسے یہہ کہہ سکتے ہین کہ
مربع مستدیر اور شور ساکت اِسیطرح یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ پیکر روحانی یہہ مرکبات اگر
نوشتجات الہامی کے سوا جنمین بہت سی اسرار ہین اور بموجب سینٹ پیٹر کے قول کے
عسیر الفہم ہین اور کہین پائے جاتے تو اجتماع ضدین کہلاتے +

۶۶ ۹ لیکن محمد اِس امر سے بہر اصل دور تھے کہ حظ آخروی صرف جسم پیکر جسمانی مین
منحصر کرین اسلئے کہ سب سے بڑا اجر اور حظ اہل اسلام کا دیدار الٰہی مین ہے جس سے کہتے ہین
کو ایسی بڑی خوشی حاصل ہوگی کہ اوسکے مقابل مین بہشت کی اور خوشیان ہیچ اور نسیاً
منسیاً ہو جائینگی تاہم مین خیال کرتا ہون کہ کوئی منصف جوروی و رعایت نکرے یہہ نہین
کہیگا کہ اسکی تحقیر جسے ہونیکے سبب سے زیادہ کیجائے بنسبت اُس بیان کے جسمین اُن لوگونکی
مسکنون کا ذکر ہی جنپر خدا کی مہر ہے کہ بڑا عظیم الشان شہر سونے اور قیمتی پتہرون کا
بارہ دروازون سمیت جنکے کوچون مین دریای آب حیات روان درخت ایسی جنمین بارہ قسم کے

پھل اور پتے اُس کے خاص کے اور نیز بہ نسبت اُس بیان کے کہ دوسرے مقام پر ذکر ہے
کہ اشخاص منعم علیہم اپنے مسیح کے ساتھہ منبر پر کہاتے اور پیتے ہین ناظرین براہ عنایت
سمجھہ لین کہ میری مراد ان تماشی بیانون پر حرفگیری کی نہین مگر صرف یہی کہا چاہتا ہون
کہ یہہ نہایت بُری اور بے انصافی کی بات ہے کہ دین عیسوی پسند کرنا اور دین محمدی کی
حقارت کرنی - اگر ناظرین یہہ جاننا چاہین کہ گرجا کے پہلے اکابر نے ان کیفیتون کو کیا
خیال کیا ہے تو وہ اِرینیاس کے بیان کیطرف رجوع کرین جو لکھتا ہے کہ ملینیم کیوقت مین
انگورون کی خوشی ایماندارونکو بلائینگے اور کہینگے کہ آؤ اور ہمین کہاؤ +

۶۶ گو محمد مسلمانون کے ساتھہ اونکی بیبیون اور خاندان کا بہشت مین جانا تسلیم
کرتے ہین مگر اونکی عورتون کا ذکر ہے کہ نہایت پاکدامن اور نیک اور ان شہوات نفسانی
سے مبرا ہونگی جو رہبانیت کے حامیون کو اسقدر باعث غضب ہوئی ہین القصہ بہشت
حسی کے باب مین جسکی نسبت عیسائیون نے اسقدر طنز کیا ہے جتنی عبارتین ہین اہل اسلام مثال
کرتے ہین کہ وہ صرف نمائشی یعنی بطور تمثیل و تفہیم ہین +

۶۷ ویسٹ منسٹر ریویو مین ایک متین اور عالی حوصلہ مصنف نے محمد مشرقی
کی ایسی عمدہ حمایت کی ہے کہ مؤلف اوسکی نوشتہ سے بدون بڑا انتخاب کئے ہوئے باز نہین
رہ سکتا - کُل بُرائیون کے بعد جو محمد کی شان مین درباب بہشت کی کی گئی ہین اور جو کہ ہر
ایک شخص کی طنز کی بحث کیلئے جزو اعظم ہے اصل کیفیت اسقدر ہے کہ آپ نے یہہ وعدہ کیا
تہا کہ انسان بعد حشر ہونیکے عدن آراستہ مین جائیگا جہان اگرچہ بہت سے آدم ہین تو
بالضرور اتنی ہی حوا بھی ہونی چاہئین اس بات کو شاید وہ رتبہ نہو جسکو کہا جائے نہ آنکہون
نے دیکہا نہ کانون نے سنا مگر بہرحال اُسقدر مرتبہ ہے جس سے کہ الہیات عیسائیونکی نکلتی

ہے۔ اونکے الفاظ ہمیشہ یہہ ہین اُولٰئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ اسکے بعد آپ دریاؤن اور
درختون اور سیبون کا اور سب سے زیادہ ملنا حوران عدن کا شان و شوکت کے ساتھ
ذکر کرتے ہین۔ یہہ امر کہ آپ نے عورتونکو بہشت سے مستثنی کیا ہی دروغ حماقت آمیز ہی
جو کہ آپکے دشمنون نے آپ پر باندھا ہی کیونکہ آپ نے مکرر فرمایا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ جہان کہ قدر و عظمت دونوکے لئی یکسان ہی
ہے۔ اور مبادا اسمین شک ہو کہ اہل اسلام کی بیبیان اونکے ہمراہ نجائین آپنے مسلمانون
کو معہ اپنے آبا اور ازواج اور اولاد کے باغ عدن مین داخل ہونا صاف بیان کیا ہی
ایک اور جگہہ پر آپ کا قول ہی کہ وہ اور اونکی عورتین سایہ دار باغون مین آرام کرینگی
مگر ملٹن کی بہشت بہ نسبت اہل عرب کے عدن کے زیادہ عفیف نہین اور بدرجہا کم حیا ہے
اور جیسا کچہہ اختلاف مابین آپکے بیانات اور عبرانی نظم کی خیال بندی کے جسکی نظیر شاید
ملٹن نے لی ہو واقع ہی اس سے بڑہکر اور نہوگا چنانچہ فردوس کی مستورات کے باب مین
محمد کے بیان مین کوئی چیز ایسی نہین جس سے عیاشی کے خیالات اوبہرین اونکو کہا ہی کہ ایسی
باکرہ ہونگی جیسی باکرہ عورتین بنی اسرائیل ساکن بیت اللحم کی اور مثل اور مومنون کے
اونکا حسن عالم شباب گذشتہ کا سا ہو جائیگا جسمین کہ آدمی صانع کے ہاتھون سے ابہی
آیا ہوا متصور ہو سکتا ہی مگر نہ تو اونکی گردنین مثل ہاتھی دانت کے برجون کی ہین اور نہ منہہ
ایسی کہ سوتے آدمیونکے لبونکو گویا کردین نہ سینے مثل خوشہ انگورون کے اور پستان
مثل دو توام ہرن کے بچون کے سوسن مین چرتے ہوئی نہ اونکی رانون کے جوڑ مثل
جواہر کے ہوشیار کاریگر کی صنعت کے نہ وہ اپنے بہشتی خاوند کو بلاتی ہین کہ اونکا منہہ
چومی اور نہ مثل گونہ کے ڈیلی کی تمام شب اونکی چہاتیون پر چمٹا رہی اور نہ فجر تک مثل چہوڑے

ہین مگر عبرانی کتب مقدسہ کا کوئی ترجمہ مشتہر کیا جاتی جسمین ہر لفظ قابل تبدیل قلیل الاستعمال
اور شکستہ صورت سی بدلکر مبتذل اور ناشائستہ ہوگیا ہی اور جہان کہ نئے قید حاشیہ ہر ایک
عبارت پر چہڑہایا گیا ہی اور جہان کہ مضمون کسی تغیر کے باعث ذریعہ مقصود بنایا گیا ہی اور بلا
وجہ ترجمہ کی غلطیان اور غلط فہمیان مصنف پر برائی لگانے کو اوسپر اضافہ کیجائین تو ایسی
ترجمہ پر لحاظ کرنے سی اُس طرز کا حال کسیقدر معلوم ہوگا جس سے کہ قرآن فرنگستان مین جاری
ہوا ہی اصلی شبیہ بازراہب یہہ حقیر ذریعے بررو ہی کار لاتے کیونکہ انہون نے مذہب اور
تخت کی سرسبزی اسمین سمجہی کہ نصف بنی آدم کو باقی نصف کے ساتہہ عداوت اور جانی
دشمنی کرادین انتہے +

۶۹ گو اُس بڑی عیسائی اور دیندار بادشاہ سعدیؔ سوس نے متقدمین کے خوبصورت
مندرون کے توڑ وانیکا حکم کیا مگر پادریونکو اپنی حقوق و رسوم مین وہی مزاحمت رہی —
فرنگستان کے ہرایک حصہ مین رومیون اور یونانیون کے نازیبا اور غلیظ اور قابل التنفر
گرجے اور اونکی تصویرین اور مورتین اور تہوار اور تقریبین اور رسوم جنکی بنا اُن خرابات پر تہی
جنکو بت پرستی کا فضلہ کہنا چاہیئے ثابت کرتے ہین کہ مذہب پاک کی پادری اپنے
مُریدون کے بہکانے یا اونکی تعداد بڑہانے کے لئی نہایت بُری موقعون کیطرف متوجہ
ہو جاتے تھی اور بہت سی عیسائی تسلیم کرتے ہین کہ ایسی حرکت باغوای اُس شخص کے
ہوتی تھی جو مذہب کا سرغنہ تہا — محمد کو اپنے پیرو ون کی شہوت رانی کا ذریعہ کہتے
ہین بتائین تو محمد کے مذہب مین اِس قسم کی بات کہان پائی جاتی ہی البتہ بت پرستون
یعنی عیسائیونکے تعصبات سی برابر مقابلہ ہی نہ پاک پانی نہ تبرک نہ مورت نہ تصویر نہ
سینٹ نہ خدا کی ما سی آپکے مذہب پر داغ لگتا ہی ایسی مسائل دین محمدی مین نہین کہ

ملہ مراد اس سے گری گری 35 [illegible]

ایمان بدون عمل کے موثر ہو اور توبہ دہشت نزع کے کام آوی اور عنایت درجہ
کی عنایات اور مغفرت اور خفیہ اقرار بکار آمد ہون جنکا نتیجہ یہہ ہے کہ ادل آپ کے
پیرودن کو بگاڑین اور پہر مقتداؤن کے حوالہ کرین جو واقع مین اُن مسائل سی بھی
بدتر اور ناچیز بات ہی حقیقت مین یہہ امور اُس دین مین نہین بلکہ عرب کے موحد کے
مسائل مذہبی سیدھی سادی ہین کہ ایک خدا کی عبادت بغیر بان کے اور بدون
کسی راز اور بدون معجزہ مزعوم کے ہی اور اسبابات کا اقبال کہ آپ صرف بحیثیت انسانی
ایک پروردگار کی عبادت کے لئی وعظ کہنے کو مبعوث ہوئی ہین +

۷۰ انجیل عیسی کی طرح قرآن بھی غریب کا دوست ہے یعنی بڑہی اور متمول آدمیون
کی ناحق شناسی پر ہر جگہہ ملامت وطعن ہی اوسکو کسیکی تعظیم سی سروکار نہین اور یہہ
اُس کتاب کے مؤلف کے لئی عزت دائمی کی بات ہی خواہ وہ عرب کے نامی پیغمبر محمد ہون یا
آپکے خلیفہ سوم عثمان جیسا کہ میرا یقین ہے اُس کتاب مین کوئی مسئلہ ایسا نہین پایا
جاتا جسکا میل کچھہ بھی خوشامد دنیاوی کیطرف ہو اور جیسا کہ ویسٹ منسٹر ریویو مین
بجا لکھا ہی کہ اگر کوئی چیز بالفرض شرقی بیمار دن کو اونکے کردار سی روکے رکہی تو وہ
بجز قرآن کی ان لے تکلف آیات کی نہین جو کسی جری واعظ کے مُنہ سی اونکی گوش زد ہون

۷۱ بعض باتوں مین دین محمدی مرور زمان اور عیوب انسانی کی وجہ سی بگڑ گیا ہی
جیسا کچھہ دین عیسوی کا حال ہوا ہی مگر چونکہ دین محمدی پر اتفاقیہ امور عارض ہوگئی ہین
جیسا کہ دنیا کی ہر ایک چیز پر ہو جاتے ہین تو جب یہہ خیال کیا جای کہ دین عیسوی
جو صداقت اور پاکیزگی کا مذہب کہلاتا ہی اور جسکو دین محمدی کی بنا کہتے ہین سراسر
دلیل توہمات اور وساوس سی رسوا ہو رہا ہی چنانچہ مین پیشتر بیان کر چکا ہون تو اس

[illegible]

امر کے خیال کرنے سے کسی قدر عذر کی گنجائش دین محمدی کے لئے ہو سکتی ہے +

۲ ۔ محمد پر یہہ الزام ہے کہ مزاج کے بیرحم اور خون کے پیاسے تھے مگر یہہ تعجب کی بات ہے کہ باوجود اسکے آپ ہمیشہ نہین سخاوت کے کام کرتے رہے اور قرآن مین تکرار لکھا ہے کہ مفلسون اور کم بختونکی امداد خوبی ہی نہین بلکہ موکد اور فرض عین ہے شاید محمد ہی وہ واضع قانون ہین جنہون نے صدقہ کی حد قائم کی ہے ۔ حد مذکور مختلف ہوتی ہے مال کی مقدار اور قسم کے اختلاف سے خواہ زر نقد ہو یا غلہ یا موشیی یا پہل یا اشیاء تجارت مگر تاوقتیکہ ایک مسلمان اپنی پیداوار کا دسوان حصہ خیرات نکردے تو وہ پورا متشرع نہین اور اگر اُسکا دل جانتا ہے کہ مین نے دغا یا جبر سے حاصل کیا ہے تو بلحاظ بازدہی کے دسوین حصہ کو بڑہا کر پانچوان کر دے +

۳ ۔ بجز دین محمدی کے اور کسی مذہب مین یہہ بات نہین پائی جاتی یہہ تعجب کی بات نہین کہ عیسائی پادری لوگونکو تو نصیحت کرین کہ دسوان حصہ ہمکو دینا چاہیئے جسکا ذکر انجیل مین نہین اور غریبونکو بھولین جنکا ذکر انجیلون مین ہے محمد نے ایسا نہین کیا آپنے غریبون کو یاد رکہا ہے مگر اماموںکو فراموش کیا ہے +

۴ ۔ یہہ صحیح ہے کہ قرآن مین کافرون سے لڑنے کو فرض اور خوبی لکھی ہے اور واقع مین ایسا ہی ہیمی توقع ہونی چاہیئے مگر محمد عثمان کی تحریر کے اوسیقدر ذمہ دار ہو سکتے ہین جسقدر عیسی مسیح چہارسم کی اُن تعلیم کے ہین کہ عیسائی کُل کافرون اور پاک مذہب کے دشمنون سے جہاد کرین جسکی نظیر پالٹا کی جہادون مین بخوبی ہے مگر لڑائی کے خاتمہ کے بعد تلوار میان مین کر لیگئی اور ایک خفیف سا جزیہ عوض محافظت اور چشم پوشی کے کر دیا گیا جس سے کہ محمد کے پیرو کبہی منکر نہوے +

۵۷ مسلمانوں پر الزام ہی کہ وہ اپنی وضو اور غسل اور طہارت پر حصر رکھتی ہین گروہ لوگ ملعون ہین جو بوجہ توہمات کے ظاہری طہارت کے اندر ومند ہین اور اُن لوگون سے نفرت کرتے ہین جو مثل اونکے نکتہ سنج نہین اور اسکی ساتھہ یہہ ہی کہ اونکے دل خراب اور غرور اور جہالت اور نفاق کے مغلوب ہین اور گو بہت سی نماز کی تاکید ہی تاہم ظاہری رسموں کے درستی کے ساتھہ ادا ہونے سی تھوڑا فائدہ متصور ہوتا ہی اگر اُس توجہ تعظیم لٰلہی اور امید سے نکیجائین جو واجب ہی — پس یہہ خیال نہین کیا جاتا ہی کہ اہل اسلام صرف اعمال ظاہری پر قانع ہون یا اپنا کل مذہب اسمین تصور کرین +

۷۶ مگر سیل صاحب تسلیم کرتے ہین کہ قرآن کا مسئلہ دامی ہی کہ ہر ایک شخص کی خوشی بمقدار اسکی نیکیون کے ہوگی اور وہان مختلف درجہ کی خوشیون کے مسکن ہونگے سب صورتون مین غیر ہونکو زیادہ ترجیح دیجائیگی +

۷۷ یہہ امر کتنا مختلف ہی اُس وہم سی جو بالفعل مروج ہی کہ تاثیر ایمان کی بدون اعمال کے ہوتی ہی جسکو لاک صاحب نے عموماً طور پر دکیا ہی یہہ بات ثابت کرنے سی کہ ایمان ایک ضرورت کی چیز ہے نہ اختیار کی +

۷۸ قرآن مین لکھا ہی إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ +

۷۹ صرف اسی آیت سی ثابت ہی کہ اکثر اسلامی قومون کا اخلاق عیسائی قومون کے اخلاق پر فوقیت رکھتا ہی جسکی صداقت ہر ایک غیر متعصب سیاح انگریزی کو تسلیم کرنی پڑی ہی بڑے افسوس کی بات ہی — جہان کہین ایمان زبانی کو اعمال پر

ترجیح دیجاتی ہے اور یہہ مسئلہ کا نزانہ جاری ہی کہ وقت نزع کے توبہ سی تمام گناہ معاف ہو جاتے ہین تو وہان بجز برائی اور گناہ کے اور کیا امید ہو سکتی ہو +

۸۰ مگر اُن لوگون سے اور کیا بہتر توقع ہو سکتی ہے جو انجیل کو جاہلون سے بیان کراتے ہین اور جسکا سمجھنا بغیر بہت سی علم الٰہی اور یونانی اور عبرانی کے غیر ممکن ہی اور جسکے درست ترجمہ کی نسبت دو فاضلونکا کبھی اتفاق نہوا +

۸۱ معلوم ہوتا ہی کہ گبن صاحب نے ایسا خیال کرنے مین غلطی کی کہ نیک اعمالون سے محمد کی مراد اُن اعمال سے ہی جو اہل اسلام سے سرزد ہون بیشک جیسی کہ توقع ہو سکتی ہے قرآن کے بموجب اسلام لانیوالون کو جنت مین ترجیح ہی مگر دوسرون کے لئے بھی اونکے نیک اعمالون کے مطابق اُس سے کم رتبے مقرر ہین کیونکہ نیک اعمال کرنیوالون کی بڑی خوبی مذکور ہے بخلاف اُس مقرر قاعدہ ملکوں کہا عیسائیونکے جنکا یہہ عقیدہ ہی چنانچہ مین نے بارہا منبر پر سے سنا ہی کہ خوبیونکو نجات سی کچھ علاقہ نہین +

۸۲ قرآن مین مذکور ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

۸۳ میری دانست مین اگر اِس مسئلہ کی مثل انجیل مین ایک بھی صاف اور ملائم عبارت ہوتی تو ہماری نظر سی ایسی انجمنین مثل مالطہ کے امرا اور زمرہ شرفا اور بادشاہ شیرون کے نگینہ تین جنہون نے تمام مہذب قومونکو رسوا کر دیا اور یہہ لوگ ایسی ہین کہ ترکی جہان اونکو پکڑ پائین ضرور پھانسی دیدین کیونکہ اُنہون نے عہد کر لیا ہی کہ اُن سے کسی شرط پر کبھی صلح نکرینگے اُن پاک رفقائی ایکمرتبہ خواہش کی کہ اپنی نفرت انگیز مناقب اور متعصبون کے درۃ کو از سر نو قائم کرین مگر خوبی قسمت سی عوام کی تجویز اور برطانیہ کے

مطعونوں نے اُسکا انسداد کر دیا +

۸۴ اسپینہم ایک بڑا نامی آدمی تھا جسکی دینداری اور علم کی نسبت میری دانست مین کسیکو شک نہوگا اور جسکی تعریف سیل صاحب کے قول مندرجہ ذیل سے سمجھا معلوم ہوتی ہے کہ گو اُوسنے محمد کو ایک بڑا ریاکار مانا ہے پھر اُوسنے تسلیم کیا ہے کہ آپ مین اوصاف جبلی بہت کثرت سے تھی یعنی جسم مین شکیل تیز فہم خوش اطوار غربا نواز با مروت مقابلہ اعدا مین شجاع اور سب سے زیادہ یہہ کہ اللہ تعالی کے نام کی بڑی تعظیم کرنیوالے تھے اور حلف دروغون اور زناکارون اور قاتلون اور غیبت گویون اور مسرفون اور حریصون اور جہوٹے گواہون کے سخت دشمن تھے اور قناعت اور سخاوت اور رحم اور فیاضی اور شکرگذاری اور والدین اور بزرگون کی توقیر کے بڑے واعظ تھے اور حمد الہی سے اکثر رطب اللسان رہتے تھے + منقول از دیباچہ سیل صاحب صفحہ

۸۵ عیسائی پادریون نے جو محمد کے خلاف نوشتجات لکھے ہین اُنمین ہمیشہ آپ پر خوف دلاکر مرید کرنیکا الزام لگایا ہے یعنی یہہ کہ جو کوئی آپکا مذہب اختیار نکریگا جہنم رسید ہوکر عذاب جاودانی مین رہیگا قرآن کی بعض آیات کی بموجب یہہ امر صحیح ہے اور بعض اسکی بالکل برعکس ہین جنمین یہہ مضمون ہے کہ عیسائی اور یہودی اور صابئین اگر نیک اعمال کرینگے تو اُنکو کچھہ خوف نہوگا لیکن فرض کرو کہ یہہ مسئلہ صحیح ہی ہے تو یہہ تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے کہ اُوسکو آپکے خلاف وہ لوگ بطور الزام کے پیش کرین جو اناجیل اور دیگر صحیفوں پر عقیدہ رکھتے ہون کیونکہ انمین تو خوب توضیح کے ساتھہ مندرج ہے کہ جو کوئی ایمان لاویگا اور بپتسمہ پاویگا تو اوسکی نجات ہوگی اور جو ایمان نہ لاویگا وہ ملعون ہوگا

۸۶ اگر مسئلہ قسمت و تقدیر کا الزام اسوجہ سے آپ پر لگاتے ہین کہ آپنے ان مسائل کا

اپنے پیرو ون کے بڑہانے یا ترغیب مذہب کے لئے اختیار کیا تھا تو یہہ الزام کسیقدر زیادہ صحیح ہوگا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مسائل جنکا فقرہ اخیرہ مین ذکر ہی گویا کہ کل مذاہب مین لوازم ضروری ہین گر خواہ جا ہون یا بیجا یا قصداً ہون یا بقصد اثبات کے یقین کرلنے سے کہ زندگی مالک حقیقی کے قبضہ مین ہی اور کثرت احتیاط سے آدمی کی اجل معین نہ ٹل سکتی ہے نہ کم و بیش ہو سکے آپکے پیرو ون کو نہایت دلیری سے لڑنے کی ترغیب ہوئی اور ہمسر مقابلہ مین انکو فتح نصیب ہوئی +

۸۷ قرآن مین ایک سفر کا بیان ہی جو محمد نے جبرئیل فرشتہ کے ساتھہ سات آسمانون مین عرش تک کیا یہہ ظاہراً بجز خواب کے اور کچھہ نہین (اور مثل اُس سفر کے ہی جو عیسیٰ نے شیطان کے ساتھہ معبد کی چوٹی تک کیا جسکے باب مین اب عیسائیون کا یہہ عذر ہی کہ بجز خواب و خیال کے اور کچھہ نتہا) اور مثل اکثر خوابون کے مجموعہ بیمعنی ہی عیسائی پادری جو کہ اپنے مذہب کی ہنسی سے اُسیقدر خائف ہین جیسا کہ اور مذہبونکی ہنسی کے شائق ہین براق کی سواری پر مضحکہ کرتے ہین جبکہ آپ سوار ہو کر چشم لمحہ مین مکہ سے بیت المقدس پونہچے وہ پوچھتے ہین کہ یہہ کس قسم کا گھوڑا ہوگا حقیقت یہہ ہی کہ زبان شرقی مین اس لفظ کے معنی بجلی کی چمک ہین اور ایسا ہی ہونا چاہیئے — واقع مین ایسے گھوڑے پر سوار ہونا بجز خواب اور خیال کے خطرناک ہی — فرشتہ جبرئیل نے آپکو آپکی بی بی عائشہ کے پہلو سے سوتے مین علٰحدہ کرلیا اور آپ نے وہ عجیب سفر قبل اُنکے جاگنے کے کرلیا اسطرح کہ انکو کچھہ خبر بھی نہوئی کہ آپ بستر پر سے علٰحدہ ہوئی تھے سب فقہا اسکو خواب تصور کرتے ہین — ایک مسلمان جسنے کہ پولس حواری کی زیادہ توقیر کی توقع نہین ہوسکتی شاید کہیگا کہ جس سفر کا بیان پولس نے اپنے دوسرے نامہ بنام اہل قرنتس کے بارہوین باب مین کیا ہی وہ سفر

عرب کے پیغمبر کے سفر کی شل ہے +

۸۸ انسانونکی بدقسمتی ہے کہ نہ عیسےٰ نے اور نہ محمد نے انسداد غلامی کو مناسب سمجھا
اگر شاید یہہ کہا جاے کہ جب اُنہون نے اپنی مریدونکو یہہ ہدایت کی کہ اورون سے
اُسیطرح پیش آؤ جسطرح کہ تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے پیش آوین تو اِس حکم سے گویا اُنہون
نے غلامی کو منسوخ کر دیا تو یہہ تعریف کے لائق ہی مگر بدقسمتی سے تجربہ مین صحیح نہین غیاث نزاد
غلامی اہل اسلام کے یہان نے شک ایسی ہی کہ اوسمین عذر کی گنجایش نہین مگر آن بیرحمیون
سے جو ملک افریقہ کی تجارت غلامی اور ویسٹ انڈیز کی نئی آبادیون مین ہوتی ہین
اسکو کیا نسبت ہے۔ ہمنے روم کے پوپ کینٹربری کے پادریون اور انجمنون اور پوپ
کے فرمانون اور مسئلون اور مذہبی قانون وغیرہ کا تذکرہ سنا ہی مگر یہہ کبھی نہین
سُنا کہ اُن شخصون نے اس مہیب تجارت کے خلاف کوئی کام علانیہ کیا ہو بتلاؤ کوئی
فرمان ہو یا قانون یا کام انجمن کا۔ خود روم اور کینٹربری کے پادری اِس خطاب کے
یعنی اپنی پیرودن کی شہوت پرستی کے ذریعہ بننے کے مستحق ہین جسکو محمد کیطرف منسوب
کرتے ہین اِسلئے کہ تجارت مذکور کی بیرحمی کے صاف ثابت ہونیکے بعد بھی اُنہون
نے اُن لوگون کو اپنے فرقہ سے علیحدہ نکیا جو اوس مین مصروف تھے جیسا کہ
فرقہ کویکرس نے کر دیا تھا +

۸۹ مجکو معلوم ہی کہ وہ چرب زبانی سے یہہ جواب دینگے کہ ایک آدمی کو صرف
غلامون کے مالک ہونے کیوجہ سے ہم خارج نہین کر سکتے کیونکہ غلامی کا جائز ہونا
غالباً انجیلون اور صحیفون کے ہر صفحہ مین پایا جاتا ہی اسلئے کہ جہان کہین لفظ سرونٹ
کا پایا گیا ہی اور ترجمہ اُسکا خادم ہوا ہی وہان غلام کے لفظ کا استعمال ہونا چاہئے تھا

کیونکہ لفظ سروس کے لفظی معنی اُس شخص کے ہین جو بازار مین خریدا گیا ہو یا فروخت ہوا ہو مگر چونکہ لفظ معتق یعنی غلام ازادشدہ بمنزلہ کرایہ کے خادم کے ہی اسلیئے غلام کی جگہہ خادم بولا گیا لیکن زمانہ زاد غلامی اگر بدقسمتی سے عیسائیون مین جائز سمجھی جاے تو یہہ کسیطرح سے نتیجہ نہین نکلتا کہ افریقہ کی تجارت غلامی کی اجازت دیدی گئی ہو جسکی قباحتون کا متقدمین کبھی گمان نکر سکتے ہونگے اور جو ہر بات مین عیسائیونکی خانہ زاد غلامی سے بھی مختلف ہے ✦

۹۰ گوکہ محمد نے اِس رسم قبیح کو منسوخ نہین کیا جیسا کہ آپکو کرنا مناسب تھا تاہم آپ نے اُسکو بالکل فروگذاشت بھی نہین کیا کیونکہ یہہ بیان فرمادیا کہ سب مسلمان بھائی ہین اور کسی شخص کو اپنا بھائی غلامی مین رکھنا نہین چاہیئے آپ نے اسی کہنے سے گویا بہت سے آدمیونکو آزاد کر دیا تو اسمعاملہ مین محمد نے اُسقدر نہین کیا جسقدر کہ آپکو کرنا چاہیئے تھا مگر آپ نے کچھہ تو کیا اور کچھہ کرنا نکرنے سے بہتر ہے اور ہرچند اِس سے غالباً بعضونکو ترغیب ہوئی ہوگی کہ اپنی تئین بلا عقیدت مرید بنادین جسکی وجہہ سے ایک دیندار عیسائی جو مذہب کے جلتے کوئیلے کی حرارت سے بھڑکا ہوا ہی اسپر لعن طعن کریگا اور اسکو بری مثل پر حمل کریگا تاہم اسکے ذریعہ سے لاکھو کہا آدمی خواری سے بچگئے — دوسری ترمیم غلامی کی یا دفیہ اوسکی برائیون کا شرع مین یہہ پایا جاتا ہی کہ غلامون کی فروخت مین والدہ بچون سے کسیطرح جدا نکیجای اور یہہ جرم ویسٹ انڈیا والے ہر روز کرتے ہین — اِس قسم کا قاعدہ مین نے انجیلون مین نہین دیکھا ہی اسلیئے محمد نے اس قاعدہ کی نقل انجیل سے نہین کی ✦

۹۱ بیچارہ حبشیون کے مذہب بدلنے کی خاطر ہم انکی خاطرخواہ بہت سے اقرار کرلیتی

ہین مین اپنے پادریون کی جماعتونکو یہہ نصیحت کرتا ہون کہ حبشیون کو تبدیل مذہب کے بعد ہی آزاد کرنے مین اپنا زر کثیر صرف کرین یعنی مسلمانونکی طرح ہوکر اونکو اپنا بھائی قرار دین اور یقین جانین کہ نسبت انکی وعظون کی اس فعل سے اُسکے مرید زیادہ ہونگے +

۹۲ ولیسٹ منسٹر ریویو مین لکھا ہی محمد کا قاعدہ غلام کرنے کا یہہ ہی اگر غلام تمہارے پاس آوین تو تم اونکو قید کرکے علے رؤس الاشہاد فروخت نکرو گو کوئی دعویدار پیدا نہو جیسا کہ نوین صدی مین عیسائی انگلستان کے صوبونمین قاعدہ رہا ہے بلکہ انکو آزاد کردو اور یہہ ممنوع ہی کہ اونکو دوسرونکے حوالہ کردو اور آپ عرب کے ویرانون مین ساتوین صدی مین تھے + ؎

۹۳ قران مین ارشاد ہی ؎ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ یہہ بات مین نے انجیلونمین نہین پائی +

۹۴ ہسپانیہ کے لالچی لوگون نے بہی کیوبا مین اپنے غلامونکی نسبت ایسی ہی تدبیر پر عمل کیا ہے جس سے وہ اپنے آپکو رفتہ رفتہ آزاد کرلین +

۹۵ یہہ ابھی بیان ہوچکا ہی کہ محمد نے کبہی دعوی نہین کیا کہ آپ معجزہ دکھانے کی طاقت رکہتے ہین بلکہ ابتدا ہی سے اس قسم کی صفت فوق الانسانیت سے محض انکار رہا آپکے صرف معجزہ پسند پیرو کہتے ہین کہ آپکو آسمان سے الہام ہوتا تھا اور قران مین معجزہ دکھلانیکا چند جا انکار ہے +

۹۶ جب عجائب غرائب باتون کیطرف انسان کی رغبت جبلی پر لحاظ کیا جائے تو یہہ کسیطرح پر تعجب کی بات نہین کہ مسلمان ان امرون کی تمنا اپنے پیغمبر کے افعال مین معجزہ

ؑ اور جو لوگ تمہارے غلامون مین سے چاہین کتابت کہ کچھ دیکر آزاد ہو جائین تو تم انکو لکھدو اگر انمین بہتری سمجھو اور دو انکو اللہ کے مال سے جو اس نے تمکو دیا ہے ۱۲

دریافت کرنیکی ہوئی ہی اس لحاظ سے کہ جیسی انہون نے خیال کیا انسان کی فطرت مین آپکو بڑہا دین مثلاً آپکی سفر کو براق پر جو خواب مین تہا اونہون نے اصلی سفر خیال کر لیا مگر عموماً معجزہ مزعوم اُس قسم کے تہی جن سی زاہدون کا صدق اور اصلی وقوع ثابت ہوتا ہی مثلاً جب آپ تین روز تک یکم غار مین چھپے رہی تو ایک فاختہ نے اُس درخت پر جو غار مذکور کے منہہ پر تہا دو انڈے دئے بعد اوسکے ایک مکڑی نے اُسکی منہہ پر جالا پور دیا تو ان باتون کے دیکھنے سی آپکے تعاقب کرنیوالون نے جانا کہ آپ غار مین نہین ہین اور اسطرح سی آپ سالم رہی مجکو گمان ہی کہ اگر کوئی روم کا ولی اسطرح بچتا تو دین عیسوی کے لوگ بعضی کرامتین اس سی زیادہ قائم کرتے مگر شاید مکڑی کی جالا پورنے اور فاختہ کے انڈے دینی کا معجزہ حکما کو زیادہ پسند ہو ٭

۹۷ کیمبرج کے ڈاکٹر لی نے اپنی کتاب مین جسکو دین عیسائی اور اسلام کے سوال و جواب کہتے ہین مسلمانون کی ایک ایسی بحث بیان کی ہی جو نہایت عجیب اور خوض کرنیکے لائق ہی مین نے اوسکو پیشتر ایک ریاضی سوال کی ہیئت مین دیکھا ہی مین اُسکے حل کرنیکا مدعی نہین اور اوسکو ڈاکٹر موصوف کے مدرسہ کے ریاضی دانون پر چھوڑتا ہون وہ ایک ایسی بحث ہی جسمین نہایت خوض درکار ہی ٭

۹۸ مسلمانون کا قول ہی چونکہ عیسائی کرامتونکی شہادت مین روز بروز ضعف آتا جاتا ہی تو آخرکار وہ دن آویگا کہ کسیکو مطلق یقین نہوگا کہ وہ کرامتین تہین اور پہر دوسرے پیغمبر اور دوسرے معجزون کی ضرورت ہوگی - تو اُن آدمیون کے حقیر سمجہنے مین جنہون نے ایسی دلیل نکالی ہماری عقلمندی ثابت نہین ہوتی ٭

۹۹ ہم اکثر سنتے ہین کہ عیسائی پادری دین محمدی مین تعصب کی برائی بیان کرتے

ہین مگر یہہ عجیب یقین اور کینہ ہی یہہ تو بتائین کہ کسنی مرسکوز کو ہسپانیہ سی اسلئی نکالدیا
تہا کہ وہ عیسائی نہین ہوئی تہی اور کسنی میکسیکو اور پیرو کے لکہوکہا آدمیونکو بوجہ
عیسائی نہونیکے قتل کیا تہا اور بطور غلامون سکے دیڈالاتہا حالانکہ مسلمانونے
ملک یونان مین اسکے برعکس ظاہر کیا یعنی بہت سی صدیون تک عیسائیون کو اجازت
تہی کہ معہ اپنی مال و اسباب مذہب اور پادریون اور اعلی پادریون اورگرجون کے
بے رخنہ رہین — یونانیون اور ترکیون کے مابین حال کی لڑائی مذہب کیوجہ سے
نہتی جس طرح کہ ڈمرارہ کے حبشیون اور انگریزون مین اس سی پہلے ہوچکی تہی لیکن
چونکہ یونانی اور حبشی اپنی فتحیابون کی اطاعت سی منحرف ہوا چاہتی تہی اسلئی اگر انکی
دونو طرفثانی نے اُنکے ساتہہ کوئی ایسا معاملہ کیا تو بجا کیا — جہان کہین خلیفون
نے فتح کی تو اگر باشندی مسلمان ہوگئی تو فوراً اونکو رتبہ ہمسری کا اپنی فتحیابون کے
ساتہہ ہوگیا — ملک حجاز کے ذکر مین ایک ہین عالم منکر کا قول ہی کہ اُنہون نے
کسی پر ظلم نہین کیا ستہ دی اور عیسائی اُنمین خوش و خرم رہتی رہی ✦

۱۰۰ اگرچہ ہمنے سُنا ہی کہ مرسکوز بوجہ عیسائی نہونیکی جلاوطن کردی گئی تہی مگر
مجکو شبہہ ہی کہ ایک دوسرا سبب بہی تہا یعنی وہ لوگ اپنی دلیلون سی عیسائیون
پر ایسی غالب آگئی تہی کہ جاہل راہبونکے خیال کیا کہ اُنکی دلیلون کا جواب بجز عدالت
مذہبی یا تلوار کے اور کچہہ نہین ہوسکتا اور مجکو شک نہین کہ اُن بیچارونسے جہانتک
اون سی بن سکا اُنکا جواب دیا۔ اُن ملکونمین جو خلیفون نے فتح کئی جن باشندونکے
صلح چاہی خواہ یونانی ہون یا فارسی یا صابئین یا ہندو تہ تیغ نہین کئی گئی جیسا کہ
عیسائیون کا بیان ہی مگر فتح کے آخر پر اونکو مال و اسباب اور مذہب بحفظ قبضہ مین

چھوڑ دیا گیا جسکے واسطے وہ ایسا خفیف جزیہ دیتی تھی جو کسی پر جبر معلوم نہوتا تھا
کل خلیفون کی تاریخ مین کوئی امر بصفت رسوائی کا بھی نہوا نسبت اس عدالت
مذہبی کے ـ ایک بھی مثال ایسی نہوئی جسمین کوئی شخص اپنی راے دینی کیوجہ سے
جلا دیا گیا ہوا ورنہ مجکو یقین ہے کہ زمانہ صلح مین صرف اسوجہ سے مار ڈالا گیا ہو
کہ دین اسلام قبول نکیا اسمین شک نہین کہ خلفا کے بعد کے مسلمان فتحیاب بڑی
بڑی بیرحمیون کے مرتکب ہوئے جنکا الزام عیسائی مورخون نے اُنکے مذہب پر زور
وشور سے لگایا ہی مگر یہہ انصاف کی بات نہین واقعی تعصب مذہب سے جنگ کی برائیان
بڑھ گئین مگر اسمین مسلمان فتحیاب کچھہ عیسائیون سے بدتر نہین ـ تلوار کے میان مین
ہوتے ہی مصیبت کی انتہا ہوجاتی تھی قرآن مین ھی وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ
كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا
بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ✦

۱۰۱ پھر فرمایا لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ✦

۱۰۲ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَ
اقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ـ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

۱۰۳ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ کیا یہہ ایسا مذہب ہے جو تعصب
کا موکد ہو موسیو اورکیتی نائٹ اور شموئیل اور اگاگ اور جیسو نائٹ کے بیان
پڑھو اور دونون نسبت کرو ✦

۱۰۴ بی روی در عایت ناظرین سے (اگر کوئی ایسا ہو) میری التجا ہی کہ عیسائی
فرقون کے جہادون پر غور کرین جو اٹھارہ سو برس سے برابر موقوف نہین ہوئی اور

اون جھگڑون سے آنکی نسبت لگا دین جو سنیون اور شیعون میں رہے ہیں جو مسلمانون
مین دو بڑے فرقے ہین مین اون جھگڑون کو اسلئے کہتا ہون کہ وہ کبھی حقیقی جنگ و جدل تک
نہین پونہچے اور کوئی نظیر ایسی نہین پائی جاتی جسمین کسیکو سولی ہوئی ہو۔ اس سے
مین منکر نہین کہ دشمنی اور تعصب کی خراب حرارت مسلمانون مین موجود ہے مگر اسکا الزام
محمد پر اوسیقدر ہو سکتا ہے جسقدر عیسیٰ پر اُس عداوت کیوجہ سے عائد ہو سکتا ہے جو
آئرش برنک والون کو پے پسٹ کے ساتھہ تھی +

۱۰۵ یہہ خیال کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے کہ دین محمدی صرف بزور شمشیر پھیلا
اکثرون کی راے ہے کہ سیل صاحب اسباب مین بخوبی واقفیت رکھتے تھے اور یہہ نہین
خیال کیا جا سکتا کہ اونکو مسلمانونکی کچھہ رعایت بیجا ہو کیونکہ وہ شخص پکا عیسائی تثلیث
کا معتقد تھا اور کیا اُسکا قول ہے ہمین اُن وجوہات کو اسمقام پر نہین دریافت کیا
جنسے دین محمدی کو دنیا مین قبولیت نے مثل حاصل ہوئی ہے (کیونکہ وہ لوگ نہایت
دہوکہا کہاتے ہین جو خیال کرتے ہین کہ وہ صرف بزور شمشیر پھیلا ہے) اکس ذریعہ
سے دین مذکور کو اُن قومون نے قبول کیا جنپر مسلمانون نے کبھی تو چلکشی نکی تھی
اور نیز اُن لوگون نے کیون قبول کیا جنھون نے اہل عرب کو اُنکی فتوحات سے محروم
کر دیا اور اُنکی سلطنت بلکہ انکے خلیفونکا خاتمہ کر دیا با اینہمہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
بات اُس سے بڑہکر تھی جو اکثر مذہب مین عموماً خیال کیجاتی ہے اور جس سے ایسی عجیب
ترقی ہوئی پہر وہ یہہ کہتا ہے کہ عیاری کے ثابت کرنیکے لئے ضرور ہے کہ قرآن کا ترجمہ
صحیح صحیح ہو لفظ عیاری سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ شہادت دین محمدی کی مفید اُس شخص کی
ہے جسکو شہادت دینی منظور نہین +

۱۰۶ گبن صاحب کا یہہ قول ہی افریقہ اور ایشیا کے لکو کہا نو مسلم جنہوں نے کہ عرب کے مسلمانون کی تعداد بڑہا دی ایک خدا اور اوسکی رسول پر ایمان لانے مین فریفتہ ہو گئی تہی یہہ نہین کہ اونپر کچہہ دباؤ تہا کلمے کے پڑہنے یا ختنہ ہو جانے سے رعیت یا غلام قیدی یا مجرم ایک لمحہ مین اپنی فتحیاب مسلم کا ہمسر اور آزاد ساتہی ہو گیا ہر ایک گناہ دور ہوا اور ہر عہد سابق ٹوٹ گیا ـ نکاح نکرنیکا عہد قدرتی عنایت سی جاتا رہا قوای شہوانی جو ہمو معونین پر سوتی تہین حجازیون کے ڈہول سی چونک پڑین اور معاملات دنیا مین نئے مجمع کا ہر شخص اپنی لیاقت اور حوصلہ کے موافق اصل سرشت پر پونہچگیا ہا[علہ] +

۱۰۷ حجازیون پر ترکیون کا پہلا حملہ آٹہوین صدی کے اخیر پر ہوا وہ لوگ ملک شمال سے جو مابین بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے واقع ہی آئی اور یہہ لوگ اوسوقت دین محمدی رکہتے تھے مگر اونہون نے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد ان مغلوب حجازیونکا مذہب اختیار کرلیا[سلہ] +

۱۰۸ اُن فتحیابون کو اس تبدیل مذہب سی وہ الزام جو چند بار مذکور ہوا کہ دین اسلام کی کامیابی بزور شمشیر ہوئی ہی نہایت عجیب غریب طرح پر باطل ہوتا ہی کیونکہ یہان سی خوب ثابت ہوتا ہی کہ دین اسلام مین صرف وہی لوگ نہین داخل ہوئی جو اوسکی زیر کیئی بلکہ وہ لوگ بہی داخل ہوئی جنہون نے مسلمانونکو فتح کیا +

۱۰۹ حال کے مسلمانونکو جو تعصب زیادہ ہی تو بہت کچہہ اُن حملون کی وجہ سے ہو سکتا ہی جو انپر عیسائی فرقون نائٹ ہوڈ اور کروسیڈرز نے کئی تہی اور مسلمانون کے تعصب کی وجہ سی نچتہ عیسائی حملہ آور اپنی نوبت مین اور بہی متعصب ہو گئی چنانچہ مسلمانون کو نچتہ عیسائیون کی بہشت مین جگہہ ملنی سی انکار نہین مگر عیسائی کل مسلمانونکو بدون استثنا کے اور بیدریغ جہنمی کہتی ہین[علہ] اور یہہ مسئلہ تو مرقس کا ہی اور نہ عیسی کا بلکہ کہیہ

[علہ] [illegible]

[سلہ] [illegible]

[illegible]

[علہ] مرقس کی انجیل باب ۱۶ درس ۱۶ دیکھو

مسئلہ ہی جو ہمارے سپاہیون اور جہازرانون کو سکھلایا جاتا ہی جنکے ہاتھون مین
ہمارے ناقص ترجمے دیے جاتے ہین اور جو اُس سادہ زبان انگریزی کو جو اونمین
ہوتی ہے یقین کر لیتے ہین اور نیز یہی مسئلہ رومی اور پروٹسٹنٹ پادریون کے دس
حصو نہین نو حصون کا ہے +

۱۱۰ مین بخوبی جانتا ہون کہ عیسائی لوگ مسلمانون پر اور اونکے مذہب اور
ہر ایک شی پر شاہانہ حقارت سی نظر ڈالنے پر مائل ہین مگر وہ تحقیق کرین تو معلوم ہو جاے
کہ اہل اسلام اپنے مذہب کے تقرر کے تھوڑے ہی عرصہ بعد کل روی زمین پر سب سے زیادہ
فیاض اور با علم قوم ہو گئی اور یہہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کی نسبت بھی اُنکے ذریعہ سے
ہمکو زیادہ پونہچی ہین اور اونکے مذہب مین فیاضی اور اخلاق کامل کے مسائل کثرت سے
ہین اور اونکے مذہب کو جاہل متعصبون کے جرمون سے الزام لگانا جس سے کہ وہ اس زمانہ مین
رسوا ہی ویسا ہی بیجا ہی جیسا کہ دین عیسوی کو بعض اوسکے پادریہا ور محققون کے
جرمون سے ہے +

۱۱۱ فرنگی اپنی حال کی فوقیت پر جو اونکو علوم اور فنون اور فوج مین
مسلمانون پر حاصل ہی بڑی نازان ہین اور اگر کوئی شخص اُنکی گفتگو سنی تو یہہ
گمان کری کہ زمانہ سابق مین کوئی قوم اِس عمدہ اور مفید تحصیل مین کبھی فائق نہین ہوئی
لیکن اسمین سامع کو بہت دہوکا ہوگا کیونکہ شاید بجز بعض فروع اُس حکمت کی جو تجربہ سے
متعلق ہی اور سواے کارخانون کے کوئی ایسی فن اور علم کی شاخ نہتی جو خلیفون
کی رعایا مین اُس کمال کو نہ پونہچی ہو جو اوسکو اب گریٹ برٹین مین حاصل ہے +

۱۱۲ رچرڈسن صاحب جنکی شہادت پر اسبابین کسیکو شک نہوگا یہہ کہتے ہین

آٹھوین اور نوین اور اوسکے بعد کی صدیون مین جب فرنگستان مین جہالت اور بیعلمی چہا رہی تھی اور شاہزادے اور بڑے بڑے تعلقہ دار نوشت و خواند سے عاری تھے تو اہل عرب علم اور ذہانت مین ہمسر اُن رومیون کے تھے جو اغوسطس بادشاہ کے عہد مین تھے بلکہ بوجہ وسعت سلطنت کے وہ رومیونکی بنسبت شان و شوکت اور عمدہ رونق اور راست زندگی مین اُن سے بڑہکر تھے۔ خلیفہ مہدی اور رشید اور مامون اور نامی خاندان بنی عباس کے اور بادشاہ عالم اور ذہین اور خلیق تھے اور چونکہ علم اور ذہن بادشاہی عنایت حاصل کرنیکے وسائل یقینی تھے اسیوجہ سے سب لوگ انکو حاصل کرتے تھے شاہزادے اور سپہ لار اور وزیر لیاقت علمی کے صرف بڑے حامی ہی نتھے بلکہ خود نامی منشیون مین بڑا رتبہ رکھتے تھے" اسپر مارلیس صاحب لکھتے ہین کہ "علم کی ترقی کا شوق جس سے کہ عرب کے شاہزادونکو ترغیب ہوئی اوسی جوش و خروش کے ساتھہ اُنکی فتحیاب اور جانشین تاتاری بادشاہونکے دلونمین رہا" انتہے +

۱۱۳ بہت سے عیسائیونکو یہہ جانکے تعجب ہوگا کہ قرآن کو غالبا اُتنے ہی مفسرون نے بھلا یا بُرا کہا ہے جتنون نے انجیل کو اور یہہ امر ہزارہا مفسران زمانہ حال سے ثابت ہوتا ہے جو تین ہزار سے زیادہ خیال کئے گئے ہین +

۱۱۴ سر ولیم جونس اپنے دوسرے رسالہ مین جو ایشیا کے علم ادب کے بیان مین ہے یہہ لکھتے ہین کہ "محمدیون کو اونکے شارع کا یہہ حکم صاف تھا کہ علم کو دنیا کے دور دراز حصونمین بھی تلاش کرو" میری دانست مین محمد نے اسکو انجیل سے نقل نہین کیا اور نہ روم کے قانونون سے جنکے بموجب مخالفونکے علم کا سیکھنا ممنوع ہے +

۱۱۵ محمد کے پیرو اسبات کے یقین کرنے سے کہ آپ نے علم کی ممانعت کی ہے

یا خود اپنی خواہش سے تحصیل علم نکرنے سے اسقدر دور ہین کہ ایک روایت آپ ...
منقول چلی آتی ہے کہ (عالموں کی روشنائی ایسی اچھی ہے جیسی شہید بدن کا خون) اور ...
مسلمانوں کے لڑکوں کو بطور تعلیم دیجاتی ہے جیسی انگریزی خوشنویس یہ جملہ لکھتے ہین
انڈسٹری اذ پرینٹ یعنی محنت امر محمود ہے +

۱۱۶ عیسائیوں نے محمد کے کل پیرودوں پر بڑا شور و غل کیا ہے کہ انہوں نے اسکندریہ کے کتب خانہ کو غارت کر دیا حالانکہ یہہ کام ایک ہی شخص کا تہا اگر واقع مین اوسنے کتب خانہ پھونکدیا ہو کیونکہ اس کام سے خود اوسکے مذہب ورا وسکے ہموطن اہل عرب پر داغ لگتا ہے لیکن عیسائی اس معاملہ کو خوب چہپاتے ہین کہ ٹالمیز کے مشہور کتب خانہ کا ایک حصہ قیصر کی لڑائیون مین جلادیا گیا اور باقی ماندہ یا دوسرا حصہ عیسائی سعدی سوس کے حکم سے اُس زمانہ مین جلادیا گیا جبکہ اوسنے کل اپنی مملکت مین مخالفون کے عبادت خانے خدا کی عظمت کے لئے جلادئیے اور تباہ کر دئے +

۱۱۷ اسمین شک نہین کہ عیسائیون اور محمدیون کے بعض دینی اور شرعی کام بعد کو تاریکی پیدا کرنے مین بڑے ذریعے ہوئے مگر علاوہ انکے دو باتین اور باعث تھے جو ان سے زیادہ موثر ہوئے عمر کے افعال صرف ایک ہی شہر مین عرصۂ قلیل مین ہوئے مگر روم کے عیسائی بادشاہوں کے متواتر احکام مخالفون اور حکما کی کتابون کی غارتگری کی نسبت اور کونسل اور روم کے پوپوں کے قوانین اور گرجاؤن کے متولیون کی تہدید جنکی بموجب مخالفونکی کتابون کا مطالعہ عیب تہا میری دانست مین بلاشبہہ زیادہ موثر ہوئے کہ تمام دنیا مین منتشر ہوگئی۔ اگر پادریون اور راہبون کے ہزارون برس کے اس دستور عام کو اوسپر اضافہ کرو کہ وہ دستی تحریرونکو اپنی خانقاہون مین بہ این ارادہ

جمع کرتے تھے کہ اُن سے بڑی مخالفونکی تصنیفات کو خارج کرکے اپنی حقیر اور ادہ ور روایات کو لکھدین تو قلت تحریر دستی کی اور کوئی وجہ تلاش کرنیکی ضرورت نہوگی کئی صدیون تک بہت سی ہلکونین وصلی یا دفتی یا جھلّی کے بنانیکا کارخانہ جاتا رہا تہا اور اسیلئے اُسکی قیمت بہت گران ہوگئی تھی عیسائی لوگ اپنی خانقاہونین تحریرات دستی کے محفوظ رکھنے پر بڑے نازان ہین مگر وہ یہہ کبھی نہین کہتے کہ اُنہون نے کس ارادہ سے اونکو محفوظ رکہا یہہ یقین کرنا کیسا خلاف ہی کہ جاہل اور متعصب راہبون نے اپنے گرجا کے قوانین کے صریح خلاف مخالفون کے علم کا محفوظ رکھنا چاہا جس کے پڑہنے کی اونکو ممانعت تھی۔ اسمین شک نہین کہ علم کی سرسبزی پر بہت سی عالم یادریون نے متقدمین کے علم کے محفوظ رکھنے مین جو اونکی خانقاہونین ودیعت تہا کوشش کی یہانتک محافظت علم کی موجب خوش قسمتی کا معلوم ہوتی ہی مگر یہہ امر ذہی علم اشخاص نے خلاف احکامات شاہان اور اُن قوانین کونسل کے کیا تہا جنکی موجودگی مین ذرا سا بھی شک نہین حالانکہ عمر کا کتب خانہ کو جلا دینا جسکو گبن صاحب نے بڑی قوی دلیلون سے ثابت کیا ہی نہایت مشکوک ہی مین اُنھین دلیلون پر جو گبن صاحب نے لکھی ہین اپنی رای کی بنا کرکے کہہ سکتا ہون کہ مجکو اُس خبر پر یقین نہین اور صرف دین محمدی پر داغ لگانیکے لئی ایک عیسائی بُہتان ہے +

۱۱۸ اُسوقت مین جبکہ فرنگستان جہالت اور تاریکی مین مبتلا تہی جیسا کہ مین اوپر بیان کرچکا ہون خلیفون کی سلطنت اسلامیہ شستگی اور تہذیب مین خوب سرسبز تھی فنون اور علم کو نہایت کمال حاصل تہا اور بہت صدیون تک ایسا ہی کچھ رہا یہانتک کہ اُس زمانہ کے بےعلم اور جاہل گروہ ترکیون نے اُسکو تہ و بالا کردیا جو کہ کسی باتمین مہذب

اسپہ علم اہل عرب کے مثل تھے انھین ترکیون نے یونانیون اور خلیفون دونو کے قدیمی یادگار
کو غارت کردیا اور دنیا کے عمدہ عمدہ حصونکو ویران بنا دیا اس بنا پر یہہ خیال کرنا ضرور
نہین ہی کہ تاریکی اور جہالت دین اسلام کی ضروری لوازم ہین بلکہ ترکیون کے لوازم ہین
خلیفون کی تاریخ سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ لوازم دین محمدی کے نہین مگر گو ترکی خرابیان
لیکن یونانی قوم کے بقیہ سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ اُن عیسائی دوستون کی بہ نسبت جنہون نے کہ
دیسکوزر کی تنگکنی ہسپانیہ سے کی زیادہ رحمدل ہین ٭

۱۱۹ یہہ ایک مشہور حال ہی کہ اکبر بادشاہ اورنگ زیب کے پردادا نے سنہ ۱۵۹۵ع مین
پورتگال کے بادشاہ کے پاس ایک ایلچی باین درخواست بھیجا کہ ہمکو دین عیسوی کی تعلیم کے
لئی کچھہ پادری بھیجی جائین تاکہ قرار واقعی ہم تحقیقات کر کے پسند کر لین کہ کونسا دین صحیح تر
چنانچہ تین پادری جلیل القدر بھیجی گئی جب وہ آگرہ مین پہونچی انکی بہت خاطرداری کی گئی
اور ایک گرجا اونکے لئی بصرف شاہی تعمیر کرایا گیا اور بہت سی حقوق انکو دیے گئی جنکو
جہانگیر خلف اکبر نے سنہ ۱۶۰۴ع مین جاری رکھا پادریان مذکور نے بادشاہ اور مسلمانون
کے استعمال کے لئی دو کتابین مشتہر کین جنکا جواب ایک فارسی سید احمد بن زین العابدین
نامی نے لکھا یہہ صاف ظاہر ہی کہ محمد کے پیرو نے اپنی تحریر سے ایسی فتح قطعی حاصل کی جیسی
کہ اہل اسلام نے پیشتر بزور بازو کی تھی - پرڈوکس اپنی غصہ کو نہین چھپا سکتا ٭

۱۲۰ اُسکا قول ہی کہ اُن پادریونکی تصنیف شومی طالع سے اس عالم فارسی کے ہاتھہ
پڑی جسنے اُنکی دہجیان اُڑا دین تہا - ہم پوچھتے ہین کہ شومی طالع کیون تہی - پادریون نے
یہہ دہجیان اُڑانی پسند کی اور روم کے پوپ اور مذہب پہیلانے کالج کے احکام کے بموجب
ایک عالم زاہد نے اُسکا جواب دینا اپنے ذمہ لیا مگر یہہ جواب قابل اطمینان نہوا پہر ایک اور

فاضل لیسنہ کیا گیا جسکی تصنیف کو عربی مین ترجمہ کرکے ایشیا کو بھیجا اس سے بھی بموجب قول پریڈوکس کے کسیطرح کار برآری نہوئی افسوس کہ انہون نے اوسکو نارویچ کو نہ بھیجا مجھکو تعجب ہی کہ شاید خود عالم پادری ڈین بنسبت پوپ اور کالج اور عیسائیون کے بہتر جواب لکھتے

۱۲۱ یہہ کل قصہ نہایت عجیب ہی عیسائیونمین اس مغل کی قیافی کی سی نظیر کہان پائی جاتی ہے اس نظیر سے اور بہت سی دوسری نظیرون سے مسلمانون نے ثابت کیا ہی کہ وہ اپنے مذہب کا امتحان مناسب طور پر ہونے سے خائف نہین اور یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اہل اسلام اول اپنے مخالفونکو یہہ کہکر روکدیتے ہون کہ ہم تمہارے مذہب کے منکر ہین کیونکہ مذہب کا منکر ہونا اوسکو برا کہنا ہی اور انکار کے بعد کوئی بحث آزادانہ اور مناسب طور پر نہین ہو سکتی +

۱۲۲ عیسائی پادریون کی کوششین کو ظاہرا وسعت کے ساتھہ ہوئین مگر معلوم نہین ہوتا کہ اُن سے بڑی کامیابی ہوئی ہو مجھکو کسیقدر شک ہی کہ اس زمانہ تہذیب مین بھی جو اسی نام سے مشہور ہی اگر سلطان روم اپنے کسی دولتمند مفتی کو ایک مسجد کی تعمیر اور قرآن کے مسائل کا وعظ کہنے کیلیئے شہر لندن مین بھیجتا جیسا کہ ہمارے پادریون نے ایکصاحب سے ڈریمین کو اپنے خاص مسائل کی تعلیم کے لئے عدنبہ کو بھیجا تھا تو نہ معلوم اُس مفتی کے ساتھہ کیا معاملہ ہوتا مجھکو بدلائل قوی اس خوف کا گمان ہی کہ اس امر سے پادریون کی بدولت وہ اشتعال انگیزی ہوتی جو سنہ میں ہوئی تھی یا وہ جو اوسکے بعد بمقام برمنگہام مین ہوئی اور یہہ کہ ہمارے وزرا اُس مفتی کا جواب بذریعہ کسی بیرہ بحری کے دلواتے جنکی رای یہہ ہوتی کہ قسطنطنیہ پر توپ لگانی چاہیئے +

۱۲۳ عیسائی اسکو یاد رکہین تو اچھا ہو کہ محمد کے مسائل نے وہ درجہ تشدد دینی کا آپکے پیرون مین پیدا کیا جس کو عیسی کے ابتدائی پیروونمین تلاش کرنا بیفائدہ ہے

ن ۲ [illegible]

[illegible]

ن ۳ دیباچہ ترجمہ تاریخ [illegible] مؤلفہ [illegible] جلد اول صفحہ ۲۶ اور تاریخ [illegible] مؤلفہ [illegible] صفحہ [illegible] جلد چہارم اور تذکرہ محمد مؤلفہ [illegible] صفحہ ۲۴۴ [illegible]

اور آپکا مذہب اُس تیزی کے ساتھہ پھیلا جسکی نظیر دین عیسوی مین نہین چنانچہ
نصف صدی سے کم مین اسلام بہت سی عالیشان اور سرسبز سلطنتون پر غالب آگیا ۔
جب عیسی کو سولی پر لیگئے تو اُنکے پیرو بھاگ گئے اُنکا نشۂ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو
موت کے پنجہ مین گرفتار چھوڑکر چلدیے اگر بالفرض آپکی حفاظت کرنیکی انکو ممانعت تھی تو
آپکی تشفی کے لئے تو موجود رہتے اور صبر سے آپکے اور اپنی ایذارسانونکو دھمکاتے ۔
برعکس اسکے محمد کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپکے بچاو مین اپنی جانین خطرہ مین
ڈالکر کل دشمنونپر آپکو غالب کیا +

۱۲۴ یہہ قابل بیان کے ہے کہ دین محمدی نے مذہب کی تاریکی کے زمانہ مین ترقی
نہین پائی بلکہ اُسوقت ترقی پائی کہ دین عیسوی چھہ سو برس سے مخالفون کے دل کا تجلیہ کرتا
تھا اسکا جواب یہہ دیتے ہین کہ اسوقت دین عیسوی بہت خراب ہوگیا تھا اسلئے دنیا کو اسکے
بعد منور نہین کرسکتا تھا مگر یہہ تعجب کی بات ہے کہ اوسنے اُس مقصد کے حصول مین خطا کی
جسکے لئے مذہب مذکور پیدا کیا گیا تھا خیر یہہ وہی دلیل ہے جسکو محمد نے خود قائم کیا ہے اور
بلاشبہہ آپکے پیرو بہت مانتے ہین یعنی آپکا قول ہے کہ عیسی کے پیرودن کی برائیون اور
مذہب کی خرابیون کی ترمیم کے لئے دوسرے پیغمبر یا رسول خدا کا ہونا ضرور ہوا اسمین انکار
نہین ہوسکتا کہ یہہ دلیل عیسائیونکی ملمع اور نمایش کی ھے +

۱۲۵ ساتوین صدی مین عیسائی مصنف بکثرت تھے یہہ نہایت عجیب بات معلوم
ہوتی ہے کہ اُنمین کسی نے یہہ جرأت نکی کہ آپکی یا آپکے خلفاء اولین کی حیات مین عرب
کے پیغمبر کے مسائل کے رد کرنے پر قلم اٹھائے اور مجکو یقین ہے کہ ساتوین صدی کی کوئی
کتاب مسائل دین محمدی کے رد مین نہین +

۱۲۶ آکسفورڈ کے عالم اور پروفیسر کا قول ہی کہ جیسی کچھہ ساتوین صدی مین مذہب کی خرابی اُس بیان سی پائی جاتی ہی جو اوسوقت مین سینٹ الیجی اس ناین کے پادری نے ایک نیک عیسائی کے چال چلن مین کیا ہے اس سے زیادہ اور کسی بیان سی نہین پائی جاتی ؏

۱۲۷ "عمدہ عیسائی وہ شخص ہی جو اکثر گرجا کو جاتا ہی اور جو نذر نیاز قربانگاہ پر چڑھتی ہین وہ چڑہاتا ہی اور جو اپنی پیداوار مین سے جبتک خدا کی نذر نکرلے کچھہ بھی نہین کہاتا اور جب مقدس ایام قریب ہوتے ہین تو کئی دن اُس سی پہلو پاک رہتا ہی یہانتک کہ اپنی بیبی سی علحدہ رہتا ہی اس غرض سی کہ خدا کی قربانگاہ مین نہایت پاک و صاف جاسکی جو آخر کار خدا کا ایک نشان اپنی ساتھہ رکہتا ہی اور مناجاتون کو یاد کرلیتا ہی جبکہ تمہاری ہاتھہ مین علاج ہی تو اپنی روح کو عذاب سے بچاؤ گرجے مین نذر نیاز اور ابھی آمدنیونکا دسوان حصہ چڑہاؤ مقدس مقامونمین چراغ جلاؤ اور اکثر گرجے مین جایا کرو اور عاجزی سی ولیونکی پناہ لو قیامت کے دن اُس ازلی و ابدی حاکم کے سامنی بغیر فکر کے آؤ گے اور یہہ کہو گے کہ ای خدا دی کیونکہ ہمنی بھی دیا تھا +

ہ۔ تیزوبیت صفحہ ۱۴۷

۱۲۸ بیشک ساتوین صدی اور نیز انیسوین صدی کے ایک نیک عیسائی پادریون کے بنائی ہوئی کا کیا ہی عمدہ اور دلچسپ بیان ہی کیونکہ پادریونکے مذاہب انیسوین صدی مین بھی بعینہ وہی ہین جو ساتوین مین تھے صرف یہہ فرق ہی کہ ساتوین مین بہ نسبت انیسوین کے روح بیمار عیسائی کے علاج کیلئے پادریون کی دوا زیادہ مقدار کی ساتھہ اکثر دیجاتی تھی رومی اور پروٹسٹنٹ گرجون کا اس زمانہ مین بھی یہی حال ہی پوپ کے پیرو کا معدہ بوجہ خاص تعلیم کے پروٹسٹنٹ کے معدہ سی زیادہ سخت ہی اور اس لیئے وہ زور آور دوا کا استعمال کرتا ہی اور غالبا اُسکو اسکی حاجت بھی ہی پادری ڈاکٹر کا

فن یہہ ہی کہ اپنی مریض کی طاقت کا صحیح تخمینہ کر لے اور جتنے مقدور دوا کو ایسی ترکیب دے
کہ مریض کے حال کے مناسب ہو لیکن رومی بہ نسبت پروٹسٹنٹ کے زیادہ تیز دوا استعمال
کرتے ہین اور صرف یہی فرق ہی کہ رومی جو دوا کہاتے ہین وہ مفید الماده ہے اور
پروٹسٹنٹ جس دوا کا استعمال کرتے ہین وہ اتنی ہی سی اُنکا مذہب ہی اور دونو ملکر امر
مفصلہ ذیل کو مانتے ہین جو پادری ہونیکے اعتبار سے پوپ بیان کرتا ہی روح القدس
کو خدا کے آگے جا ہیون جو تمکو ہمارے ذریعہ سے ہوا نہ چھپائی ہے بطور پادری کے مانو جنکے
گناہ تو معاف کرتا ہے وہ معاف کر دیے جاتے ہین اور جنکے گناہ تو قائم رکہتا
ہے قائم رکہے جاتے ہین ؟؟ +

۱۲۹ ایک رومی کرچے کی خوبی مین یہہ بیان کرنا واجب ہے کہ مسئلہ بالا کے ساتہہ
وہ شرط لگاتے ہین پروٹسٹنٹ کے لئے یہہ عذر کارآمد نہین کہ اپنی رسمون کے ایک اور
حصہ مین وہ اوسکو شرطیہ کہتے ہین مگر اسجگہہ بلا شرط ہے +

۱۳۰ یہہ خیال کرنا بہت مشکل ہی کہ محمد کے گناہ یا اعمال بد اتنے بڑے ہون کہ
جنکی معافی نہو سکی جبکہ اُس فکر پر لحاظ کیا جا ہی جو کہ آپ نے پادریون اور راہبون کے
بر طرف کرنے مین ظاہر کی یہہ بیان کہ آپکو اپنے مذہب مین راہبون کا رکہنا منظور نہین
تعریف سی افزون ہی اور کرایہ کی امامت کے نہونے سے آپکا مذہب بہت سی پشتون تک
نتائج عملی مین سب مذاہب سے فوق لیگیا تہذیب اور علم ادب کا زیادہ فروغ پانا جو خلیفون
کی عالیشان بادشاہت مین ہوا غالباً اسیوجہ سے تہا اسلئے کہ جو سلطنتین عیسائی پادریون
اور راہبون کے زیر حکم زمانہ وسطی مین ہی ہین اُنسے خلفا کی سلطنتون کا اسقدر مختلف ہونا
آخر کسیوجہ سے ضرور ہوگا اور وجہ مذکورہ بالا سے زیادہ غالب کوئی دوسری وجہ نہین معلوم

ہوتی کیونکہ یقیناً فرنگستان کی جہالت اور تاریکی پادریون کیوجہ سے ہوئی جسکا ثبوت
کثرت سے پوپ اور کونسلون کے بیشمار احکامات سے ہی جو برخلاف علم کے تھے اور اخیر کو
ترنیٹ کی مشہور کونسل کی کوشش اسمعاملہ مین عبث ہوئی اسکی جواب مین شاید عالم
راہبون اور پادریون کے چند نظایرین بیان کیجائینگی مگر اون سے گرجا کے انتظام عام کے
مقابلہ مین بہت سی صدیون تک کچہہ فائدہ نہوا اور جیساکہ چند جدا جدا نظیرون سے عام
انتظام اور دستور کے خلاف کوئی بات ثابت کرنے سے تھوڑا فائدہ ہوتا ہی ایسا ہی بہت سے
برٹین اور ائرلنڈ کے پادریون کے حال کی نظیر سے فائدہ کم ہی جو یہہ ثابت کرتے ہین
کہ کرایہ کی امامت سے سب زمانون مین سب سے پرلی حد چین سے لیکر جان گراتس کے مکان
تک اسکاٹلنڈ مین انسان کیلئے نہایت خرابی نہین ہوئی یعنی ایسی خرابی نہین ہوئی جو
انھون نے برداشت نکی ہو +

۱۳۱ بعض حکیمون نے مذہبون پر یہہ الزام لگایا ہی کہ اُنکی وجہ سے بنی آدم کی ذلّت ہی
اور درحقیقت جب اُس نوبت پر لحاظ کیا جاے جسکو بہت سے ملکون کے زاہد اور سچتہ دیندار لوگ
پہونچے ہین جیسے اہل ہند اور ہسپانیہ اور پرتگال وغیرہ تو یہہ الزام اول وہلہ مین مستحکم معلوم
ہوتا ہی مگر یہہ نتیجہ مذہب کا نہین بلکہ اوسکی ابتریون کا ہی اور سب سے بھاری حصہ الزام کا
جو مین پادریون پر لگاتا ہون یہہ ہی کہ ان ابتریون کے انسداد مین یا وقتاً فوقتاً
اُنکی ترمیم مین کوشش کرنیکی جگہہ وہ اُنکے بڑہانے مین کوشش کرتے رہے یہانتک کہ آخر
کار وہ ابتریان ایسی ہوگئین جنکا تحمل نہوسکے +

۱۳۲ ایک نہایت معزز اور موحد پادری نے جو مصنف کا دوست ہی کہا ہی کہ
پادریون کی نسبت سپاہیون سے زیادہ خرابیان ہوئی ہین مین کہتا ہون کہ نہین سپاہی تو

زنگلی طبیعتون کے نتیجے ہین اور پادری اونکے باعث۔ ناظرین سے میرا التماس یہہ ہی کہ پورتگال اور ہسپانیہ اور آخرکار آئرلند کا حال دیکہین اور کانپین +

۱۳۳ یہہ بیانات غالبا مصنف پر شور الحاد پیدا کرینگے مگر مجکو نہ شور سے خوف نہ شور کرنیوالون سے مسیح نے لطیف کا مذہب صحیح نصرانی بستی کے غربا کا اور ایک مخصوص حال مین تھا اور وہ مذہب متعلق بدل تہا جسکو عقیدون اور مذبحون اور قربانیون کی حاجت نتہی اور اگر اوسکی باتی کوکوئی بات بڑی معلوم ہوتی تھی تو وہ کاتبون اور فارسیون اور پادریون کی ریاکاری اور عیاری تھی پادری اور اعلے پادری ہیسم کے تہنون تلے کی بدبو ہوگئی تھی اب محمدؐ نے اونکی دور کرنے سے اپنے آپکو ایسا عمدہ انجیل کا معتقد عیسائی بنایا کہ ہمنے اسوقت سے آجتک کوئی نہین دیکہا +

۱۳۴ دلیسٹ منسٹر ریویو کے لکھنے والے نے بجا کہا ہی کہ جو شخص طہارت بجا لاوے اور روزے رکہے اور چہوٹے بڑے عشر دے سرو کار رکہے اسمین کیا کچھہ اغلاص دردیانت نہوگی +

۱۳۵ اُس شخص کا بیان مذہب خالص کا جو عیسی کا مذہب ہی چنانچہ قرآن مین اسکا قول ہے +

۳۶ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ـــــ وَآتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ط

۳۷ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ

۱۳۸ سیل صاحب نے ایک ماجرا کا حال لکھا ہی جو محمد کی رسالت کی بارہوین سال
مین ہوا تہا اور جس سے کہ آپکی بڑی عزت اور عظمت معلوم ہوتی ہی اور جو کہ کسیقدر آپکے
مسائل کا بیان ہو اُس سال مین جسکو اہل اسلام سال مقبول بولتے ہین یثرب یعنی مدینہ کے
بارہ آدمی جنہین سے دس خزرج کے اور دو اوس کے تہے مکہ کو آئے اور العقبہ کی پہاڑی
پر جو شہر کے شمال کو واقع ہی محمد کے ساتھہ وفادار رہنے کی بیعت کی اس بیعت کو بیعۃ النسا
کہتے ہین نہ اس جہت سے کہ اُسوقت عورتین موجود تہین بلکہ اس سبب سے کہ اسکی روسے ان پر
فرض نہ تہا کہ محمد کی حفاظت یا اپنے مذہب کی حفاظت مین ہتہیار پکڑین یہہ ہی عہد تہا کہ
بعدہٗ عورتون سے بھی لیا گیا جسکا نقش ان الفاظ سے قرآن مین موجود ہی یبایعنك
علیٰ ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن و
لا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینك فی معروف

۱۳۹ اس عہد سے ناظرین کو خواہ مخواہ وہ عہد یاد آئیگا جو اول کے عیسائیون
نے کیا تہا اور جسکا بیان پلائنی نے اپنی چٹھی مین بنام بادشاہ ٹریجن کے کیا ہی اور جو
ہمیشہ انکا باعث وقار خیال کیا گیا ہی +

۱۴۰ مین خیال کرتا ہون کہ نپولین اعظم کی رای محمد کی نسبت دلچسپ ہے اور یہہ مین
مین اوسکے بیان سے درگذر نہین کرسکتا کیونکہ وہ کسیقدر میری خیالات کی بھی مطابق ہی
اور نیز اوسکے دیکھنے سے پیشتر جو کچھہ مین لکھہ چکا تہا اُس تحریر کے بھی مطابق ہی قرآن کی اُس
تاریخ کا حوالہ مین نہین جانتا جسکا حال کہ نپولین کے ذکر سے مقبول اور بہت معروف معلوم
ہوتا ہی بادشاہ موصوف نے تاریخ کی صداقت پر لحاظ کرکے اُن کل باتون پر اپنی رای اعتباری
ظاہر کی جو محمد کی نسبت کہی گئی ہین اوسنے کہا ہی کہ آنحضرت ایسے ہی ہونگے جیسے کہ کسی

فرقہ کے سردار ہوتے ہین قرآن مین جو آپکے ٣٠ برس بعد لکھا گیا ہی شاید اغلاط مندرج ہو گئی ہونگی اور محمد کی سلطنت اور مسائل اور رسالت قائم اور مکمل ہونے سے لوگ بھی آب بموجب کہنے لگے ہونگے تاہم یہہ امر تشریح طلب ہتا ہی کہ وہ امر اہم جو یقینا واقع ہوا یعنی دنیا کا فتح ہونا کسطرح سے پچاس یا ساٹھہ برس کے عرصہ قلیل مین انجام کو پہنچا ہوگا اب ہم پوچھتے ہین کہ یہہ فتح کن لوگون نے کی تو یہی کہین گے کہ بیابان کی قومون نے جنکا حال ہمنے سنا ہی کہ تعداد مین کم اور جاہل ور جنگ سے ناواقف اور ناشائستہ اور فنون سے بے بہرہ تھی تاہم انہون نے تربیت یافتہ لوگونکا مقابلہ کیا جنکے وسائل آمدنی بکثرت تھی حرارت دینی سے یہہ کرامات ہوئی ہوگی کیونکہ حرارت دینی کو اپنی سلطنت قائم کرنے کے لئے وقت درکار ہی اور محمد صلعم کا زمانہ صرف ٢٠ برس رہا تھا +

١٤١ لیکن حرارت دینی ہی سے ایسا ہوا اور بجز حرارت کے اسکی کوئی اور وجہ نہین ہو سکتی اور نہ وجہ یہہ کہ بغیر حرارت دینی کے وہ وقوع مین نہین آسکتا تھا +

١٤٢ عیسائی اپنے مذہب کی راستی سے اور اسکو اُس حال سے جسمین مذہب مذکور تھا اور اُن کیفیات سے جنمین کہ دنیا ساتوین صدی کے آغاز مین تھی بوجہ اپنے تعصب کے اندھے ہو کر دین اسلام اور سلطنت اسلامیہ کی جلد ترقی سے متعجب ہین آبتری اور تفرقہ کی وہ عجیب حالت جسمین کہ دین عیسوی اُسوقت مبتلا تھا بعید از قیاس تھی خاصکر مشرق مین جہان کہ تسلط دوا فرمان روائی پائتخت کا ہنوز اسقدر موثر نہوا تھا کہ بیشمار فرقونکو معہ اُنکی بی تعداد پاک اور الہامی نوشتون مثل اناجیل اور وحی اور قوانین اور صحیفون وغیرہ کے جبرا ایک گروہ دوہ فرقون کے اندر بجز کینہ باہمی کے اور تکلیف دہی یکدگر کے جب کبھی ممکن ہوا ور کسی چیز مین اتفاق نہوا +

١٤٣ جب دین عیسوی کی اس عجیب اور ابتر حالت پر خیال کیا جاوے تو یہہ تعجب نہین

[illegible]

معلوم ہوتا کہ اگر مذہب جس سی ابتری مروج کے دفع ہونیکی امید ہو سرسبز ہو جاتی
یہہ مذہب اپنی نہایت سادگی سی عقل اور حس مشترک کے اُن سادہ اور نتیجہ اصول
پر معلوم ہوتا تہا جن سی کہ کل فرقتیونکا اُسکی حد مین آجانا غالب ہو اسوقت کے دین
عیسوی کی حالت کے ذکر مین اکسفورڈ کے عالم اعظم کا یہہ قول ہی اُس کمبخت زمانہ
مین عیسائیون کے بہت خفیف اور بیہودہ فرقے بیشمار جماعتون مین منقسم ہوکر سرخودی
سی باہم نزاع اور کینہ سی ایکدوسرے کو ایذا رسانی کرنے لگی اسی مین ناقص اور عمل مین
خوار ہوگئی اور بہیمی جو یہہ لوگ بجز نام اور ظاہری اقرار مذہبی کے اور کچہہ نرکہتی تھی
عیسائی گرجا کی مساکر کی کوئی علامت باقی نہ تہی نہایت خراب اصول اور بیہودہ
رائین عموماً جاری تہین علم کے مفید موقعون مین جہالت اور نیکی کی نہایت عمدہ
ترغیب کے عوض بدی پہیل گئی تہی اور سچائی کے لئی ایک نرم جوش تہا جسمین جاہلانہ
اغلاط کی آمیزش تھی اور رائیون کے باب مین وہ نزاع قلمی تہا جسکو کوئی نہ فیصل
کرسکے اور ارتکاب جرمون مین ایک تمام اور غیب اتفاق پیدا ہوا تہا جس سی حذر کرنا
سبکے لئی فرض اور مفید تہا ۴

۴ [illegible]

۱۴۴ پہر وہ کہتا ہی دلیرون کی سعی مین جنہون نے کہ مذہب کے مشتہر کرنے مین
محنت کی تہی اور شہید ہوئی تہی پایان جو اُسکی استحکام مین مصروف تھی اسوقت پادریون کی
حکمت عملی اور وہمی لوگونکی جہالت سی مذہبی پرستش کے لئی مناسب اشیا قرار دیگئی تہین +

۱۴۵ پہر اُسکا قول ہی وہمی جوش کی سخت تندی نے ملائم سی ملائم طبیعت کے
خیالات کا چراغ گل کر دیا قوانین کا دقائق سیاستی سی پامال اور شکستہ ہوگیا اور شرقی
شہرون مین خون کا ابلہ آگیا ٭

۱۴۶ ڈاکٹر ویٹ کا بیان نہایت بجا ہی مگر اس سی زیادہ کوئی اور وحشت انگیز بات
ہو سکتی ہے یہہ تعجب کی بات نہین ہی کہ ایکمذہب سی ایسی خرابیون سکے دفیعہ کی امید ہو
سرسبز ہو جائی +

۱۴۷ ڈاکٹر ویٹ نے ذیل کی عبارت مین اُن چند وجوہات کا بیان کیا ہی جو
محمد یا آپکے پیرودن نے پیش کی ہین وہ نہایت عجیب ہین اور چونکہ عالم اور محقق مصنف
نے ذکر کیا ہے مجکو توقع ہی کہ اونپر کوئی تکرار نکریگا +

۱۴۸ ڈاکٹر ویٹ کا قول ہی محمدؐ نے نہایت سلیقہ گفتگو سی بیان کیا ہی کہ اللہ تعالی
نے ابتدا مین ایک بڑا اور عام مذہب کل بنی آدم کو عطا کیا تہا اور جب زندگی کے
تفکرات اور کاروبار سے مذہب مذکور محو ہو گیا یا انسانی طبیعت کی ہٹ اور ضعف
سے خراب ہو گیا تو اللہ تعالی نے رحم کرکے متواتر پیغمبر بھیجے کہ بنی آدم کی تعلیم و اصلاح
کرین جو کہ صدق کیے صاف اور سادہ راہ سی منحرف ہونے پر ہمیشہ مائل تھے موسی کی
رسالت ربانی علامت خاص کیوجہ سی صرف ایک ہی قوم پر محدود تھی اسیطرح عیسی بھی
تھی جسکا زیادہ وسیع اور گنجایشی طریقہ احسان ربانی کی کامل ترسعی سے پیدا ہوا تہا
اُسکی قسمت مین تھا کہ اپنی فوائد بلا تمیز سب بنی آدم کو عطا کری جو وسعت سی پھیلے
ہوئی تھی تاہم چونکہ بمرور زمان مین عیسوی کے مسائل کمبختی سی بگڑ گئے اور آدمی اکثر
پہر تاریکی اور غلطی مین بہکنے لگے تو آخرکار اللہ تعالی کو منظور ہوا کہ اپنی ارادہ کرم گستر
کے لئی محمد کو ذریعہ بنا دی اور مذہب کو اُن خرابیون سی بچانیکے لئی مقرر کری جس سی
اُسکی ذاتی رونق چھپ گئی ہی یعنی آپکو راستی اور نیکی کا بڑا اور پہلا بحال کرنے والا
دنیا مین قائم کرے ؎ +

۱۴۹ اور یقیناً مذہب کی ترمیم اور اوسکو خرابیون سے بچانے کے لئے ظاہرا کسی شخص کی بہت کچھ حاجت تھی اور ثابت ہے کہ محمد یہودی اور عیسائی دونوں کے مذہب کی راستی کے قائل تھے دونو مذہب والونمین سے بہت سے لوگ آپکے دائرہ مین کچھ آئے گو دین عیسوی کے راستی کے آپ قائل تھے تاہم آپکا قول ہے کہ وہ نہایت خراب ہو گیا تھا آپکے معراج مین ذکر ہے کہ آدم اور نوح اور موسی وغیرہ نے آپ سے التجا کی کہ اللہ تعالی سے ہمارے لئے شفاعت کرین مگر آخری آسمان پر پونہچکر جب آپ عیسی مسیح سے ملے تو آپکا معاملہ برعکس ہوا یعنی آپ نے عیسی سے اپنے لئے شفاعت کی التجا کی اور اسطرح عیسی کو ترجیح دی اسلئے اس سے اور بہت سی قرآن کی آیتون سے ظاہر ہے کہ ہر ایک موحد عیسائی اور بعض اور فرقون کے موحد بخوبی مسلمان ہوسکتے ہین آپ نے عیسائیونکو یاد دلایا کہ عیسی نے وعدہ کیا تھا کہ اونکے لئے ایک تسلی دہندہ بھیجینگے اور اگر آپ اپنے تئین وہی شخص مانین یا اونکو یقین کرائین کہ وہی ہین تو اسکے لئے عجیب طرحکی سرگرمی آپ مین درکار نہین +

۱۵۰ قرآن مین جابجا عیسے کے لئے شہادت رسالت ربانی کی دی ہے اور انکو مسیح کہا ہے اور یہہ فرمایا اِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ اور انکی پیدایش کے حالات معجز آمیز انہین الفاظ مین بیان کئے ہین جنمین عیسائی انجیل نویسون نے کئے ہین +

۱۵۱ ذیل کے اختصار مین ہم اس بیان سے بخوبی مطابقت پاتے ہین جوکہ مانشو کانسٹنٹ نے دین محمدی کے ابتدائی زمانون کا کیا ہے ہم اپنی تحقیقات کے سلسلہ مین اور بھی زیادہ بیان کرینگے یعنی وہ بات جسکا وجود تواریخ مین اکثر ہے کہ اسلئے ہیں

[Margin note, handwritten:] [illegible]

جنکو انسان نے قائم کیا اور ترقی دی اکثر نقصان ہوا اور مذہبی انقلابات جسقدر ہوئی ہین انسے فائدہ
ہوا ہی مثلاً ایک عرب کے قزاق کو دیکھو جو ایسا بیرحم قاتل ہی کہ قتل کے بعد بھی اُسکو افسوس نہین
ہوتا نہایت سنگدل شوہر ہی اور نہایت بے محبت باپ پس ایسا عرب صرف ایک مذہبی جانور ہی اُسکی
قدیم عادتونکی نسبت سیل صاحب نے قرآن کے ترجمے کے پہلے دیباچہ مین جو بیان نکتہ چینی سے تمام لکھا ہی
وہ دیکھنا چاہئی کہ زمانہ جاہلیت مین عرب عورتونکو مثل مال اسباب کے سمجھتی تھی اور اسیمثل لونڈیونکی سلوک
کرتے تھی اور اپنی بیٹیونکو زندہ دفن کرتے تھی۔ جناب پیغمبر مبعوث ہوئی اور دو صدیون تک بہادری
اور سخاوت اور خداپرستی نے دنیا کے اخلاق پر روشن نشان چھوڑی یہہ دو صدیان اکثر باتونمین یونان اور
روم کے نہایت عمدہ زمانونکی مانند ہوئین۔ ہمنی دیدہ دانستہ یہ اسلام کا ذکر کیا جو کہ تمام زمانہ حال کے
مذہبونمین سب سے زیادہ اِسکا حال پر قائم ہی اور اِسی سبب سے اب تک متضمن بہت سے نقصانون اور قباحتونکا ہی +

۱۵۲ جب عیسائی پادری بیان کرتے ہین کہ محمدؐ کے مسائل کی کامیابی صرف بوجہ شمشیر
ہوئی تو وہ ظاہرا علت کو بجای نتیجہ کے بولتے ہین کیونکہ تلوار چلانے کی علت ہاتھہ کی حرکت
ہی اور ہاتھہ کی حرکت کا باعث حرارت دینی ہی جس سے اُنکی فتح ہوئی اور حرارت دینی کا سبب
پختہ اعتقاد ہی جو محمد کے مسائل کی صداقت پر اُنکو تھا ان ایمان والونکے لئی جو صرف خدا رکتا کی رضا
جوئی اور اپنی پیمبر کی حفاظت مین جان دیتی تہی بہشت اور زمانہ حال و استقبال کی خوشی اور وہ بھی
ہمیشہ کو تصور کیجاتی تہی تو اِس تصور مین یہہ کیسا نامعقول اور غیر مفید امر ہی کہ کل خطرون سے خوف نہ کہاکر
اِس جلیل القدر انعام کو حاصل نکرین اور اِس ثواب کی قدر کو اپنی کوششونسی بڑہاوین خاصکر
اُس صورت مین جبکہ معلوم ہی کہ اجل ہر شخص کی معین کردی گئی ہی اور دنیا کی پیدایش سے
پیشتر اُسکی تحریر ہو چکی ہے جسکو کوئی شئ نہ روک سکی نہ ٹال سکے پلنگ پر خواہ معرکہ مین ضرور ایک
آدمی اوسی طور پر مریگا جیسا کہ لکھدیا گیا ہی نہ احتیاط کی وجہ سی وہ حکم تبدیل ہو سکتا ہے

اور نہ خوف کیوجہ سے ۔ حرارت دینی کی خصلت عالمگیر بخوبی معروف ہے اور محمد کے معاملہ مین معلوم ہوتا ہی کہ وہ بعجیب طور پر ظاہر کی گئی دیکھو شہر مدینہ قبل اسکے کہ محمد تلوار کھینچین فتح ہو گیا تہا اسیلئے یہہ فتح تلوار کے زور سے نہین کہی جا سکتی آپکی پہلی مہم مین صرف ۳۰۵ آدمی تھے دنیا کی فتح آغاز کرنے کے لئی یہہ ایک نہایت تھوڑی فوج تھی آپ کی دوسری مہم مین ۳۰۰۰ تھے اور اسطرح ہر ایک لڑائی سے خواہ فتح ہوئی ہو یا شکست معلوم ہوتا ہی کہ آپکے سپاہیون کی تعداد بڑہتی گئی شاید اگر یون کہین گے کہ یہہ معمولی بات ہی کہ فتح سے سپہ سالار کی سپاہیونکی تعداد بڑہ جایا کرتی ہی یہہ بہت صحیح ہی مگر آپ نے اُن لوگونکو اپنی فوجمین بھرتی نکیا جو آپکے مذہب پر ادنی درجہ کا بھی معتقد نہوا یعنے زبان سے کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله نکہا اور یہہ کلمہ ایسا سادہ اور صاف ہی جسکا سمجھنا یا یاد رکھنا یقیناً مشکل نتہا مگر معلوم ہوتا ہی کہ آپکے پیرؤن کی حرارت دینی انکی تعداد کے ساتھہ ہی بڑھی اور یہہ کہ آپکے خلفا کی بڑی فوجمین یہہ صفت (جو کہ ہر فتحیاب کے لئی مرغوب ہی) اُنہین کمالات کے ساتھہ پایا جاتا تہا جیسا کہ خود محمد کی چھوٹی چھوٹی فوجونمین تہا ظاہرا بات یہہ تھی کہ ہر ایک فتح سے مذہب پاک کے واعظون کو (جنمین سے ہر ایک سپاہی تہا) اپنی لیاقت آزمانیکا نیا موقع اور نہایت عمدہ میدان مشق کے لئے ملگیا ۔

۱۵۳ یہودی یا عیسائی قیدی کے لئی علاوہ خوشی زندگی آیندہ کے آزاد ہو جانا انعام سردست تہا پس جس شخص کی آزادی قواعد جنگ کے بموجب جاتی رہی ہو اور وہ اپنی پیشتر کے یہودی یا عیسائی تعصبات کے چھوڑنیکے بدون بھی ایمان لا سکتا ہو اسوجہ سے کہ محمد اور اُسکے مذہب کے مکمل کرنیکے لئی خاص کر مقرر ہوئی تھی نہ اُسکے

دور کرنے کو تو ایسے شخص کے حق مین محمد کی کراماتی کامیابی فریفتہ کرنیکی واسطے نہی

یہہ معجزہ پوشیدہ نتہا بلکہ ایسا نور عظیم اور تابان تہا جس سے بالخصوص اور نیلے خودغرض

آدمیونکی فہم و نظر تلملا جاتی تہی تو جوانون اور بیفکر ہٹے کٹے لوگون کے واسطے بڑا دلکش تہا

جو سپاہی کے لئے بڑی طمع ہے یعنی نکتا ہی اور لوٹ اور عورت اور سب سے زیادہ

فتح۔ ممالک مفتوحہ کے خاندانون مین جنہون نے صلح چاہی انکو امن اور حفاظت

اور موقع بہی سلطنت کا ملا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ممالک مفتوحہ کی حالت جو زمانہ محمد مین

تہی اُس سے بہتر کیا ہو سکتی ہے غرضکہ انہین وجوہات سے تعداد بڑہی مگر کوئی چیز ضرور

اور ہوگی جس سے کہ حرارت دینی پیدا ہوئی تہی

۱۵۴ جس شخص کو دین محمدی کی طرف تہوڑی سی بہی رغبت ہو وہ بآسانی مان

لیگا کہ آپکے مسائل مین کوئی ایسی بات نہ تہی جو دین عیسوی اور موسوی کے مخالف

ہو یعنی کوئی ایسی بات نہ تہی کہ بنفسہٖ بلا توسط مخالف ہو موسیٰ نے اپنی پانچ کتابون

مین اقرار کیا تہا کہ اللہ تعالے میری نسبت ایک بڑا پیغمبر بہیجیگا اسلیے سمیریا کی دس قومون

کے لئے (جو اسوقت تعداد مین بہت تہین اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتی

تہین اور جو شاید فتح کرنیوالے پیمبر کے جویا تہی نہ روحانی مسیح کے) کوئی وجہ نہین

معلوم ہوتی کہ وہ محمد کو جو اسمعیل کی نسل سے تہے وہی پیمبر موعود کیون نہ سمجہتے اگر وہ

معجزہ چاہتے تو فتوحات اور شمشیر احمدی اسکا جواب تہا کیونکہ شمشیر فتح کرنیوالے اور

غیر مغلوب پیغمبر کی بمنزلہ عصا ہارون تہی جس سے کہ فتح دنیا کی آپکو حاصل ہوتی تہی

یہود اور بنیامین کے فرقون مین معلوم ہوتا ہے کہ آپکو اسقدر کامیابی حاصل نہوئی جیسی

باقی کی بنی اسرائیل مین ہوئی کہ بالکل قومین آپکے مذہب مین کہپ گئین اگر آپکے

پیرووین مین نہین تو پھر کیا ہوئین عیسائیون اور یہودیون کا قول ہی کہ اہل سمیریا کیوتہائٹ
بت پرستون کی اولاد کے سوا اور کچھہ تھی کیوتہائیٹ یعنی بنی اسرائیل موسی کے قاعدہ
سے اوسیقدر تعصب رکھتی تھی جیسی باقی دو قومین اور تعداد مین بھی وہ ضرور بہت سی ہونگی
ورنہ وقتا فوقتا بعض اوقات اجنبیون کے ساتھہ اور بعض اوقات اپنی بھائی بندون یہودا
والون کے ساتھہ لڑنیکے لئے فوجین نہ بھیج سکتی [۱۱] +

۱۵۵ بیت المقدس کی تباہی کے بعد ہمکو معلوم ہی کہ رومیون نے بہت سی کمبخت
یہودی قیدیونکو فروخت کر ڈالا اور ہمکو بخوبی یقین کرنا چاہیئے کہ محمد کے پیروون
نے ان پریشان حال نئے سر قیدیونکی اولاد کو اور نیز ایسی ہی اور اونکے ہموطنونکو
جنکی پریشان حالی سے اونکو موقع حملہ آوری کا خوب ملا تھا دین محمدی مین لانیکا کوئی
دقیقہ فروگذاشت نکیا ہوگا اس حملہ آوری سے مراد حملہ ایذارسانی نہین اور نہ حملہ غضب
شمشیر بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک یعنی طمع آسائش اور آرام اور خوشی کا اثر تحمل شاق
اور یاس رنج اور دشواری کے سبب مانون کے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ شہیدون کا خون گرجا
کی بنا ہی اور یہہ کہ تلوار اور مورچون سے مرید کرنے مین کبھی کامیابی حاصل نہین ہوتی
ہم گاہ گاہی ایک یہودی کو صدق دل سے مبدل بدین عیسوی پاتے ہین مگر ایسا کم ہوتا
ہی کہ حالت افلاس مین عیسائی ہوجاے بلکہ اکثر صورتمین ہوتا ہی کہ لاکھون روپیہ کا قابض ہو +

۱۵۶ عیسائیون کے ساتھہ برتاو مین محمد رسول واحد معبود حقیقی کو اسقدر مشکلات
نہ پڑی ہونگی جیسی یہودیون کے ساتھہ کیونکہ آپکے شرع کی تمیز بہت کچھہ عیسائی بنیاد پر
ہوئی ہی کوئی یہودی بغیر یہہ تسلیم کرنیکے کہ عیسے پیغمبر تھے اور اونکو خدا کیطرف سے وحی
ہوتی تھی مسلمان نہین ہوسکتا پھر اس سے زیادہ کیا چیز ہی جسپر کہ موحد عیسائی ایمان لاتا ہے

— یہہ نہین معلوم ہوتا کہ محمد کا اعتقاد اس سی زیادہ ہوا ورنہ آپ نے اپنے مریدون کو
اس سی زیادہ یقین کرانا چاہا گو خود انہون نے جتنا چاہا اوتنا یقین کرلیا — مگر ایک
عجیب اور نہایت ضروری دلیل ہے جو کہ عیسائیون کے ساتھہ برتاؤ مین آپکی معاون
ہوئی اور جسکو دوست و دشمن دونون نے لکھا ہی گو دشمن اوسپر کما تشفی [illegible]
وہ یہہ ہی کہ ایک روایت مشہور ہی اور انجیلی تواریخ مین مکتوب اور مذکور کہ عیسی نے اپنے
رفع سی پیشتر اپنی مریدون سی اقرار کیا تھا کہ ہم تمہارے پاس ایک شخص کو تسکین و تشفی دینے
مین بہیجینگے جسکو ہماری انجیل کے مترجم یونانی نے پیریکلیطاس لکھا ہی جسکا ترجمہ تشفی دہندہ
۱۵۷ مسلمانون نے بیان کیا ہی اور اب بھی انکا یہی قول ہے کہ یہہ شخص محمد ہی تھے
جنکی نسبت مسیح نے پیشین گوئی کی تہی جسطرح کیخسرو کی پیشین گوئی اشعیا نے کی تہی کہ
دونو کے نام لیدیئے گئی تھے اور مسلمان یہہ بھی کہتے ہین کہ عیسی نے جو آپکا نام لیا تھا تو
نہ اوس لفظ سے جیسا کہ زبان یونانی اور ہماری تواریخ انجیلی مین ہی یعنے پیریکلیطاس
بلکہ اوس لفظ سی پیریکلیوطاس جسکی معنی تشفی دہندہ کے نہین بلکہ محمود یا ممتاز کے ہین جو عربی مین لفظ
محمد کے معنی ہین اور عیسائیون کی انجیل مین ابتدا مین منجملہ اُن دونو لفظون کے دوسرا
ہی لفظ تہا مگر سچ چھپانے کے لئی اوسکو تحریف کردیا گیا اور عیسائی اسبات سی انکار
نہین کرسکتی کہ اونکے کتب موجودہ حال مین تحریفین ہین یا اختلاف قرارت ہوا ہی اور
وہ یہہ بھی کہتے ہین کہ اِس عبارت کے چھپانیکے لئی تمام تحریرین دستی غارت کردی
گئین تحریرات دستی کے غارت ہوجانیکا انکار نہین ہوسکتا اور یہہ وہ بات ہی جسکی
نسبت جواب باصواب دینا مشکل ہی اور قدیمی کتابونکی نسبت تو یہہ ہی کہ چھٹی صدی
سے قبل کی ایک بھی موجود نہین ◆

[illegible]

مارش کی [illegible] دیکھو

۱۵۸ اسکی جواب مین یہہ کہین گے کہ ٹرٹولین اور دوسرے قدیمی مصنفونکی عبارتون سے ثابت ہوسکتا ہی کہ انجیلی تواریخون کی قراءت صحیح قدیم زمانہ مین محمد سے پیشتر ایسی ہی تھی جیسی اب ہی اور اسلیئے اونمین تحریف نہین ہوئی مگر اسصورتمین یہہ ثابت کرنا چاہیئے کہ ان قدیمی مصنفونکی تصنیفونمین تحریف نہین ہوئی جو کہ شاید ہوئی ہو کیونکہ جن لوگون نے انجیل کی تواریخونکی قدیمی تحریرات دستی کو غارت کیا ہی اونہون نے ایک وصلی کو از سرنو لکھنے مین کیا تامل کیا ہوگا جسپر ایک قدیمی مصنف کی تصنیف لکھی ہوئی تھی اس امر کو اول درجہ کے حقانی عیسائیون نے تسلیم کیا ہی کہ اور اور مقصدون کے لئے اونمین تحریف ہوئی ہے اور ظاہر ہی کہ جو لوگ ایکصورت مین تحریف کرینگے وہ دوسری مین بھی کرینگے اور چونکہ لفظ مذکور عبرانی قرار دیا گیا ہی پس اگر غلط لکھا گیا ہو تو گمان غالب یہہ ہی کہ ابتدا کے عیسائی مورخون نے جو دنیا مین سب سے بڑھکے جھوٹے ہین اپنی خاص مطلب کے لئی جھوٹ بولا ہو اور یہہ گمان ضعیف ہی کہ یوحنا حواری عبرانی شخص نے کوئی غلطی کی ہو کیونکہ وہ عبری اور یونانی دونو زبانین سمجھتا تھا اور اگر بالفرض فضیلت کی بگڑی زبانونکی اوسکو نقلی ہوا اور یہین وجہ لفظ یونانی کلیطاس کو بجای کلیوطاس کے غلطی سے کر دیا ہو تو اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ یوحنا کی اصل متن مین تحریف ہوئی ہے ✦

۱۵۹ مسلمان یہہ بھی کہتے ہین کہ یہہ مشہور بات ہی کہ بہت سی عیسائیونکو جب پیشین گوئی کے ایک شخص کا انتظار رہتا جس سے ثابت ہوتا ہی کہ جو بناوٹ رومی پادریون اور پروٹسٹنٹ نے قوانین مذہبی کی اوس عبارت پر کرلی وہ عام تھی اسکی نظیر دوسری صدی مین مانٹینی آس ہے جو کہ ٹرٹولین کی نسبت پہلے ہوا ہی اوسکو اوسکی پیرو شخص موعود

سمجھہی تہے جس سے کہ اوسکی دشمنونکو موقع ملا کہ اوسکی نسبت ازراہ کینہ کے نئے اہل
بات مشتہر کردین کہ وہ روح القدس ہونیکا دعوی باطل کہتا ہی ایسی ہی اشخاص خصوصاً
مان ٹینی اس کی بدولت انجیلی تواریخوان مین جہوٹ ملایا گیا اور یہہ ماجرا محمد کے زمانہ
سے بہت پہلے ہوا جنکا اصلی تشفی دہندہ ہونا بوجہ آپکی کامیابیون کے ثابت ہی اور
نیز مان ٹینس کے زمانہ کے بعد مگر محمد کے زمانہ سی بہت پیشتر مینس کو بھی اسکی پیروان
نے شخص موعود قرار دیا اور بانشو بوسوبرنے ثابت کیا ہی کہ اوسکے پیرو بڑی عالم
اور طاقتور فرقے تہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ اور کی نسبت اس بات کو غالباً
بہتر سمجہتے تہی جسمین عیسی نے پیشین گوئی کی تہی اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بارہ تابہ
التشین مین شخص معہود کو متمیز نکر سکے لیکن نتیجہ ہی ثابت ہوا کہ مینس شخص موعود تہا
اور اوسکے پیرو غلطی پر تھے ✦

١٦٠ یہہ بھی اونکا بیان ہی کہ یہہ امر مخفی ظاہر ہے کہ عیسائی اگر مناسب
سمجہتے تو قیمتی تحریرات دستی کو محفوظ رکھہ سکتے تہے جیسا کہ بہت سی اولیا کی لاشون کو
اونہون نے بآسانی رکہا ہی مثلاً یوحنا اور مریم اور پطرس اور پولس وغیرہ کی لاشین
جو اطالیہ مین ہر روز نظر آتی ہین ✦

١٦١ اہل اسلام جنکی سماعت اس معاملہ مین ضرور ہونی چاہئے اس بات سے
نہ چوکینگے کہ عیسائیون سی باصرار کہین کہ اس غلط ترجمہ کے چھپانیکے لئے کل تحریرات
دستی غارت کردی گئین یا اونمین جہوٹ ملا دیا گیا اور اگر ایسا نتہا تو وہ غارت
کیون کردی گئین اور عیسائیون کو اسکی جواب باصواب دینی مین بہت کچھہ دقت ہوگی
کیونکہ تحریرات دستی کی غارتگری سی انکار نہین ہوسکتا اسلئے کہ وہ موجود نہین مگر مسلمان

اس سے بڑہکر یہہ کہین گے کہ اگر خود عیسائیون کی دلیل پیش کیجا ہے تب بھی مطلب ثابت ہے کہ وعدہ تو ایک تسلی دہندہ کا تہا پہر یہہ کہنا کہ ظہور بارہ زبانہ آتشین کا وہی شخص موعود ہے محض فضول ہے۔ اور درحقیقت محمد ہی اُس شخص کے مصداق ہین اور آپکے سوا اور کوئی ایسا نہین ہوا۔ اور وہ یہہ بھی کہتے ہین کہ حواریون کے قوانین اور خود عیسائیونکی کتاب سے کسیطرح پر پایا نہین جاتا کہ روح القدس کا حواریون مین آجانا تسلی دہندہ موعود کا آنا ہوا اور صرف زبان سے ایسے دعوے کی تصدیق نہین ہوسکتی +

۱۶۲ مسلمان یہہ بھی کہین گے کہ پنٹی کاسٹ کی ضیافت مین کہتے ہین کہ یہہ تسلی دہندہ حواریون کے پاس آیا یعنی ایمینا ایک بریدہ زبانہ آتشی سنے ہر ایک حواری پر طاری ہوکر اُسی لمحہ اُنکو سب زبانین بولنی کی طاقت بخشی اس واسطے اُس شخص کو جسکے دلمین تعلیم سے تعصب آگیا ہو ایک عجیب طور ایک شخص کے آنیکا معلوم ہوتا ہے اور ضرور نہین کہ وہ فیض روح القدس ہی ہو کیونکہ یوحنا کے بیسوین باب کی بائیسوین آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خود عیسی نے اپنی رحلت سے تھوڑا پیشتر یہہ فیض اونکو عطا کردیا تھا یعنی پنٹی کاسٹ کی ضیافت کو جسکا ذکر ہم کررہے ہین دو مہینے بھی نگذرے تہے کہ فیض مذکور عنایت کیا تہا +

۱۶۳ قوانین دینیہ کی کتاب مین کہین نہین پایا جاتا کہ یہہ زبانہای آتشین جنسے کہ سب زبانین بولنی کی طاقت عطا ہوتی تہی تسلی دہندہ موعود تہین اور جو ایسا ہوتا تو ضرور کتاب مذکور مین ہوتا +

۱۶۴ اگر اسکے جواب مین یہہ کہا جاے کہ وہ عطا یا جنکا بیان متی کی انجیل مین ہے اور فیض روح القدس جسکا بیان یوحنا کے بیسوین باب کی بائیسوین آیت مین ہے صرف

چند روز ہ تھی اور پھر پھیل گئی تو مسلمان جو اس نکلی کہ یہ صرف ایک حیلہ ہی جس سے انجیل
متن یعنے اصل انجیل بین نہین ـ عیسائیونکی پاک کتاب کی آن عبارتونکو اہل اسلام اپنی
دلیل اونکے خلاف انتخاب کر سکتے ہین گو اونکو خود مستند نہین مانتے ❊

۱۶۵ مسلمانونکی دلیل کو بابت ترجمہ لفظ پیرکلیطاس بجای پیرکلیطاس کے بڑی دو واقعی
طرز کیوجہ سی ملتی ہے جو کہ سینٹ جروم نے انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان مین کرنیکے
اندر اختیار کیا تہا جسمین بجای لفظ پیرکلیوطاس کے لفظ لاطینی پیرکلیطاس لکھدیا تہا اس
سے ثابت ہوتا ہی کہ اوس کتاب مین جس سی کہ سینٹ جروم نے ترجمہ کیا تھا لفظ پیرکلیوطاس
تہا نہ پیرکلیطاس اسوجہ سی مسلمانون کے اُس بیان کو بہت مدد ملتی ہی جو پرانی تحریرات
دستی کے غارت ہونیکے بابمین وہ کرتے ہین ❊

۱۶۶ لفظ پیرکلیطاس کے معنی پر پادریونمین بہت اختلاف ہی چنانچہ مشہور
ہائی کیلس کہتا ہی کہ ارنسٹائی نے بہت مناسب کہا ہی کہ اسکے معنی نہ حامی کے
ہین نہ تشفی دہندہ کے اور یہہ بھی کہتا ہی مین تحقیق خیال کرتا ہون کہ پیرکلیطاس یا نہ
روح القدس کو کہتے ہین یا معلم یا مالک کو یعنے بتانے والا خدا تعالی کی سچائی کا
مین اوسکی راہ سی ترجمہ معمولی کے صحیح نہونے مین مطابقت کرتا ہون گو بعوض لفظ ڈاکٹر
کے مین اوسکے حق مین ماسٹر کا لفظ استعمال کرتا ہون کیونکہ جو معنی کہ اوسنی لفظ مذکور
کے لکھی ہین بہتون نے اختیار کئی ہین مگر اوسکی ثبوت کا طور کچھہ عجیب ہی ہی اُسکو چاہیے
تہا کہ لفظ مذکور کو کسی محقق کی تصنیف مین تلاش کرتا اور اوسکو معنی کی تشریح استعمال
سے کرتا اسکی عوض اوسنی اس مصدر سی بحث کی جس سی لفظ مذکور نکلا ہی اور عبرانی
محاورہ سی استعانت لی ❊

۱۶۷ اِس لفظ کے باب مین عالم اور معزز بشپ مارش نے کہا ہی کہ لفظ پیرکلیطاس
کے تین ترجمے مین ہمکو اختیار ہی کہ جسکو چاہین پسند کرلین اول معنی حامی کے ہین جو
معتبر اور یونانی اکابر کے نزدیک مسلم ہین اور دوسرے معنی تشفّی کے اور یہہ وہ معنی ہین
کہ ارنسٹائی نے بحوالہ اِس لفظ فارقلیط زبان خالدیہ کے کہی ہین جیسے وہ معنی پائے
جاتے ہین اور غالبًا خود عیسی نے اُنکو استعمال کیا تھا اور تیسرے واعظ جسکو کہ مصنف
مذکور نے بحوالہ ایک عبارت مصنفہ فائلو کے تسلیم کیا ہی پس یہہ صاف ظاہر ہی کہ اِس مشہور
لفظ کے معنی مین اور اُوس ہیبت کے قسم مین جسکو کہ عیسی نے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا
بہت اشتباہ اور شک ہی میری رای مین اِس سے انکار نہین ہوسکتا +

۱۶۸ برنباس کی انجیل کی بابت سیل صاحب اپنے ترجمہ قران کے دیباچہ صفحہ ۹۸
مین کہتے ہین دو یہہ کتاب مسلمانون کا اصلی جعل نہین معلوم ہوتا گو اُنھون نے بے شک
اوسمین اپنی کاربراری کے لئے اضافہ اور تغیر کردیا ہی اور خاصکر بعوض پیریکلیطاس یا تشفی دہندہ
کے اُنھون نے اِس مشکوک صحیفہ مین لفظ پیرکلوطاس کردیا ہی جسکے معنی ممتاز یا احمد
کے ہین اور اسی سے اُنکو دعوی ہی کہ ہمارے پیغمبر کے نام کی پیشین گوئی کی گئی ہی کیونکہ
عربی مین محمد کے معنی یہی ہین اور اسکو وہ قران کی اُس عبارت کی تصدیق مین
کہتے ہین جہان کہ عیسی مسیح نے پیشین گوئی کی ہی کہ آپ کے پیچھے دوسرے نام احمد سے آوینگے
جو اُسی مصدر سے نکلا ہی جس سے محمد مشتق ہی اور وہی معنی رکھتا ہی +

۱۶۹ یہہ تسلیم کرنا ضرور ہی کہ لفظ مذکور جیسا کہ بشپ مارش نے لکھا ہی کہ یقینًا
عیسی مسیح نے استعمال کیا تھا مسلمانون کے دعوی کو بہت کچھہ سہارا دیتا معلوم ہوتا
ہی جیسا کہ عالم سیل صاحب نے یہان بیان کیا ہی میری رای مین اہل اسلام لفظ مذکور کو

پیریکلیوطاس بنا لینے کا اوسیقدر اختیار رکہتے ہین جسقدر کہ عیسائی پیریکلیطاس کر لینے کا بلکہ مین کہتا ہون کہ غلبہ کا پلہ مسلمانونکی طرف ہی کیونکہ عیسائی مجاز نہین کہ پچہلی جسم مین لفظ زبان خالدیہ کے حرف یڈ یعنی یا کو جو مثل حرکت کسرہ کے ہی یا حرف ایٹا کو کہ یا مدودہ معروف کی برابر ہی حرف ایوٹا کی عوض مین بدلین +

۱۷۰ حرف یڈ حروف تہجی زبان خالدیہ کا دسوان حرف ہی اور شمار مین وسکی عدد بھی دس ہین پس اگر لفظ مذکور ایک زبان سے دوسری مین بدلا جاے تو اوس یونانی حرف سے بدلنا چاہیئے جو دس کے معنی مین آیا ہی اور جو ابتدا مین حروف تہجی مین دسوان تہا قبل اسکے کہ یونانیون کا حرف ڈگامہ جاتا رہی جیسا کہ مین نے اوسکو کثرت سے اپنے اوس جواب مضمون مین ثابت کیا ہی جو درباب جنوب مغربی فرنگستان کے قدیمی پادریون کے لکہا ہے +

۱۷۱ مگر مین علاوہ اسکے یہہ بھی کہتا ہون کہ اگر عیسیٰ کا استعمال کیا ہوا لفظ فارقلیط تہا اور یہہ کہ اس لفظ کے معنی ستودہ کے ہین جیسا کہ سیل صاحب کا قول ہی تو اوسکا ترجمہ اس لفظ یونانی پیریکلیطاس مین غلط ہی یعنی اختلاف قرارت کی جہت سے اور یہہ کہ بشپ مارش اور ارنسٹائی دونو کے کل ترجمہ غلط ہین اور لفظ مذکور اوس لفظ سے مبدل کرنا چاہیئے جو ستودہ کے معنی رکہتا ہو اور جو واقع مین یہہ لفظ پیریکلیوطاس ہونا چاہیئے +

۱۷۲ مگر اسکا ترجمہ فارقلیط علم کے معنی لیکر نکرنا چاہیئے بلکہ اسم صفت کے طور پر کرنا چاہیئے چنانچہ اہل اسلام بمعنی احمد کے لیتی ہین اگر یہہ لفظ عیسیٰ کا استعمال کیا ہوا زبان خالدیہ یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے وہی مراد پائی جانی چاہیئے جو اوسکے

معنی اُن زبانون مین سے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے مشتق ہوا تو اوسکے وہی
معنی چاہئین جو عربی مصدر کے ہین اور تب اوسکی معنی ستودہ یا شخص ممتاز کی ہونگے*

۱۷۳ اگر ناظرین غور کرینگے تو معلوم کرلینگے کہ لفظ کلیوطاس کو ہومر اور
ہشیئڈ دونونے بجاے ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہی اسطرحسے میری دانست
مین اہل اسلام کی دلیل اس سلیقہ کے ساتھہ ہی کہ اگر انکو انکی غلطی پر معقول کیا جاے تو عجب
نہین بہت مشکل پڑے یہہ ادنی بات ہی مگر انکی دلیل کی تردید میری نظر سے نہین گذری*

۱۷۴ ذیل کی عبارت کو مسلمان کہتے ہین کہ انجیلون سے خارج کردیگئی ہی
وَاِذْ قَالَ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِی اِسْرَائِیلَ اِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَیْنَ
یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَاْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُہُ اَحْمَدُ

۱۷۵ مگر مجکو اس مشہور لفظ فارقلیط کی نسبت کچھہ اور بھی کہنا ہی اسکو شیب
مارش نے جسکے قول کو عیسائی صادق جانتے ہین ایک مسلمان کی منتخب کی ہوئی دلیل
مین تسلیم کرلیا ہی کہ وہ لفظ سریانی خالدیہ یا عربی ہے مگر یونانی نہین ان زبانون
مین سے ایک کو یا دو کو محمد ضرور بولتے ہونگے یا ادنے درجہ یہہ کہ سمجھتے ہونگے اور یہہ
یقین کرنیکی کوئی وجہ نہین کہ لفظ مذکور کے یونانی ترجمہ کی نسبت انکو کچھہ بحث ہوئی ہی
کیونکہ عیسیٰ کے کلامون کے یونانی ترجمون سے عرب کے لوگونکو کیا غرض تھی عرب مین
اُن ترجمون کا کیا کام تہا اُن لوگونکو وہ کیا فائدہ پونہچا سکتے تہی جو انکا ایک لفظ
بھی نہ سمجھہ سکتی تھی بجز ایسی لوگونکے جو اُس اصل زبانکو سمجھتے تھے جسکو عیسیٰ بولتے تھے
آپنے لفظ مذکور اوسیطرح لیا ہوگا جیسے کہ منقول چلا آتا تھا یا جیسا کہ سیل صاحب نے
اُسکو لکھا ہی جسکے معنی ستودہ کے ہین اور اس سے زیادہ غالباً آپنے کبھی دریافت

نہین کیا - یہہ خیال کرنا کیسا بیہودہ ہی کہ اپنی خاص زبان کے ایک لفظ کے معنی کی
تشریح غیر زبان مین ڈہونڈہ ہیئے - آپ نے لفظ مذکور وشل دوسری فرقوان اُس زمانہ
کے شخص انسانی پر محمول کیا اور یہہ اجازت نہین دی کہ اوسکو ثالث ثلثہ کہین جیساکہ آپ
زمانہ کے عیسائی موحد کہتی ہین یہہ بھی ممکن ہی کہ آپنے اوسکو احمد کے معنی مین لیا
اور اوسکی سبب کبہی جہگڑا یا شک نکیا ہو +

۱۷۶ عہد جدید مین اسقدر پیشین گوئی محمد کی نسبت ہی مگر آپکے پیرون کا قول ہی کہ
عہد عتیق مین بھی آپکی نسبت پیشین گوئی لقبید نام کی گئی ہے پادری اور نہایت دیندار
پارکہرسٹ صاحب کا قول جو ایسی شاہد ہین جنکو شہادت دینی منظور نہین اِس لفظ
حمدا کے مادہ کی نسبت یہہ ہی کہ یہہ لفظ سب قسمونکی پاک چیزون یعنی دونو قسمونکی
مطلوب
عبادت سچی اور جہوٹی پر بولا جاتا ہی جنسی ہر فریق علے حسب مراتب خواہش اور محبت رکھتی
تھے دیکھو آنٹر آل جینٹائل دوم صفحہ ۷ اور انکا مطلوب کل قومون کا ویاؤ
حمدہ حل ہگوئیم اس مادہ سی مزعوم پیمبر محمد کا نام نکلا +

۱۷۷ پارکہرسٹ صاحب کی اس عبارت پر ایک مسلمان کہیگا کہ دیکہو عہد جدید
اور نیز عہد عتیق مین آپکی نسبت پیشین گوئی لقبید نام کے کی گئی ہی اور اس پیشین گوئی
کی نسبت جو عیسی مسیح کیطرف کی گئی واقع مین غلط ہی اور جیساکہ نام سی ظاہر ہی وہ
اُس شخص کی نسبت تھی جسکو خود عیسی نے اپنی رسالت تمام کرنیکے لئی بہیجا تہا اور انجیل
لوقا کے باب ۲۴ درس ۴۹ مین لفظ اَپنے گیلین (یعنی وعدہ) سی اُسکی طرف اشارہ فرمایا تہا اور اُسکی
بابت مین تمہارے خاص نہایت مشہور پادری پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اُس سے مراد محمد ہین عیسی یا روح
القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہی کہ پیشین گوئی مین محمد کا نام موجود ہی اِسمقام پر یہہ دعوے

نہین کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہوگی؟؟

۱۷۸ ٹھیک ٹھیک جبکہ محمدیت پرستی سے علحدہ ہوکر خالص عیسائی ہوئی مین
نہین دریافت کر سکا کیونکہ غالب ہی کہ جب آپ اپنی آپکو خدا کا رسول سمجھنے لگے تو
اوس سے کچھہ بیشتر عیسائی خالص ہوئی ہونگے اور نیز قبل اس سے کہ عیسائیونکی پیشین گوئی
کے بموجب آپکو یقین ہوا ہو کہ مین وہی ہون جسکی نسبت پیشین گوئی ہوئی ہے آپ نے
اپنے ہموطنونکو بت پرستی سے علحدہ کرنے مین بہت کچھہ ترقی کر لی ہوگی مگر جبکہ آپ نے
اپنی کامیابی کی امید پر اور اس عجیب حقیقت پر خیال کیا کہ آپکا وہی نام ہی جس کی
نسبت پیشین گوئی ہوئی تو یہہ غالب معلوم ہوتا ہی کہ انہین باتون سے عیسائیت کی معتقد
ہوئے مین آپکا استحکام زیادہ ہوا ہوا در انجیلون کے تسلیم کرنے سے انکار کرنے کی
بڑی وجہہ یہہ ہوئی ہوگی کہ یونانی تواریخون مین اُس شخص کا بیان جسکی نسبت عیسی
نے پیشین گوئی کی مشرقی تواریخون سے مختلف طور پر کیا گیا ہے اور آپکے مُلک کے
آدمیون کا عام اعتقاد مطابق مشرقی تواریخ کے تہا کیونکہ اسکو بہولنا سمجھنا کہ ملنے ٹن
کے پیرو منجملہ جنکے ایک نہایت مشہور دافع عن المذہب ٹرٹلین تہا اور جملہ سیرنتہین
مارشنائٹ اور ناسٹک اور مینی شیون کے متمول اور معروف اور عالم فریق نے متون
مذکورہ بالا کو اُس معنی مین لینے سے انکار کیا جسمین کہ رومی گرجا کے ٹرنی ٹیرین نے لیا تہا
— ان سب فرقون کا اعتقاد یہہ تہا کہ ہر فرقہ کا افسر ہی شخص موعود اور رسول خدا
معہود ہی ٹرٹلین مانٹے ٹن کے پیرون مین اُس وقت تک شریک رہا جبتک کہ اوسنے دین
عیسوی کی نسبت غدر مشتہر نکیا جیسا کہ پختہ مذہبی مصنفون کا بیان ہی اور جبتک کہ
اُسکو تجربہ نہولیا اور بہت مسن نہوگیا تب تک مانٹے ٹن کو تشفی دہندہ ماننے کے باعث رتبہ

بشپ کا حاصل نکیا جیسا کہ اگسٹن نے مینی جین کے چھوڑنے پر حاصل کیا تھا جسنے
کہ نو برس تک یعنی جتبک کہ وہ اُنکا شریک رہا مانی کو تشفی دہندہ ضرور مانا ہوگا جب
سینٹ اگسٹن نے مانی کے تشفی دہندہ ہونیکا خیال چھوڑا اور رومی مذہب پر چلا تو
اوسنے ایک راہب کی کوٹھری چھوڑکر بشپ کا محل پایا کیونکہ مانی کے مقبول پیرو حقیقت
مین راہب تھے +

۱۷۹ ناظرین مخاطب سے میری التجا ہی کہ اپنے آپکو اس جلیل القدر مصلح کی جگہہ
جنکا یہہ لقب اب مین کہہ سکتا ہون خیال کرے یعنی فرض کرے کہ مین بت پرستون کے
درمیان حکیمون کیطرح اصلاح کر رہا ہون اور پہر تامل کرے کہ ایسی صورتمین اُسکو کیا
پیش آویگا یہی ہوگا کہ ہر طرف سے اپنے آپکو نہایت ناچیز اور ذلیل وہم سے گہرا ہوا پاویگا
اور عیسائیون مین سوا ہی بتون اور گلی ہوئی لکڑی کے ٹکڑون کی عبادت کے اور
تبرکات اور عقائد اور بیشمار فرقون کے اور ہر جگہہ ملکی اور مذہبی لڑائیون کے اور کچھ
نہ دیکھے گا انجیلی تاریخین بیسیون ہونگی جنہین سے اوسکو پسند کرنا غیر ممکن ہوگا کیونکہ
کمال خوبی کی جہت سے چار منتخب نکر سکیگا اونکو محض خرافات شیطانی سے بھرا ہوا پاویگا
اور طمع کے باب کی عبارتین وسیع اور نہایت اونچی دیکھیگا جنکے لفظی معنی زمانہ حال
مین اُن معنون سے بہت مختلف سمجھے جاتے ہین جو اُس زمانہ مین محمد صلعم کے جاتے تھے یہہ یاد
اِس تقدیر پر ہے کہ اوسنے چار انجیلی تواریخ کو دیکھا ہو مگر یہہ امر مشکوک ہے اور بغیر کسی ثبوت
کے اوسکو مین نہین مان سکتا اسیطرح اگر چند بیربط عبارتین قران جعلی مین پائی جائین تو
محمد کے خلاف مین بھی بطور شہادت کے تسلیم نہین کی جاسکتین گو کتاب متنازع فیہ ہی سے
حقیقت مین منتخب ہون +

١٨٠ یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نسطورا کا فرقہ عرب مین کثرت سی تھا اور میری رای مین جب
یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اس فرقہ نے زمانہ محمد مین اُس انجیل کو اختیار کیا جسکو عیسی کی طفولیت کی
انجیل کہتے ہین تو یہہ غالب نہین کہ اُن لوگون نے چار دوسری انجیلونکو بھی مانا ہو پس اس سے
صرف ممکن ہی نہین بلکہ نہایت غالب ہے کہ محمد نے ہماری چار انجیلونکو کبھی نہین دیکھا +

١٨١ نسطوراوالے خصوصاً دو جزو می گرجے کے شریک تھے اب ان چارونکو مانتے
ہین مگر میری رای یہہ ہی کہ فرقہ مذکور نے ہمیشہ انکو نہین مانا +

١٨٢ یہہ ظاہر ہے کہ ایک شخص جسکو اشیا کی زبانون مین فارقلیط کہتے تھے سب مشرقی قومون
کے اعتقاد مین وہی تھا جسکی پیشین گوئی عیسی نے کی تھی جنکی انجیل اور پیشین گوئیونکو معلوم
ہوتا ہی کہ محمد جانتے اور مانتے تھے مگر یہہ امر یقینی معلوم نہین ہوتا کہ آپ ان چار دوسری انجیلی
تواریخون سی واقف تھے اسلئے کہ غالباً آپ یہہ امر نہین جانتے تھے کہ یونانیون نے اپنی زبان مین
آپکے ملک کے مشرقی لفظ کا ترجمہ جسکو آپ خود سمجھتے تھے کسطرح کیا ہی اور یقیناً اس جاننے کی آپکو
پروا بھی نہ تھی کیونکہ وہ آپسے کچھہ علاقہ نرکھتا تھا آپ صرف اسیقدر جانتے تھے کہ ایک شخص کی نسبت
پیشین گوئی ہوئی ہی اور ان سب صورتونمین یہہ کسطرح تعجب نہین معلوم ہوتا کہ آپ نے یقین
کرلیا ہو کہ وہ شخص مین ہی ہون اگر آپ نے ایسا کہا تو کچھہ بیجا نہین کہا کہ اگر مین مثل کسی شخص
کی وہ شخص ہون جسکی پیشین گوئی ہوئی ہی تو اللہ تعالی کل باتونکو اور آدمیونکے دلونکو ایسا
کر دیگا کہ جس نیک کام مین مین مصروف ہون میری کوششین مشکور ہون اور پیشین گوئی کے
سچے ہونیکا ثبوت ہوا اور اگر میری تقدیر مین کامیابی ہی تو آدمیونکے دل بلا معجزون کے
اور بدون جبر کرنیکے حق کو مان لین گے اور بموجب اسکے آغاز دین محمدی مین ہم ایذا
رسانیان اور جلانا نہین پاتے +

۱۸۳ اسمین آپ غالباً مخلص بہی تھی اور اپنی آپکو مثل ہمینہ سوت کوٹ اور بیرن سویڈن برگ اور جان ویسلی اور بہت سی اور دن کی الہام کیا گیا خیال کرتے تھی جن الفاظ کے معنی ہماری انجیلون مین روح کے معلوم ہوتے ہین آپ انکو بحرف تصور کرتے تھے +

۱۸۴ مین ابھی بیان کر چکا ہون کہ وہ طریق جس سی کئی فرقونکو تھوڑی ہی عرصہ مین زوال آگیا ثبوت کافی اس امر کا ہی کہ اُن لوگون نے اپنی افسرونکو شخص موعود فرض کر لینے مین غلطی کی اور وہ بتدریج نیست و نابود ہو گئی مانٹی نس کو نسبت یا در ہی اسلئی عیب لگایا ہی کہ اوسنی اپنی آپکو روح القدس کہا مگر یہہ بڑی خلاف بیانی ہی گو کہ اوسنی عیسیٰ کی انجیل کو تسلیم کیا لیکن ہماری چارون تواریخونکو سند جاننی سی انکار کیا اور کہا کہ شخص موعود روح نہین بلکہ انسان ہی یہی با اُس چہوٹے الزام کی ہی جو اُسپر لگایا گیا ہی جیسا کہ بخوبی مانس یوسیبیس نے ثابت کیا ہی +

۱۸۵ مانٹی نس کے طور پر غالباً محمد نے بہی اپنی آپکو شخص موعود خیال کیا بہت سی عجیب غریب معاملے آپکے اعتقاد کے تصدیق کرنے مین متفق ہین اول یہہ کہ لفظ فارقلیط کے معنی وہی ہین جو لفظ احمد کے ہین اور اسطرح سی آپنے اپنی تئین زبان ہیگی مین پیشین گوئی کیا ہوا بقید نام خیال کیا ہوگا جیسا کہ کیخسرو کو پہلے بقید نام اشعیا نبی کہا تہا — دوم یہہ کہ ضرورت ایک شخص کی اُن خرابیونکی تصحیح اور ترمیم کے لئی جو دین عیسوی مین ہو گئی تہین اور جسسی دنیا مین خون کا اہلہ آگیا تہا بخوبی ظاہر ہے سوم یہہ کہ آپکی کامیابی سی آپکو اپنی رسالت کی صحت کا ثبوت معلوم ہوا ہوگا جو اس کہنے کا باعث ہوا کہ اگر ایسا ہی رہا تو اس سی ثابت ہوگا کہ مین ایسا ہی ہون جیسا کہ مجکو اپنی نسبت یقین ہی یعنی رسول یا بہیجا ہوا الله کا یا اسخدمت کے لئی پہلے سی معین کیا ہوا گو مجکو حد بشری سی زیادہ طاقتین مثل عیسیٰ کے عطا نہین ہوئین

اور شاید اسکی وجہ یہہ ہو کہ اُنکی اب ضرورت نہین ـ عیسی نے بوسیلہ اپنے معجزون کے دین کی راہ صاف کر دی اور میری دانست مین دنیا میرے مسائل کے لئے تیار ہے یعنی اُن مسائل کے واسطے جنکو مین البتہ جانتا ہون کہ مجکو الہام ہوا ہے اور جس جانچ کی تمیز صرف مین ہی کر سکتا ہون یہہ وہ مسائل ہین کہ در حقیقت وہی خالص اور غیر محرف مسائل عیسی کی انجیل کے ہین جو بہت سے فرقون کے ہاتہہ سے نکل گئے ہین جو اونکی نسبت باہم ایذا رسانی کرتے ہین اگر مین کامیاب ہوا تو میری کامیابی جو بلا مدد معجزون کے ہو گی اسکا ظہور ہر دور و ہر محو نہو گا اور فتح عالمگیر اسکی صداقت کا ثبوت ہو گا +

۱۰۶ عیسائی اپنے آپکو اندہا کرنیکے لئے اس خیال کو کہ محمد شخص بے علم و تہی جسقدر چاہین مضحکہ مین ڈالین مگر اس سے یہہ حقیقت نہ بدلیگی کہ پندرہ کروڑ شخص محمد کو ایسا ہی خیال کرتے تھے اور اب بھی خیال کرتے ہین مین نے کتابون مین دیکھا ہے کہ جب تیرہ ہزار مفسر قرآن کی تفسیر کر رہے تھے تو یہہ خیال نہین کیا جا سکتا کہ ہر ایک چیز جو کہ اہل عرب کے ہنر اور دانائی سے ایجاد ہو سکی تھی کہی گئی ہو یہہ متصور نہین ہو سکتا کہ لفظ فارقلیط کے باب مین بحث کا حقہ نہوئی ہو اس سے انکار نہین ہو سکتا اور نہ کیا جائیگا کہ دنیا کے معاملات کو ایک نہایت عجیب طور پر عیسی کے مذہب محرف کیلئے ایک مصلح کی حاجت تھی اور غالبا کروڑ ہا ان لوگون مین سے جو محمد کو مانتے تھے ہمارے انجیل اور قوانین کے لفظونکو بابت روح قدس کے کبھی نہین سنا ہو گا اور اگر سنا بھی ہو گا تو اُنکی تصدیق سے انکار ہو گا مگر اونہون نے اگر تسلیم بھی کیا ہو تو ایک مختصر جواب رغبت سے سننے والونکا اطمینان کر دیگا وہ یہہ ہے کہ تم کہتے ہو کہ عہد جدید مین ہدایت ہے کہ روح الصدق آویگی یہہ درست ہے کہ روح الصدق آئی مگر وہ محمد مین آئی جنکو روح الصدق سے الہام ہوتا تھا پس یہی تہارے پیچیدہ عبارت کے صحیح معنی ہین اور صرف یہی درستی کے ساتھہ ہو سکتے ہین +

۱۸۷ ان سب صورتون مین یہہ تسلیم کرکے کہ اس مشہور لفظ کے معنی مشکوک ہین اسبات کے
یقین کرنے مین کچہہ بہت بڑا خیال درکار نہین کہ ایک شخص جسکو تہوڑی سی بہی حرارت دینی کی
فوراً اپنے آپکو سمجہہ لے کہ وہی حقیقت مین وہ شخص ہی جسکی نسبت عیسیٰ نے پیشین گوئی کی تہی اور
بھیجا تہا جیساکہ ہم اورونکو پاتے ہین کہ مختلف اوقات مین آدمیون نے فی الواقع اپنے آپ
کو شخص موعود خیال کیا جنمین سی بعض نے ایذا اوٹہائی اور اپنے ایمان پر خاتم خاتمہ بالخیر کی
لگائی تنہائی اور عزلت کی زندگی سی جو محمد نے بہت برسون بسر کی شاید ایسی خیالات پیدا ہوئی
اور آپکی کوششون مین کامیابی نے جس سی کہ ہر روز نئے نئے اور غیر مترقب امور پیش نظر ہوتے تھی
غالباً ان خیالات کو پختہ کیا عرب کی آب وہوا اور وہانکے باشندون کی عجیب زود یقینی جو کہ اپنی تیزفہمی
فہمی اور دلکار شعرگوئی مین ہمیشہ مشہور تھی یہی احتمال تقویت پاتا ہی کہ محمد خود اس خیال خام کے
دام مین آگئے جب آپکی ابتدائی زندگی کے حالات پر جو ایسی معزز اور قابل تعریف ہین خیال کیا جاتا
تو آیندہ کو آپکی بدکاری اور نفسانی اعتدالیون پر یقین کرنا مشکل ہی اور یہہ ایک دن ہتی اور نہ اوپری
کی بات ہی کہ جبتک آپکے اعمال کے لئی کوئی وجہ جیسی ملنی درستی سی ممکن ہو انکی علت کسی بُری
بات کو قرار دین ✚

۱۸۸ مجکو یقین کلی ہے کہ ایک غیر متعصب شخص کو جہنیہ سوت کوٹ اور امینل سوٹ گت
اور جان ویسلی کی راستی مین شک نہوگا جنکا کہ مین ابھی ذکر کرچکا ہون کہ اونکو الہام ربانی کا اقرار
تھا پس جسوقت محمد کو دریافت ہوا کہ ایک شخص کی نسبت پیشین گوئی ہوئی ہی جو ملقب باحمد ہوگا یا دوسرا
کافہ انام اور آپکے نام کے بھی وہی معنی تھی اور آپنے اپنی ملک کے بڑی بڑی آدمیونکو مسلمان
کرنے اور اوسکے بتونکو دور کرنے مین اپنی کامیابی پر خیال کیا تو کیا تعجب ہوا کہ آپنے معتقد
عیسیٰ ہوکر اپنے آپکو وہی شخص سمجہا جسکی نسبت پیشین گوئی ہوئی تھی اور مجکو نہین معلوم ہوتا

کہ جب یہہ صورتین موجود ہون تو آپ اپنے تئین ایسا کیون نہ سمجہین +

۱۸۹ میں یہہ بات کہہ سکتا ہون کہ اور کوئی شخص ایسا کبہی نہین ہوا جو دین عیسوی پر اعتقاد لانیکی ایسی قوی وجہ رکہتا ہو جیسی کہ محمد رکہتے تھے اسلئے کہ قرآن شاہد ہے کہ آپ عیسی کی رسالت اور اونکے کہے ہوئے مسائل اونکے عجب خیالات اور اونکی دکہلائے ہوئے معجزون اور اونکے رفع اور بعث و حشر کے معتقد تھے +

۱۹۰ بہر حال پیغمبر موصوف یعنی محمد کو خواہ مغالطہ ہوا ہو یا نہین یہہ امر نہایت یقینی ہے کہ آپکے پیرو حقیقت مین آپکو وہی فارقلیط سمجہتے تھے جنکی نسبت عیسی نے وعدہ کیا تہا اور عیسائیون سے بہی یہی کہا کہ آپکو وہی سمجہین اور ایشیا کے تو مومنین سے (جو کہ عیسی کے وعدہ کی روایت تسلیم کرتے ہین مگر رومی گرجا کی چارون انجیلون کے معتقد نہین خواہ وہ چارون محرف ہون یا نہون) لاکہون کے لئے دلیل کا اثر یکسان رہیگا اور وہ یہہ ہے کہ وعدہ سے انکار نہین ہوا اور بہت سے فرقونکے تنازع رفع کرنے اور بیحد اور خونخوار جہگڑون کو دفع کرنے کے لئے کوئی شخص ضرور تہا اور اگر ضرور نہو تو مفید بلاشبہہ تہا اسطرح سے میری انست مین ہمارا یہہ نتیجہ نکالنا بجا ہے کہ کل فرقے جو ہماری انجیلون کے معتقد نہ تہے جلد عرب کے فارقلیط کے پیرو ونمین شامل ہوگئے منجملہ اونکے بنی نضیر ابیونائٹ اور مارشنائٹ اور مانوی اور ناسٹک کے کل مختلف فرقے اور نیز بہت سے اور تہے۔ اُن عیسائیونکے ساتہ مین جو چارون انجیلون کے معتقد تہے ذرا زیادہ دقت پڑی ہوگی مگر وہی دلیلین جو اس زمانہ کے موحدونکو ثالث ثلثہ کے فارقلیط سمجہنے کے مانع ہین جنکا بیان یوحنا کی انجیل باب ۱۴ اور باب ۱۶ ونیز قوانین مین ہے بآسانی بہت سے پریشان حال اور جاہل اور متعصب لوگون سے صدی ہفتم پر بہی اثر کرینگی خاصکر اُس صورت مین جبکہ آرام اور آزادی کی دلیلین فریفتہ کرنیوالی اُنکی تائید کرین +

۱۹۱ بلاشبهه دین محمدی کی کامیابی اور اُسکی جلد ترقی کی ان سببے لیلونکو متعصب عیسائی بطور طعن کے پیش کریگا مگر محمد پر ایسی باتون سی کسطرح الزام آسکتا هی کیونکه یهه ظاهر هے که یهه کامیابی نتیجه اراده کا نهتا بلکه نتیجه ایسی حالات کا تہا جو پہلے سی معلوم تهی اور نیز مسلمان کهینگا که محمد پر حرف گیری کی جا نهین اِسلئی که جب الله تعالی نے مناسب سمجها آپکو اسبات کا الهام کردیا که آپ بنی آدم مین راستی اور توحید اور حالت اخروی کو منتشر کرین پس آپنے اسکو ایسی طور پر اور ان صورتون سی کیا جنسی آپکو یقین کامیابی کا تہا بحث مین اس قسم کی طعن کو استعمال کرنے سے عیسائی احتیاط کرین که یهه دو دہاری تلوار هی کیا عجب هی که قابض هی کے هاتهه کو زخمی کرے +

۱۹۲ یهه عجیب بات هی که اهل اسلام اس سی منکر نهین که هماری چارون انجیلی تواریخین اُنهین شخصونکی تصنیف نهین جنکے نام سی وه هین وه صرف یهی کهتے هین که عیسائی پادریون نے اونکو ایسا تحریف کردیا هی که اُنپر کچهه اعتبار نهین کیا جاسکتا اور نیز بیشک اگر ایک ترکی یهی تحریف کی نظیر طلب کیجا ی اور وه یوحنا کے پہلے صحیفه کے پانچوین باب کی ساتوین آیت کو پیش کرے جسکی تحریف پارسن اور نیوطن اور نیز بعض اورونکی تصنیفونمین ثابت کی گئی هی جو باسانی ریٹ صاحب کے خلاصه مین پائی جاتی هین تو ایک عیسائی کو اوسکے جواب دینے مین بهت دقت هوگی +

۱۹۳ برنباس کی انجیلی تواریخ کا جس سی وه کهتی هین که محمد نے قرآن مین اکثر نقل کی هے مشرق مین بهت بڑا رواج تہا اوسمین محمد کے آمد کی متواتر پیشین گوئی هوئی هے ڈاکٹر ریٹ کا قول هی که محمد کی کاربرآری کے لئی اوسمین تحریف کی گئی هی یهه ممکن هی اور همکو اس صورتمین تعجب بهی نهین هوتا جبکه رومی اور پروٹسٹنٹ عیسائیون نے اپنی قدیمی اور عالی متبرک نوشتونمین سخت بیغیرتی سی ایسا هی کچهه کیا هی +

۱۹۴ یوحنا کی عبارت مرقومہ بالا اوسکی مثال ہے رومی گرجا والون کے پادریون نے غالبا یہہ دغا گستاخانہ کی تہی لوتھر نے اپنی مشتہر کی ہوئی انجیل مین اسکو چہوڑ دیا اور کہتے ہین کہ بوقت نزع اوسنے اپنے پیروون سے بنہایت الحاح درخواست کی کہ میرے نام سے اسکو مندرج نکرین مگر اسپر التفات نکیا گیا اور انجیل مین جب کی عنوان سے کہ لوتھر کی تصنیف ثابت ہوتی ہے وہ بحکم لوتھر کے جرمنی گرجا کے داخل کیگئی اسطرح سے اگر رومی پادریون سے اس دینی مغالطہ کی بنا ہوئی تو اوسکو پروٹسٹنٹ والون نے اختیار کیا جسکی حفاظت مین وہ کچہہ کم سرگرم نتھے اور نہ اب ہین یہہ منجملہ تیسہزار اختلاف قرارت کے صرف ایک ہی جسکو کہ پادری تسلیم کرتے ہین کہ صحیفون اور انجیلو مین موجود ہین کتاب کو ڈاکٹر مانٹ فورڈ اینس مین جواب ڈبلن کے عام کتبخانہ مین موجود ہی عمداً متن کتاب کی تائید کے لئے جعل کیا گیا تہا ✦

۱۹۵ رومیون کے گرجا کے حق مین بے انصافی ہوگی اگر یہہ امر واقعی یہان نہ بیان کیا جائے کہ اس صحیفہ کا ترجمہ اس جعل کے بہت عرصہ بعد بادشاہت کے حکم پوپ کے ایک مشرقی زبان مین طبع کرایا گیا تہا جسمین یہہ عبارت چہوڑ دی گئی تہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ جعل مذکور بعض کم رتبہ کے پادریو کا عمل تہا نہ خود گرجا کے پوپ کا ✦

۱۹۶ باوجود ڈاکٹر ویٹ اور سیل صاحب کی عظمت کے مین یہہ کہتا ہون کہ صرف انکے بیان سے مجکو یقین نہین کہ برنباس کی انجیلی تواریخ مین جیسی کہ وہ اب ہی تحریف ہوئی ہی اور جبتک کہ وہ بعض مختلف تحریرات دستی یا اسیطرحکی اور قوی دلیلین پیش نکرین مین اونکی رائے سے مطابقت نہین کر سکتا اور مین یقین کرتا ہون کہ ایسی دلیل اونکے پاس نہین ہی اسلیئے کہ انہون نے اوسکو بیان نہین کیا اور گو درحقیقت مین برنباس کی انجیلی تواریخ کے الہام ربانی ہونیکا قائل نہین تاہم مجکو کسیطرح یقین نہین کہ پیشین گوئی اوسکی اصل مین نہو اور

یہہ بھی مجھکو کسیطرح سی یقین نہین کہ وہ خود اپنی ایفا کے لئی معاون نہوئی ہو جیسا کہہ اسکے سوا بہت سی پیشین گوئیون کی کیفیت ہوئی ہی جو پاک اور ناپاک کہلائی گئی ہین تیسرے صدی کے بعد انجیلی تواریخون مین تحریف کی مشکلات کو کیلس اور پادری مارش صاحب نے باصرار بیان کیا ہی تیسری یا چوتھی صدی مین ہمارے اناجیلی تواریخون کی تحریف کے خلاف جو دلائل ہین وہ اوسی زور کے ساتھہ بلکہ اوس سی کسیقدر زیادہ برنباس کی انجیل کی تحریف کے خلاف بھی عائد ہوتی ہین جو کہ بہت عرصہ کے بعد یعنی ساتوین صدی مین ہوئی تھی کیونکہ جسقدر وہ بعد کو ہوئین اسیقدر ظاہرا زیادہ دقت سے ہوئی ہوگی +

۱۹۷ اس انجیل کو بہت سی عیسائیون نے محمد کے زمانہ کے بہت قبل تسلیم کیا تھا یہہ خیال کرنا مشکل معلوم ہوتا ہی کہ پڑھے لکھے مسلمانون نے جو سنہ ہجری کی دوسری صدی مین بکثرت تھے ان تحریفونکو اگر وہ ایسی خراب تہین جیسی بیان کی گئی ہین معلوم نکیا ہو اسکی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ علم کی سرسبزی پر رومی پادریون نے اُن بعض پُرانی تحریرات دستی کو زبان یونانی اور عربی اور سریانی اور کالدیک مین جنمین عبارتین مذکور موجود تہین نہ دریافت کر لیا ہو ولیل سکت پر لحاظ کرنے سی جو ان تحریرات دستی کی وجہ سی عیسائیون کو مسلمانون کے ساتھہ مناظرہ کرنے مین ہاتھہ آتی یقیناً اسکی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ یونان اور سیریا اور مصر وغیرہ نے بیشمار عیسائی خانقاہون سی ایک بھی پیش نہوسکی مسلمانون کی طرفسی عی ہوکر مین سب عیسائی پادریون سی کہتا ہون کہ اس انجیل کی ایک بھی تحریری جلد ایسی نکالدین جسمین یہہ عبارتین نہین پائی جاتی یہہ جلدین مسلمانون کے ملکومین بہت پائی جاتی ہین جہان کہ عیسائی خانقاہین کثرت سی ہین اور اونمین وہ جلدین اب بھی ضرور ہونگی اگر عمداً غارت نکردی گئی ہون +

۱۹۸ میری دانست مین دین عیسوی کے معتقدون کے مختلف فرقون سی محمد کی فوجون مین بہرتی ہوئی ہوگی اور اس وجہ سی کہ وہ صرف دولت اور تنخواہ کی سپاہی تھی بلکہ بموجب قاعدہ کے حقیقت مین آپکے جانبدار ہوگئے تھے ہمکو اُنکی حرارت دینی کی وجہ معلوم ہوجائیگی جس سے کہ اُنہون نے ایسا کیا تہا۔ اگر ابتدا مین وہ لوگ بہت سی غافل و لاابالی ہونگے جیساکہ یقینا ہوا ہوگا تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بوجہ تعصب یا حرارت دینی کے وہ بدل جانبدار آپکے ہوگئے ہونگے کوئی چیز حرارت دینی کی نسبت جلد متعدی نہین اور اسمین تقدیر اور سرنوشت کے مسئلون اور خودغرضانہ مختلف وجہون سی اور اسکو اشتعال ہوئی ہوگی جو ایسی ظاہر ہین کہ ضرورت بیان نہین ✤

۱۹۹ اُن وجہون مین جو دین محمدی کی کامیابی اور جلد پہیلنے کی ناظرین کی نظر سی گذری ہین یہہ اور اضافہ کیا جاسکتا ہی کہ آپکے پیرو ایذارسانی سے قطعی محترز تھی خصوصاً یہودیون اور عیسائیونکی تکلیف دہی سی جیساکہ پادری راڈون صاحب کا قول ہی کہ یہودی اور عیسائی سب مسلمانون مین چین سی رہتی تھی اُس سی زمانہ حال کے عیسائیونکو بہت کچھہ تعجب ہوگا مگر تاہم یہہ صحیح ہی خلفا کی مہذب رعایا نے کسیکی ایذارسانی نہین کی اور اگر اونکی سلطنت قائم رہتی اور ترکیون نے جو اُس زمانہ مین وحشی حالت مین تھی تہہ و بالا نکردی ہوتی اور یونان تک وسعت پاتی تو مجکو شک نہین کہ وہی نتیجہ پیدا ہوتا جو ایران اور عرب اور ایشیا اور افریقہ کے اکثر حصونمین ہوا تہا اس زمانہ مین ممالک کے کوئی عیسائی پایا جاتا زمانہ حال کے ترکون کو عیسائیون سی سخت عداوت کی وجہ اگر صرف جہالت کو قرار دین تو شاید کافی نہ سمجھی جاوی مجکو شک نہین کہ انکا تعصب اور اُنکی عداوت عیسائیون سی بہت کچھہ اُس تعصب اور کینہ سے پیدا ہوئی جو عیسائی اُن سی رکہتی تھی اور نیز بوجہ جہاد و کی اور ہسپانیہ سی مرسکو زکے

اخراج کے جنکو کہ عیسائی قتل نکر سکے اور نیز بوجہ دوامی ٹوٹون کے جو مالٹہ کے شیدائی
نائٹ کیا کرتے تھی عداوت زیادہ ہو گئی قسطنطنیہ کی فتح کیوقت اگر ترکی یونان کے کل باشندون
کو نکالدیتی جیسا کہ عیسائیون نے ہسپانیہ سی مرسکوز کو نکالدیا تھا اور انکو انکی زمینون
اور مکانون اور پادریون اور گرجاؤن اور خانقاہون کے قبضہ مین چھوڑتے تو عیسائی
کیا کہتے انہین وجہون سی معہ زیادتی جہالت کے ترکون کے افعال اور انکے سلف
حجازیون کے افعال مین مخالفت ہوئی اور ان وجہون سی جو ایذا رسانی کی طبیعت پیدا ہوئی
تھی اوسیکا باعث یہہ ہی کہ یونان مین کوئی کوئی عیسائی رہگیا تھا یہی سخت طبیعت آیرلنڈ
مین رومی گرجا کے اصحاب کو بڑہاتی ہے اور یونان مین دین محمدی کی وسعت کو مانع ہے
۲۰۰ خلفا کی بردباری ٹھیک ویسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسی ممکن تھی جیسا کہ ذیل
کی عبارت سی ظاہر ہے جس سی منصف شخص کو محمد کا اصل رویہ ظاہر ہو جائیگا اور چونکہ عبارت
مذکور سیل صاحب کا قول ہی اسلئے وہ شہادت اُس شخص کی ہے جسکو شہادت دینی منظور نہین
(یعنے قابل تسلیم ہے) اُبتک محمد نے اپنے مذہب کو مناسب طور پر پھیلایا اسلئے ہجرت کے
پیشتر کی آپ کی کل کامیابی صرف ترغیب و تحریص سی منسوب ہونی چاہئے نہ جبر سی کیونکہ
پیشتر اُس بیعت ثانی کے جو دربار و فا کے عقبہ کے جلوس مین ہوئی آپکو اجازت جبر
کرنے کی مطلق نہ تھی اور قرآن کے بعض مقامات مین جو آپکے قول کے بموجب ہنگام قیام
مکہ وحی ہوئی تھی فرماتے ہین کہ تمہارا کام صرف وعظ اور پند کرنیکا ہے اور آپ مجاز نہین
کہ کسی سی جبراً اپنا مذہب اختیار کرائین اور یہہ لوگ خواہ ایمان لائین یا نہین آپکو اُس سی
کچھ سروکار نہین وہ صرف اللہ تعالی کے متعلق ہے اور آپ اپنے پیرونکو جبر کی اجازت دینے
سی اسقدر دور تھی کہ آپنے اونکو نصیحت کی کہ اُن نقصانات کو جو بوجہ دین کے ہوئی صبر سی برداشت

کرداور جب خود تکلیف پائی تو اپنے مولد کو چھوڑنا اور مدینہ کو چلا جانا پسند کیا نہ مقابلہ کرنا ✚

۲۰۱ علاوہ قران کے اہل اسلام کے پاس ایک مجموعہ محمد کے اقوال کا ہی جنکو آپکی وفات کے بعد آپکے پیرووں نے یاد رکھا ہوا اور اوسکے ۳۰ پارہ ہین جنکو سنت کہتی ہین اُسکی بڑی تعظیم ہی مگر قرآن کی برابر متصور نہین میری نظر سی وہ کبھی نہین گذری مگر مین یہہ جانتا ہون کہ اُنمین کوئی بات محمد یا آپکے مذہب کے مضر نہین کیونکہ پادری پریڈو کس اُس کتاب کا بیان کرتا ہی مگر اس قسم کی بات بیان نہین کرتا ہرچند اسمین حال کے دین اسلام کا ذکر ہو مگر وہ ظاہرا محمد سی کسیطرح علاقہ نہین رکھتی ان پارون کے مصنف کو البخاری کہتے ہین جسنے سنہ ۲۹۰ع مین وفات پائی یہہ مجکو نہین معلوم ہوتا کہ اُن مصنفون مین سے جنسی کہ ہمارے حال کے مورخونکو معلومات ہوئی ہین محمد کی وفات کے بعد سی کوئی دو سو برس سی پیشتر کا بھی ہو آپکا ہمعصر کوئی معلوم نہین ہوتا سنت کی تالیف بھی محمد کے قریب تین سو برس بعد ہوئی تھی ان مورخونمین ہمارے متعصب خون کے نوشتون پر کسقدر کم اعتبار ہو سکتا ہی ابوالفدا جو سنہ ۱۳۴۵ع مین مرا اُن سب مین بہتر معلوم ہوتا ہی تاہم اُسکی تصنیف سی حقیر روایتون کے بیان کرنے مین جو محمد کی پیدایش کے باب مین عجیب غریب ہین اُسکی سریع الاعتقادی ظاہر ہوتی ہے ✚

۲۰۲ موسی کے کئی قوانین پر جو ہمکو ہیچ اور سخت معلوم ہوتے ہین شدید طعنی ہوئی ہین مگر کبھی نظیر دینے جب اُن ماجراؤنکو زیادہ صحت کے ساتھہ دریافت کیا جنسی وہ قانون مقرر کئی گئے تھے تو ہمکو معلوم ہوا کہ طعنہ ہای مذکورہ بیجا ہین یا ہمکو ایک عذر معقول ان قوانین کی نسبت حاصل ہوا اور اسکی ساتھہ جو موسی اور اونکے قوانین کے تمام رویہ پر خیال کیا جاتی تو اُس سی دریافت ہوتا ہی کہ اگر اُسی قسم کے اور قوانین کا بھی اسیقدر ہمکو حال دریافت ہوتا تو ہمکو ہمیشہ بعضی معقول جہین اُنکے رویہ کی معلوم ہوتین ✚

۲۰۳ اسیطرحسی موسیٰ کے قوانین کی نسبت جو سخت اور بیجا اور نامعقول یا زیادہ ملائم معلوم ہوتی ہین وجوہات معقول بیان کیجا سکتی ہین مثلاً انسان کو قتل کی ممانعت ہی جسکے لئی نہایت سخت سزا آخرت مین دیجائیگی تاہم قرآن مین ہے وَمَن قَتَلَ مُؤمِنًا خَطَأً فَتَحرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهلِهِ اس سی مقصد یہہ تہا کہ اُن خانہ جنگیون کا انسداد ہو جو قتل کے انتقام لینے مین اہل عرب مین اُس زمانہ تک جاری تہین اور جنمین کہ بعض اوقات قومین کی قومین غارت ہوگئی تہین سلہ +

۲۰۴ اسیطرحسی جبکہ موسیٰ اور محمد یا مؤلف قرآن کے رویہ کو بتامل دیکہین تو وہ اکثر مشکوک صورتون مین بہی بجا پائی جاتے ہین عیسائی متعصب ہوسے کی نسبت اسکو بجا تسلیم کرتے ہین مگر محمد کی نسبت بعض خاص بات پر بلا لحاظ سبب یا صورتون وغیرہ کے اڑ جاتے ہین اور اسیطرح خدا کی رضا کے لئی اپنا بغض نکالتے ہین مگر وہ تربیت سے اس امر کے عادی ہوجاتے ہین کہ وہ عیار سمجہین اُس سی کینہ رکہین اور بوجہ تعصب کے اُنکو اپنی نے انصافی نہین سوجہتی مگر وہ نکتہ دیدہ لوگ جو کہ زمانہ حال کی اصطلاح مین تاریخ کے جلتے ہوئی کوئلے سی دہکتے بیان کئی گئی ہین کبہی بحث نہین کرتے اور نہ بحث کرنیکے قابل معلوم ہوتے ہین +

۲۰۵ اس سوال پر کہ محمد لکہہ سکتی تہی یا نہین رائی کا اختلاف بہت کچہہ ہی میری رائے اکسفورڈ کے محقق ڈاکٹر وہیٹ صاحب کے مطابق یہہ ہی کہ اس سوال کا جواب غالباً موجبہ ہے اور مجکو یقین ہی کہ سنت کے مؤلف اور بعض اور آپکے ابتدائی اور نہایت متعصب بیرونی نے صرف بدین نظر اسکے خلاف بیان کیا ہی کہ آپکی بیعلمی قائم کرکے ایک معجزہ پیدا کرین ہرٹیڈوکس اور اکسفورڈ کے محقق نے ایک مصنف جنابی نامی کو نشان دیا ہی جسکا بیان ہی کہ قرآن مین ساٹہہ ہزار معجزی ہین گو قران کی بعضی عبارتون سی پایا جاتا ہی کہ محمد لکہہ نہین سکتی تہی

مگر بعض ایسے بھی ہین جو اسکی نص برعکس ہین قرآن کی انتالیسوین سورہ مین محمد نے خدا تعالی کا خطاب اپنی طرف اسطرح بیان کیا ہے ﴿وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ﴾ اگرچہ اسمقام پر کہا گیا ہے کہ آپ لکھہ سکتے تھے مگر یہہ عمل معجزہ کیا گیا ہے بعض مقامات قرآن مین آپکو نبی امی کہا ہے +

۲۰۶ سنت کے ایک حصہ مین بیان کیا گیا ہے کہ گاہ گاہ آپ لکھتے تھے محقق ویٹ کا قول ہے "اسپر یعنی محمد کی بے علمی پر اُس الہام (یعنے قرآن) کی راستی کی بابت نہایت دلچسپ اور مروج دلیل کی بنا ہے جسکو دنیا مین پہیلانے کا آپکو دعوی تھا اُس الہام کی عمدہ عبارت اور اوسکے جملونکا میل اور بلندی خیالات کو سب نے تسلیم کیا ہے پھر کیا یہہ خیال کرنا بیجا نہین (جیساکہ محمد نے خاصکر بیان کیا ہے) کہ ایک ایسی خوبی اور عمدگی کی تصنیف ایک ایسا شخص بناوے جو ہر قسم کی تحصیل علم سے محروم ہوا اور بوجہ لاعلمی کے اصول عام ابتدائی تربیت سے نہ پڑہ سکتا ہو نہ لکھہ سکتا ہو" + از سرمن چہارم

۲۰۷ پھر اسکا یہہ قول ہے کہ "قرآن کی اصل خوبی کے ہم منکر نہین ہین ہم اوسکی عبارت کو عموماً خوشنما اور اکثر فائق مانتے ہین" +

۲۰۸ اسکو پریڈوکس نے بھی تصدیق کیا ہے جسکا یہہ قول ہے "یہہ تسلیم کرنا ضرور ہے کہ قرآن کی عبارت اور زبان عربی زبان کی عمدگی کا نمونہ ہے" +

۲۰۹ ان شخصون ڈاکٹر ویٹ اور پریڈوکس نے فرض کیا ہے کہ قرآن محمد ہی کا تنہا بنایا ہوا حالت موجودہ مین ہے گو یہہ نتیجہ نکالنے مین میری رای اُن سے مطابق ہے مگر مین اس فرض کو تسلیم نہین کرسکتا اُنکو سہو ہوا ہے کہ محمد کے سکھلائے ہوئے مسائل ضرور نہین کہ وہی ہون جو کتابونمین ہین فرض کرو جب محمد نے اُنکو ادا کیا تو عمدہ تھے تو یہہ خیال کرنا کسقدر محال ہے

کہ یہہ خوبی اُس زمانہ تک قائم رہی ہو جبکہ عثمان نے ترتیب کی اور ۲۰ برسکے عرصہ کے بعد حضرت
مسلمانوں کی یادی پر اسکو مرتب کیا ۔ یہہ معجزہ ہوگا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر ویٹ نے اپنی بحث میں
ایک عجیب غلطی کی یعنی قرآن کو جو تالیف محمد کا تھا یا ہی تالیف آپکے پیرو ون کی بتانا چاہتے تھا
کہ جو کتاب کے مشتہر ہونیکے بعد پیدا ہو رہی ہو وہ بحث جو کتاب مذکور مین پائی جاتی ہی ثبوت اسبات
کا ہے کہ وہ محمد کی نہین ٭

۲۱۰ جسقدر سخت وقت ہمکو قریش یعنی باشندگان مکہ کی سخت لاعلمی کے یقین کرنے
مین ہوتی ہی اوسیقدر اونکے پیمبر کی لاعلمی کے یقین کرنے مین پڑتی ہے اہل عرب کی زبان کے ذکر
مین جنمین سے محمد کا فرقہ نہایت ممتاز تھا ویٹ صاحب کا یہہ قول ہے اگر اہل عرب کے قرون گذشتہ
کی تواریخ پر نظر کرین تو ہمکو باسانی معلوم ہو جائیگا کہ اپنی ملکی زبانکی واقفیت اور ترقی مین وہ
اپنا فخر سمجھتے تھے زبان عربی جو کل مشرقی زبانو نمین واقعی نہایت وسیع خیال کی گئی ہے اور
بہت سی قدیم زمانہ سے قائم ہے اور بیشمار شاعرون نے اُسکو زیب و زینت دی اور اہل عرب
کی دوامی مشق سے اُسکو جلا ہوئی بہت کارگر آلہ تھا جسکو محمد نے اہل عرب مین اپنا مذہب
جدید قائم کرنیکے لئے استعمال کیا ٭ منقول از سرمن ۶

۲۱۱ اُنکی بدرجہ کی جلا جو کہ قریش کی قوم نے اپنی زبانمین جاری کی کئی وجہون سے
ہوئی اول یہہ کہ رتبہ معزز محافظت خانہ کعبہ کا رکھتے تھے دوم عرب کے وسط مین رہتے تھے
جسکی وجہہ سے غیر ملک والونکی اُس قسم کی راہ و رسم سے بچے رہے جس سے اُنکی زبان بگڑ جاتی اور
سے بڑہکر یہہ وجہ ہی کہ مکہ مین مختلف قومونکی ہمیشہ آمد و رفت رہتی تھی جس سے اُنکو موقع ملا کہ
اُنکی گفتگو اور مسودہ و نسے ایسے الفاظ اور محاورہ چن لین جو نہایت خوشنما ہون اور اسطرح سے
کل زبانکی بہت سی خوبیونکو رفتہ رفتہ اپنے روزمرہ مین لے لیا اویلہ ۶٭

نسخہ ۔۔۔ [illegible]

۲۱۲ یہہ یقین کرنا مشکل ہی کہ قریش جیسی لوگ جنکو اپنی زبان کی نسبت ایسی احتیاط تھی جیسا اوپر بیان کیا گیا ایسی حالت بحالت مین ہون جسکا یہان بیان ہی اور اکثر اونمین سے لکہہ سکتی ہون اگر ہم تسلیم کرین کہ محمد نے کسی کسی قسم کے رسالے اپنے بعد چھوڑے تاہم اسبات کو تسلیم کرنیکے بعد جس سے کہ انکار نہین ہوسکتا کہ وہ دو بار گہر یا مین ڈالے گئی ایکبار ابوبکر نے ڈالا اور دوسری دفعہ ۲۰ برس کے بعد عثمان نے وہ رسالے یقینا آپکے نہین کہے جاسکتے یہہ ایسی بات ہی کہ ایک پیالہ طلائی جس سے آپ پانی پیتے تھے لیکر دو مرتبہ اوسکو سنار کے پاس بہیجین اور اوسکو گلوا کر کفگیر کی صورت بنوا کر کہنے لگین کہ یہہ آپ ہی کا کفگیر ہی ✚

۲۱۳ کہتے ہین کہ اوسمین بہت سی بری باتین ہین یعنی ایسی باتین کہ محمد کی ابتدائی عام رویہ کے خلاف ہین علاوہ اسکی بہت سی عبارتین ایسی ہین کہ باہم بیربط ہین غرضکہ ایسی نہین کہ ایک اصلی مؤلف کی تصنیف معلوم ہو بلکہ ایسی ہی جیسی کہ ہمکو قرآن کی تواریخ اور اوسکی دو تالیفون سے جو ابوبکر اور عثمان نے کی تہین توقع ہوسکتی ہی مگر گو کہ اوسکا مضمون بے میل اور بیربط ہی تاہم عبارت یکسان خوشنما ہے ✚

۲۱۴ یہہ بہر وہی ہی جسکی ہمکو امید ہونی چاہیئے اگر وہ محمد کی تصنیف ہوتی اور صرف اوسمین تحریف ہی ہوئی ہوتی تو عبارت اوسکی ایسی یکسان نہوتی بلکہ بہت سے حصونمین تحریفات ظاہر ہوتین اور اگر اوسکو عثمان نے بالکل ازسرنو لکہا ہی تو وہ غالباً اوسی صورت مین ہوگا جیسا ہم اوسکو پاتے ہین انکے قوم کی عادات اور زبان کی وجہ سے غالباً انکی عبارت فصیح ہوگئی ہو ـ فرض کرو کہ ڈیوک آف ویلنگٹن کو جسکی عام لیاقت نکی نسبت کسیکو حجت نہین ہسپانیہ کی جنگ مین مصروف ہونیکے وقت ضرورت ہوتی کہ انجیلون موجودہ حال مین کسیکو لکہی یا تصنیف کرے یا بالکل تبدیل کرڈالے جس صورت مین کہ صفحے اور عنوان بابون کے جاتے رہی ہون

اور خود انجیلین ایسی حالت ابتری مین ہون کہ صرف چھوٹے چھوٹے پرچے یا نامے رکھے گئے ہون
تو میری نسبت وا مین اسکی تصنیف مثل قرآن کے ہوتی جسمین اختلافات اور تکرارین مندرج ہین لیکن
اگر ڈیوک صاحب عمدہ صحبت کے عادی ہوتے اور اپنے ملک کی فصیح زبان بولتے تو مثل قرآن
کی ہم آہین یکسان عبارت اور نہایت فصیح زبان پاتے ۰

۲۱۵ اسبات کے دریافت کرنے کی بنا پر ہین کہ محمد کا رویہ اور آپکے مسائل کیسے تھے ہمکو یاد
رکھنا ضرور ہے کہ گو آپ معہ بہت سے اور عیسائیون کے معتقد دین عیسوی تھے مگر بوجہ تحریفون کے
چارون اناجیل اور قوانین اور صحیفون کو نہین جانتے تھے اور یہہ کہ ہمکو یقین کرنے کی کوئی وجہ نہین
کہ آپ کسی طرح پر قرآن کے مصنف کہے جائین اگر آپنے کچھہ کاغذات صندوق مین رکھہ چھوڑے
جس معاملہ مین کہ بہت شک ہے تو جس صورت مین کہ ہم جانتے ہین جیساکہ اوپر بیان ہوا کہ وہ کاغذات
دو مرتبہ ابوبکر اور عثمان کی آتش کیمیائی مین ہوکر نکالے گئے تو یہہ نتیجہ نکالنا زیادتی ہے کہ
اُن کاغذات کے قواعد مین سے کسی خاص قاعدہ کو جو آپکے حق مین مضر ہو آپکی طرف منسوب
کرین ـ جس صورت مین کہ ہم آپکی نیکی اور عمدگی کا حال بہت کچھہ جانتے ہین تو اگر عثمان اور ابوبکر جیسے
شخصونکی ایس دوانستہ تالیف مین سے کوئی چیز آپکے خلاف قبول کرین تو نہایت بیجا ہے کیونکہ دونو
شخص اگرچہ شاید اپنی ملک کے علم ادب اور نظم سے واقف تھے تاہم اپنی زمانہ کے توہمات سے خوب
ملوث تھے اور یہہ کہ قرآن مین بہت کچھہ عمدہ باتین درج ہین اور محمد کی ابتدائی عمر کے حالات
سے ملتی ہوئی ہین اس سے انکار نہین ہوسکتا اور گو یہہ ہمارے امکان سے باہر ہو کہ کسی خاص عبارت
کو یقینا کہہ سکین کہ آپکی ہے تاہم ہمپر فرض ہے کہ اسوجہ سے کہ قران مین عمدہ مسائل اخلاقی
مندرج ہین آپکی تعریف کرین بنظر بحث کے فرض کرو کہ انجیلی تواریخین جعلی ثابت کیجائین
تاہم اگر میرا یہہ اعتقاد ہے کہ عیسے مسیح تھا اور انکی زندگی کا عام رویہ ایسا ہی تھا جیسا انکی

زمانہ مین بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ دین محمدی کے ابتدائی زمانہ مین بھی اس مسئلہ کو کہ نتیجہ کی
پرستی اوسکے وسائل کو مباح کردیتی ہی سب نے تسلیم کیا تھا اور اوسکی طرفداری کرتے تھے پہر گروشتی اس
نے اس مسئلہ کی اعانت کی ہی اور کبوتر کے معاملہ مین اسکو استعمال کیا ہو — تسلیم کیا یہہ سبب
کیا باعث ہو سکتی ہی اگر محمد نے خیال کیا کہ ایک حقیقی معبود کی پرستش کی حفاظت کے لئی ضرور ہی
کہ آپکو قدرت شاہی حاصل ہو اور یہہ قدرت مدینہ کے باشندون اور اُس انبوہ کثیر کے باعث
آپکو ملی جو بت پرستی اور مذہب عیسوی کے مسائل تسلیم (جو مثل بت پرستی کے ذلیل ادیہ ہو
تھی) چھوڑ کر آپکے جھنڈے تلے آگئے اور جنگ جدل اور خونریزی کرنے مین نیک نیتی وسائل کی
جائز کرنے سے نہین چوکے کیونکہ عیسائیونکی لڑائیون مین ہوا ہی اور مشرک ورہبر عالم مرشدونکی دونو
جماعتون کے آنکے جواز مین کچھہ مضائقہ نہین پایا گو یہہ غیر ممکن ہی کہ عیسائیونکی بد اطواری پیدا
محمد کے بدرویہ ہونے پر اعانت کرین تاہم یہہ بھی غیر ممکن ہی کہ عیسائیون کے نفاق رذیل سے اندیشہ
بنجائین جو اپنے دشمنونکے انہین رویہ کو برا کہتے ہین جسمین خود مبتلا ہین +

۲۱۸ گبن صاحب نے بیان کیا ہی کہ پہلے چارون خلفا کے اطوار یکسان صاف اور ضرب المثل تھی
کہ انکی سرگرمی دلی تھی اور اخلاص کے ساتھہ تھی اور ثروت اور اختیار پاکر بھی اپنی زندگیان اداے
فرائض اخلاقی اور مذہبی مین صرف کین یہی آدمی محمد کے اول ہی جلسہ مین شامل تھی جو پیشتر
اس سے کہ آپنے اقتدار حاصل کیا یعنی شمشیر پکڑی آپکے جانبدار ہوگئی یعنی ایسے وقت مین کہ آپ
مورد آزار ہوتے اور جان بچاکر اپنے ملک سے چلے گئے اونکے اول ہی اول تبدیل مذہب کرنے
سے انکی راستی ثابت ہوتی ہی اور دنیا کی سلطنتون کو فتح کرنے سے انکی لیاقت کی فوقیت معلوم
ہوتی ہے +

۲۱۹ اس صورت مین کوئی یقین کر سکتا ہی کہ ایسے شخصون نے ابتدا مین بہی اور اپنی ملک سے

جلاوطنی گوارا کی اور اس سرگرمی سے اوسکے پابند ہوئے یہہ مثبت ہے ایک شخص کی خاطر ہون جسمین
ہر طرحکی برائیان ہون اور اس سلسلہ فریب و سخت عیاری کے لئے ہون جو اونکی تربیت کے بھی
خلاف ہوا اور اونکی ابتدائی زندگی کے تعصبات سے بھی مخالف ہو اسپر یقین نہین ہو سکتا
اور خارج از حیطہ امکان ہے *

۲۲۰ ایسے لوگ غالباً بلکہ میری دانست مین یقیناً اس مضر مسئلہ پر (کہ [illegible]
وسائل کو جائز کردیتی ہے) عمل کرکے دشمنان خدا کی سلطنت کو بھی فتح کرینگے اور
قرآن مین بھی وہ ترمیم و ترقی جو باعث جلد وفات پیغمبر کے رکھی تھی کرلیوینگے اور مسلمانون
اور دیرینہ سال زاہدون کے نام سے اسکو اپنی خواہش کے بموجب بنا لین گے *

۲۲۱ اسمین شک نہین کہ یہہ لوگ محمد کے مرید صادق تھے اور اسمین بھی کم شک ہے کہ
وہ قریش کے علم ادب اور نظم سے جو عرب کے لوگون سے فائق ہے بدرجہ غایت واقف تھے اور سبب کہ
اسبابت کا لحاظ کیا جائے کہ لاکھ اور نیون مین سے شخصون کو یہ توریت یقین تھا اور سینٹ پیل کو سحر کا
اور رومی گرجا کے نہایت مہذب شخصونکو تبدیل مادہ میں تو پھر ہمکو کیون تعجب ہے کہ خلفاء اولین کو
توہم ہوا یا یہہ کہ انہون نے خیال کیا ہو کہ قرآن ترمیم شدہ [illegible] ہمعصرون کے بعض قدیمی
تعصبات کو اختیار کرنا اس سے زیادہ برا نہین ہے جیسا کہ [illegible] عیسائیون نے ملحدون کے
تیوہار ونکو دین عیسوی مین اختیار کیا تھا صرف انہین وجوہات سے علماء کے رویہ کا حال مین
بتا سکتا ہون اور اوسکو قرآن کی حالت موجودہ اور اوسکے متعلق امور بلا حجت سے ملتا جلتا
نشان دیسکتا ہون آخرش جیسا کہ ہمکو توقع ہے ہم اوسکے بہت سے حصے نہین بیہودہ اور توہمی
خیالات پاتے ہین جو کہ عرب کے نہایت فصیح زبان کے حلیہ سے آراستہ ہین اور نہایت پاکیزہ
اخلاق اور برتر خیالات حقانی سے جو مشرقی شاعرون کے خیالات مین شامل ہین جیسے عالی

عیار ہیں کہ قرآن میں پائی جاتی ہیں اونسے زیادہ غالباً دنیا بہر میں نہیں مل سکتیں +

۲۲۳ عیسائیوں نے کل زمانوں میں اکثر اپنے آپکو مورد انعام روح القدس سمجھا ہے اور فرقہ کویکرس ان لفظوں سے کہتے ہیں کہ عیسائی روح القدس سے مشرک ہیں یہہ حرکت کہا تہی اسکا بحث بیان کرنا بہت سہل نہیں ہے کیونکہ لفظ مذکور کے مختلف شخصوں نے مختلف معنی لیے ہیں۔ یہہ غالب ہے کہ محمد نے بہی دراصل یقین کیا ہو کہ مجہہ میں باطنی حق ربانی ہے جو بعض باتوں میں مثل حرکت مذکورہ بالا ہے آپکے پیرو کہتے ہیں کہ اسکا آپکو دہوکا تہا اور مجلس کا قول ہے کہ اسی پر کل دین محمدی کی بنا ہے اور وہ عیسائیوں کے مورد انعام ہونیکے برعکس بحث کرتا ہے کیونکہ اسکا یہہ قول سچا ہے کہ "یہہ بات اگر تسلیم کرلیجاے تو اس سے اگر دین عیسوی کی راستی کا ثبوت ہوگا تو دین محمدی کا بہی ہوگا کسی شخص کو انکار نہیں ہوسکتا کہ جب کوئی شخص انعام مذکور کا مدعی ہو تو وہ اسمیں ضرور ہوگا کیونکہ بجز شخص مذکور اور کوئی شخص اس امر کی تمیز و تصدیق نہیں کرسکتا"۔ میں اسکو غیر ممکن خیال نہیں کرتا کہ محمد کو اس انعام کے مورد ہونیکا یقین تہا دیندار اور نیک عیسائیونکو روزمرہ اپنی نسبت ایسا ہی یقین رہتا ہے +

۲۲۴ میری دانست میں یہہ ظاہر ہے کہ محمد تین قسموں کے شخصوں میں سے ایک ہو سکتے ہیں یا تو سقراط اور فیثاغورث کی مثل حکیم تہے یا جان ویسلی اور براؤن یا بیٹ کوٹ کی مانند متعصب یا صرف عیار لفظ آخر کی نسبت اپنی دانست میں میں فیصلہ کرچکا ہوں کہ یہہ ممکن نہیں کہ لفظ مذکور کے کسی معنی میں آپ عیار کہے جانے کے مستحق ہوں باقیماندہ دو صورتوں میں آپکے رویہ کا فیصلہ کرنا بہت زیادہ مشکل ہوگا آپ یا متعصب تہے یا حکیم یا دونو کا مجموعہ اگر ہم آپکے خیالی الہام آسمانی اور معراج کی روایتوں پر یقین کریں تو ہم نے بیشک آپکو متعصب کہہ ہی سکینگے مگر مجکو کسی طرح پر اطمینان نہیں کہ آپکو اس قسم کا دعوی کبہی ہوا

سو یہہ مجکو غالب نہین معلوم ہوتا کہ ایسی شخص کے ساتہہ جو اس قسم کے مغالطہ قلبی مین
مبتلا ہو بڑی بڑی رتبے اور ا[ن] فتون کے سردار اور ابتدائی رفیق آ[ن]شی اور جلاوطنی
اختیار کرنے اور تاہم بہت سی برسونکی عزلت سی اس طرف رغبت ثابت ہوتی ہی شاید اس
عزلت مین بہت کچھہ مبالغہ ہوا ہو — یہہ یاد رکھنا ضرور ہی کہ جس زمانہ مین کہ آپ یہہ زاہدانہ
زندگی بسر کر رہی تھے ہمکو کوئی وجہ یہہ یقین کرنے کی نہین کہ آپ فرائض دنیوی یا اپنی اہل و عیال
کی خبرگیری سے غافل ہوئی ہون جسکی طرف توجہ دائمی درکار تھی — ہمارے پاس کئی نظیرین ایسی
ہین جنمین تعصب اور حکمت ایک ہی شخص کی ذات مین مجتمع ہون — پرسیلی ایک نہایت نیک
نہاد اور بڑا حکیم تہا مگر میری دانست مین جو کوئی اسکی چھپیان بنام گبن پڑہیگا تو اسکو تعصب سے
بالکل خالی نپائیگا اسکی دوست کہینگے کہ یہہ صرف غلبہ شوق ہے مگر یہہ لفظ تعصب کا دوسرا
نام ہے ✤

۲۲۴ ویسلی ایک عالم اور نیک شخص تہا مگر اوسکی خیالی اوہام اور الہام سے اسکو تعصب
مین شک نہین رہتا ✤

۲۲۵ جبکہ محمد غایت درجہ کی فوقیت پر پونہچ گئے تو یہہ غالب معلوم ہوتا ہی کہ اپنی
نام کی اتفاقیہ مطابقت سی اُس نام کے ساتہہ جسکی پیشین گوئی برناباس کی انجیل مین ہوئی تھی
یعنی وہ انجیل جسکو آپکے ملک کے عیسائی خاصکر مانتے تہی آپکو یہہ یقین ہوا ہو کہ مین وہی شخص ہون
جسکی نسبت پیشین گوئی ہوئی ہی جیسا کہ کیخسرو کی پیشین گوئی اشعیا نے کی تہی یہہ بہی مجکو غالب
معلوم ہوتا ہی کہ اسباب سی آپکے رویہ مین حکمت اور تعصب کا اجتماع ہوا ہو جبکہ آپنے اپنی کامیابی
اور بہبود آیندہ کا خیال کیا اگر آپ برناباس کی انجیل کے معتقد تہے جسمین شک نہین ہو سکتا تو
مجکو یہہ خیال کرنا مشکل نہین کہ آپ اپنے آپکو صدق دل سی وہی سمجھے ہون جسکا ذکر پیشین گوئی

نہین ہوا - ابہی آپکو رسول خدا یقین کرنے سے یہہ نتیجہ نہین نکلتا ہی کہ آپکا یہہ اعتقاد ہو کہ اپنے
تئین صرف ایک آدمی یعنی مسیح کیخسرو سے فائق سمجہتی ہوا نکی نسبت پیشین گوئی بقید نام کتاب
اشعیا مین ہوئی اس قسم کی سادہ اعتقاد کو یقیناً کوئی عیسائی تعصب نہین کہہ سکتا کیخسرو کی
پیشین گوئی کیطرح آپکی پیشین گوئی کیون نہین جو کوئی آپکے وقت کی دین عیسوی کی حالت کا
وہ بیان پڑہیگا جسکو ڈاکٹر ویٹ نے بصحت بیان کیا ہی تو کیا وہ انکار کر سکیگا کہ خدا کے
گرجا کو ایک ترمیم کنندہ کی اوسیقدر حاجت تہی جیسی کہ کیخسرو کے وقت مین ایک نجات دہندہ
کی تھی +

۲۲۶ مجکو کوئی تعصب یا مذہب ایسا یاد نہین ہوتا جو سخت خرافات یا نہایت پیچ سی
خواہ دونوسی پر نہو مگر کل مذاہب مقررہ سی جنکا بیان مین نے پڑہا ہی محمد کا مذہب نہایت
سادہ اور حکیمانہ ہی اور اپنی اصلی پاکیزگی مین مشکلات کم رکہتا ہی اس عقیدہ سی زیادہ سادہ
اور کیا ہو سکتا ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود برحق خدا ہی ہی اور محمد اوسکی رسول
اور اوسکی راہ کے بتانیوالے ہین - ایک شخص اگر دنیا کے ہر ایک مذہب کے ہر مسئلہ پر یقین
رکہتا ہو مگر خدا تعالی کی صفات جمالی کے خلاف اعتقاد نرکہتا ہو تو وہ مسلمان ہو سکتا ہی -
قرآن کے بموجب اگر وہ اور مذہبونکی رسم بھی ادا کرتا ہو بشرطیکہ صرف مشرک نہو تا ہم مسلمان ہوگا،
یہہ بات صرف تعصب کے طور پر نہین معلوم ہوتی تعصب اپنے عقائد بڑہاتا ہی اور اپنی دروازی تنگ
کرتا ہی بہت سی لوگونکو جہانتک ممکن ہو اپنی عالیشان مسکن سی نکالدیتا ہی مگر حکمت عقائد کی
شمار کم کرتی ہی اور اپنی دروازہ کو حتی الوسع سب آنے والونکے لئی کشادہ کرتی ہے +

۲۲۷ ان سب وجوہات سی مین اس خیال کیطرف بہت مائل ہون کہ اس شخص مشہور
کے رویہ مین تعصب اور حکمت کا مجموعہ پایا جاتا ہی جنکی خاطر خواہ حمایت کے سبب مین محمدی

یدا ہوا اور ان دو نو چیزون کا یہہ نتیجہ بارادہ نہین ہوا بلکہ اتفاقات حسنہ اور حالات موجودہ
کے سبب سے ہوا کہ بہت سے مذہبون کا بناہے +

۲۲ اب اہلدین سے یہہ التماس ہے کہ اگر وہ ادنی انصاف بھی رکہتے ہون تو محمد کے رویہ کو
حال اور بلا تعصب غور کرین اور اگر ایسا کرینگے تو مجکو یقین کامل ہے کہ اُن کو معلوم ہو جاویگا
نکو یہہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہین کہ اس بڑے آدمی عالم صالح جان دیلی کی نسبت اگرچہ
وہ غلطی پر تہا اپنے آپکو اوسیطرح جو مورد الہام خیال کیا ہو یا بنسبت بہت اشخاص فرقہ
برس کے جو روزمرہ اپنے تئین ایسا ہی خیال کرتے ہین اور یہہ کہ اسلیئے اُنکو کوئی دلیل مناسب
بکے عیار کہنے کے نہین +

۲۳ دین محمدی مثل دین عیسوی کے تبدیل ہوا ہے اور مثل کل مذاہب کی کہ ہر زمانہ
زمانہ کثیر تبدیل ہو گئے ہین کیونکہ عیسائی اب وہ نہین ہین جو ۵۰۰ برس پیشتر تہے وہ اب
عورتون کے مارنے مین مصروف ہین اور نہ چڑیلون اور کمبخت گراہونکے جلانے مین اب وہ
ن سب کا فرونکو سینٹ اتہینی اس کے ساتہہ صرف بدینوجہ دوزخکو نہین بہیجتی کہ وہ ان
دنین پیدا ہوئی ہین جہان کہ عیسی کا نام کبہی نہین سنا گیا اور اگر کچہہ لوگ ایسا کرتے
ن تو وہ اقل قلیل ہین ـ مجکو توقع ہے کہ یہہ خیالات عیسائیونکو اسبات کی ترغیب دینگی
ین قوم کی عدم صلاحیت سے کسیقدر چشم پوشی کرین جو بوجہ خراب سلطنتون کے وحشی
ہو گئی ہے جو کسی زمانہ مین نہایت شایستگی کی حالت مین تہی یعنی جبکہ فرنگستان تاریکی
جہالت مین غرق تہی مجکو امید ہے کہ عیسائی یاد رکہین گے کہ عدم صلاحیت سے عدم صلاحیت
ہوتی ہے اور گو یہہ ایک جاہل وحشی کو معاف ہو سکتی ہے مگر اونکو کسیطرح نہین ہو سکتی
کو تہذیب ادب خلق و وسعت ہونیکا دعوی ہے +

۲۳۰ جب مین اُن خراب خرافات پر خیال کرتا ہون جنکو عیسائی فرقے میتہادسٹ کالوی نسٹ جمپر شیکر وغیرہ معتقد ہین تو مجکو بہت تعجب نہین ہوتا کہ ہمارے پادری زیادہ معقول دین محمدی کی وجہ سے اپنی امامت اور اپنے عقیدون کیطرف سے گھبرا گئے ہین اور اُنہون نے جہوٹ اور خلاف بیانیون سے حیلہ جوئی کی ہو (جسکا بیان واضح مین کر چکا) اسغرض سے کہ انکے پیرؤون مین سے کوئی بہی واقف نہو جائین مجکو اور بہی تعجب کم ہوتا ہی جبکہ مین دیکہتا ہون کہ انیسوین صدی مین ایک لایق اور عالم شخص نے دین محمدی قبول کیا یعنی مسٹر سیاح نامی بکہارٹ[1] جسنے کیمبرج کی یونیورسٹی مین تعلیم پائی تہی خوب تحقیقات اور پختہ غور کے بعد مسلمان ہوگیا اور اپنے عیسائی دوستون کے مجمع مین شہرت یہہ ہی کہ مسلمان ہوا معلوم ہوتا ہی کہ اوسکو مقام حلب مین ایک افندی نے دین محمدی کی تعلیم کی اور مسلمان کیا اور وہان اُسنے اُس دین کو علانیہ قبول کیا اور جب اوسنے مکہ کا حج کیا جسکے بعد حاجی کے لقب کا مدعی ہوا تو اپنے عقیدہ اور اصول اسلامیہ کے علم مین مکہ کے متصل سخت امتحان دیا معلوم ہوتا ہی کہ اوسنے صدق دل سے مذہب کی تبدیل کی گو مین خیال کرتا ہون کہ یہہ تبدیل اوسکی اکثر عیسائی دوستون سے مخفی تہی[2]

۲۳۱ میری ایکصاحب سے ملاقات ہی جو اب یعنی مئی ۱۸۲۹ع مین سرکار انگریزی مین ایک ممتاز عہدہ پر مامور ہین جنکے نام بتانے کی مجکو اجازت نہین اُنہون نے مجہسے کہا کہ بکہارٹ کی وفات سے کچہہ پیشتر مین وہان موجود تہا اوسنے مجکو بخوبی یقین کرادیا کہ مین واقع مین مسلمان ہون اور مسلمان ہی مرونگا اوسکے تذکرہ نویس گمنام نے جو اُسکا تذکرہ اُسکی وفات کے بعد لکہا ہی اُسکی موت کا ماجرا لکہا ہی مگر اوسکے مذہب کی نسبت احتیاطاً ایک لفظ بہی نہین کہا وہ جانتا تہا کہ اگر سچ کہل گیا تو میری کتاب کی فروخت پادریون کی بہتانون سے جاتی رہیگی مگر جملہ ملا ہی جو میری بیان کی تصدیق کے لئے کافی ہے وہ جملہ یہہ ہی کہ وہ اُس رات کو پونے ۹

[1] دیباچہ سیاحت عرب بکہارٹ صفحہ ۱۳ × ۱۲

[2] دیباچہ مذکورہ بالا صفحہ ۱۰۱ × ۱۲

نہجے بلا آہ و نالہ فوت ہوا اور اوسکی درخواست کے بموجب اوسکی تجہیز و تکفین اہل اسلام کے طور پر
اور اوس معزز رتبہ کے بموجب ہوئی جو وہ باشندونکی نظرونمین رکہتا تہا اگر وہ حقیقت مین مسلمان
تہا تو اوسکی یہہ وصیت کہ مجھکو مسلمانونکے قاعدہ کے بموجب دفن کرنا ایک امر طبعی ہی اور واقع
مین اگر عیسائی اسکی درخواست نامنظور کرتے تو گورنمنٹ اُن سے جبراً کراتی کیونکہ یہہ غالب تہا کہ گورنمنٹ
عیسائیونکو اجازت دیدیتی کہ وہ مسلمانونکو اُس فخر سے محروم کر دین جو اس مسلم کیوجہ سے اُنکو
حاصل ہوا مگر یہہ ظاہر ہی کہ مسلمانون نے بلا تکلف اُسکو برٹش گورنمنٹ کی نگرانی اور اوسکے وطنیون
کے ہاتھونمین چھوڑا جنکو پورا موقع تہا کہ اپنی لیاقتیں آزمائیں اگر اسکا مذہب پہر بدل دیتے معلوم ہوتا ہے
کہ اُس شخص کو دین محمدی کی جانب داری مین کچھہ تعصب نہ تہا بلکہ بجائے اسکے اُسنے اپنے عیسائی آقاؤن
سے جنکے یہان سے اُسکی گذر ہوتی تہی اُسکا اخفا ضروری سمجھا ٭

۲۳۲ اگر اوسکے تذکرہ نویس پر اعتبار کیا جاوی تو معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شخص نہایت عمدہ
رویہ اور بڑی خوبیونکا آدمی تہا منجملہ اُن پسندیدہ افعال کے جو اُس کافر مرتد کے بیان کئی گئی
ہین ایک یہہ تہا کہ وہ دسہزار روپیہ کا مال صرف اپنی مان کی پرورش کے لئی چہوڑکر مفلس قلاش
ہو گیا ٭

۲۳۳ جو اعتقاد کہ مسلمانون کا اپنی مذہب کی درستی مین ہمیشہ ظاہر ہوا ہی اور جسپر امتحان
کامل سے ہر ایک کو یقین ہو جائیگا نہایت عجیب ہی مین ناظرین سے التماس کرتا ہون کہ اُس ماجرا کی
طرف رجوع کرین جو اکبر بادشاہ ہندوستان کے تین پادریون کے بلوانے کے باب مین
لکہہ چکا ہون اور اُس طریق کیطرف جسمین اونہون نے دین عیسوی کو یونان اور دوسرے ممالک مفتوحہ
مین جائز رکہا ہی اور آخر کار اس حقیقت حال سے جو اس زمانہ مین گذر رہی ہی کہ سلطان روم اور مصر
کے پاشا نے بہت سے نوعمرونکو لندن اور پیرس مین تعلیم کے لئی بہیجا ہی اور اسباب کا کچھہ خوف

نہین کیا کہ اُنکے اصول مذہبی مین خلل آئیگا +

۲۲۴ مین نے نہایت معتبر سے سُنا ہی کہ ابراہیم پاشا کا بیٹا اور حال کے ۸ برس کے پاشا کا
پوتا اور وارث پیرس کو تعلیم کے لئی جلد آنیوالا ہی

۲۲۵ ایک نوجوان مصری نے جسکو مصر کے پاشا نے تعلیم کے لئی اس ملک مین ظاہرا
اس مراد سی بھیجا ہی کہ وزیر اعظم اس ملک کا ہو اور جس سے کہ میری ملاقات بہی ہے مجھسی کہا کہ
ایک صاحب نے میرے مذہب کے باب مین مجھسے گفتگو کی اور کہا کہ اگر تم اپنا مذہب چھوڑ کر عیسائی
نہو جاؤگی تو یقینا جہنم مین جاؤگے اس مصری نے مجھہ سی رائی پوچھی جسکا مین نے یہہ جواب دیا کہ وہ گفتگو
مجھکو تمہاری مذہب کی کچھہ واقفیت اُسوقت تک مین کچھہ رائی نہین کہہ سکتا کیا تمہاری مذہب مین
یہہ ہدایت ہی کہ ایک خدا کی نہایت تعظیم سی پرستش کرین اور اوسکی مرضی پر توکل کرین اور اگر
زندگی دنیا مین اعمال اچھے ہون تو آخرت مین خوشی کی توقع ہو کیا یہہ بہی ہدایت ہی کہ سب اپنے
اعمال مین حق کرو اور دوسرونکے ساتھہ اُسیطرح پیش آؤ جیسا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہاری ساتھہ
پیش آئین اُس مصری نے جواب دیا کہ ان سب چیزونکی ہدایت اوسمین ہی پہر مین نے اس سی کہا
کہ تو تم اپنی متقدمین کے مذہب مین رہو یقین کرو کہ خدا تعالی تمکو جہنم مین داخل نکریگا ایک رائی
کیلئے یعنی امر ایمان کی جہت سی جو امر اضطراری ہوتا ہی نہ اختیاری اسلئی کہ آدمی اعتقاد اور عدم اعتقاد
مین اختیار نہین رکہتا اسیواسطی ایمان کبہی مضمون لیاقت کا ہو سکی نہ مطلب سزا و جزا کا مین
خیال کرتا ہون کہ تم مین اسقدر عقل ہی کہ یہہ یقین نکرو کہ ایک مسئلہ مثل مسئلہ جہنم رسیدگی کے
جو اوصاف جمالیہ الہی کے خلاف ہی اور جسکی یہہ اشراف لوگ ہدایت کرتے ہین صحیح ہووے
کیونکہ ایک ہماری مشہور پادری یونین سی ڈاکٹر سائکس کا قول ہی کہ خدا کے اوصاف جمالی کے خلاف
کسی بات پر یقین نہین ہو سکتا گو وہ معجزون سے دی کیون نہوئی ہو جن لوگونکا دل کہ تربیت سے

ظاہر ہوگیا ہی صرف وہی اِس ہند[illegible]ی مسئلہ ذیل کی راستی مین شک کرسکتے ہین کہ خدا سب جگہہ
حاضر ہے یہودیون کے کلیسا مین اور نصاری کے گرجا مین اور مسلمانونکی مسجد مین اور برہمنون
کے شوالے مین وہ شخص کہ چاہتے ہین کہ تم دین عیسوی کی راستی کے سوال کیطرف توجہ کرو مجھکو
شک نہین کہ انکا ارادہ نیک ہی مگر اُس مضمون سے وہ بہت تہوڑی واقفیت رکہتے ہین جسکے لئے تمکو
نصیحت کرتے ہین جب وہ دو یا تین مصنفون کے جواب مضمون عیسائیونکی طرفداری مین پڑہ لیتے ہین
تو وہ خیال کرلیتے ہین کہ ہمنے سوال کو سمجھہ لیا اور اُن تصنیفات کو نہین پڑہتے جو اُنکے خلاف
لکہی گئی ہین اسلئے درحقیقت وہ غالبًا اُسکو اسقدر بھی نہین سمجھتے جیسا اُسصورت مین سمجھتے کہ مطلق پڑہا
ہوتا علاوہ اسکے وہ جینیسس کی کتاب کو کیا سمجھین گے جسکے ترجمہ کی نسبت دو فرقون بلکہ
دو شخصونکا بھی کبھی اتفاق نہین ہوا اور جو اونکے مذہب کے لئے ضروری ہی اگر دین عیسوی کے
مذہب کی راستی کے سوال کے سمجھنے کی تمکو غرض ہے تو تمکو ضرور ہی کہ اول زبانون لاطینی
اور یونانی اور سب سے بڑہکر عبرانی سے بہت کچھہ واقفیت حاصل کرو اور تا وقتیکہ عبرانی زبان سے
اسقدر واقفیت نہو [illegible] دینے کا دعوی کرنا فضول ہی جب تم اسقدر تحصیل کر چکو تو پھر کئی
برس تک چند گھنٹہ روز مرہ کے مطالعہ کے لئے مستعد ہو تب تم اُس امر مین حاذق ہوگے اور اگر
تم ان امور کے لئے مستعد نہین ہو تو یقین مانو کہ تمکو شاہد ہونیکی طرحپر رای صحیح دینے کا مطلق موقع
نہین اسلئے پھر مین کہتا ہون کہ اگر تم سمجھو کہ یہہ امر تمہاری طاقت سے باہر ہی تو اپنا اعتماد اپنے
پروردگار کے الطاف اور انصاف پر رکھو جو ناحق کبھی نکریگا اور نہ کوئی چیز بعید از عقل چاہیگا
اور اپنے سلف کے مذہب پر قانع رہو +

۲۳۶ میرے دلنواز نوجوان دوست نے مجھسے کہا کہ مین مطمئن ہوا کہ آپکی نصیحت
خوب ہی اور مجھکو شک نہین کہ وہ اُسکی پیروی کریگا اور مجھکو امید ہی کہ کسیدن جب وہ ابراہیم کے

با تحت وزیر اعظم ہوا تو اپنی دلچسپ ملک کو وہی شادابی ازسرنو بخشیگا جو خلفا کے عہد میں تہی *

۲۳۷ گو یہہ کہیں کہ یہہ حکایت محمد سے تعلق نہیں رکہتی مگر تو نے بہتر سمجہا کہ اپنی جواب سے مضمون کے خاتمہ پر اس حقیقت حال کا اظہار کرون جو کہ ممالک مشرقی کے باشندون کے لئے مفید ہے یعنی سلطان روم و مصر کے سلطان اعظم جو بالفعل سریرآرا ہین اپنی جوانون کو تحصیل علم کے لئے مغرب میں بہیجتے ہین جس سے کہ نہایت امید ترقی اُن ممالک کی ہے جنپر وہ فرمانروا ہین اور جس سے کہ ہر ایک فیاض اور خلق دوست شخص کو بڑی خوشی ہونی چاہیئے *

تتمہ

کلاسیکل جرنل کی جلد ۳ صفحہ ۲۲۳ مین عبارت مندرجہ ذیل ہے جنکا جواب اسطرح ہے کہ دین محمدی کے خلاف رائے دینا ضرور نہین کہ داخل کفر اور جرم ہو اسلئے کہ سلطان نے اپنی رعایای عیسوی کو بدون خصوصیت کے اجازت دیدی ہے کہ اپنے مذہبی عقیدہ کو بلامزاحمت ادا کرین پس اگر انہون نے اُس عقیدہ کو بوساطت طبع مشتہر کیا تو اُنپر زیادہ الزام نہین ہو سکتا بہ نسبت اسکے کہ بذریعہ منبر یا وعظ کہنے کی مشتہر کرتے غرضکہ لوگونکا بموجب قوانین کے سزایاب ہونا اسجہت سے ہے کہ صرف خلاف رائے کے مرتکب ہون بلکہ اسجہت سے کہ عوام کے حق مین مضر کوئی بات کرین فتوی مذکورہ بالا غالباً مقام قسطنطنیہ مین ساتوین صدی مین بڑے ملک الفقہا رئیس المفتیین نے جو بمنزلہ ہمارے لارڈ چینسلر کے ہی دیا ہی اسکو اُن قوانین سے مقابلہ کرو جو کہ چند سال ہوئے کہ انگلستان مین اور خاصکر آئرلینڈ مین پوپ کے مریدون کے باب مین جاری کئی تہی اور مجکو یقین کلی ہے کہ ہر ایک حق پسند آدمی جاہل ترکونکو فیاضی مین فائق سمجہیگا یہان ہم دیکہتے ہین کہ وہی سلسلہ صلح کا اور وہی بحث سے بیخوف ہونا قسطنطنیہ مین نمایان ہوا جیسا کہ ہم پیشتر بیان کر چکے ہین کہ ہندوستان مین اکبر کے عہد مین ظاہر ہوا تہا۔ مؤلف کو یہہ عبارت بعد طبع جواب مضمون کی معلوم ہوئی

اطلاع